

نشافی

تصانیف

حضرت علامہ مفتی محمد رفیع احمد صاحب ادبی رضوی مدظلہ

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ

بہاول پور

سیرانی روڈ

الحمد لله رسالہ ہدای میں احادیث نبویہ و دیگر دلائل قرآنیہ سے ثابت کیا گیا کہ
قرآن ہیہدایہ نبویہ کی نشانیاں سینکڑوں سال پہلے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم اپنی پیاری امت کو بتائی ہیں تاکہ جہول جہالی امت ایسے دھوکوں سے بچ جائے۔
الموسوم بہ

الاحادیث النبویہ فی بیان علامات الہدایۃ
المعروفۃ

وہابی یونیدی کی نشانی

حضور نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
تالیف

شیخ التفسیر الحدیث مہر علامہ الامام الحافظ مفتی محمد فیض الرحمن اویسی ضوی ہالپور

ناشر

مکتبہ اویسیہ ضویہ (ملتان روڈ) ہالپور
(پاکستان)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْكَرِيمِ

”وہابیوں دیوبندیوں سے ہمارا کوئی سیاسی۔ معاشی۔ ملکی تفریق نہیں۔ ہمارا ان سے جھگڑا صرف ایک بنیاد پر اور اصولی مسئلہ ہے جس کا انہیں اعتراض ہے اور عوام بھی جانتے ہیں وہ مسئلہ ادب اور بے ادبی کا ہے۔ پھر وہ تعالیٰ ادب و رشت میں ہمیں صواب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نصیب ہوا اور انہیں بے ادبی منافقین سے۔ اس نشست میں فقیر و بامیوں دیوبندیوں کی وہ سلامات لکھ کر پیش کرتا ہے جنہیں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشکروں سال پہلے بیان فرمائی تھیں کہ بھولی بھالی امت ان علامات کو دیکھ کر ان کے گزے عقائد سے بچ جائے۔ قبل اس کے کہ فقیر وہ علامات پیش کرے پہلے ایک مقدمہ لکھتا ہے جس سے عوام کو ان علامات کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

مقدمہ

ہم اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے تمام واقعات کو نذرت سے ملاحظہ فرمایا اور پھر ہر ایک کو بقدر ضرورت بیان فرمایا۔ اسے ہم علم غیب سے اور دیوبندی و بابی پیشگوئیوں سے تعبیر کرتے ہیں ان تمام احادیث کو فقیر نے رسالہ نور الہدیٰ فی علوم اذا تمسب غذا میں لکھ دیا ہے۔ چند ایک بقدر (۱) بخاری کتاب بدء الخلق اور مشکوٰۃ جلد دوم باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء میں حضرت تالوق سے روایت ہے۔ قَامَ جِنَانٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْلَمًا فَخَبَّرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَسَاژِلَهُمْ حَفِظَ ذَٰلِکَ مِنْ حَفِظَہُ وَنَسِیَہُ مَنْ نَسِیَہُ

(ترجمہ) حضور علیہ السلام نے ہم میں ایک جگہ قیام فرمایا پس ہم کو ابتدا پر پیدائش کی خبر دے دی یہاں تک کہ جنتی لوگ اپنی منزلوں میں پہنچ گئے۔ اور جہنمی اپنی منزلوں میں۔ جس نے یاد

رکھا اس نے یاد رکھا۔ اور جو بھول گیا وہ بھول گیا (ہفت) اس جگہ حضور علیہ السلام نے دو قسم کے واقعات کی خبر دی (۱) عالم کی پیدائش کا ابتدا کس طرح ہوئی (۲) پھر عالم کی انتہا کس طرح ہوگی۔ یعنی از روز ازل تا قیام قیامت ایک ایک ذرہ و قطرہ بیان کر دیا۔

۲۔ مشکوٰۃ باب المعجزات میں مسلم سے بروایت عمرو ابن الخطیب اسی طرح منقول ہے مگر انہیں اتنا در ہے۔ فَأَخْبَرَ نَابِغًا هُوَ كَانَتْ اِلٰی یَوْمِ الْقِيَمَةِ فَاَعْلَمْنَا اَخْفَظْنَا

ترجمہ :- ہم کو تمام ان واقعات کی خبر دی جو قیامت تک ہونے والے ہیں پس ہم میں بڑا عالم وہ ہے جو زیادہ ان باتوں کا حافظ ہے۔

۳۔ مشکوٰۃ باب الفتن میں بخاری و مسلم سے بروایت حضرت حذیفہ ہے مَا تَرَکَ شَيْئًا یَّکُوْنُ فِی مَقَامِہِ یَوْمَ الْقِيَمَةِ اِلَّا حَدَّثْتُ بِہِ حَفِظَہُ مِنْ حَفِظَہُ وَنَسِیَہُ مَنْ نَسِیَہُ

ترجمہ :- حضور علیہ السلام نے اس جگہ قیامت تک ک کوئی چیز نہ چھوڑی مگر اس کی خبر دے دی جس نے یاد رکھا یا د رکھا جو بھول گیا وہ بھول گیا۔

۴۔ مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین میں مسلم سے بروایت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اَنَّ اللّٰہَ تَرَوٰی اِلٰی الْاَرْضِ مِنْ عَرِیْثٍ مَّشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِہَا تَرْجِمَہُ اللّٰہُ فِیْرِے لِنِ زَمَیْنِ سَمِیْثِ دِیْ پَسِیْنِ مِیْنِ زَمَیْنِ كَے مشہور قول اور مغربوں کو دیکھ لیا۔

۵۔ مشکوٰۃ باب اسما جہن میں عبد الرحمن بن عائش سے روایت ہے رَوٰیْتُ رُبِّیْ جَزَّ وَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَکَہُ وَوَضَعَ کَفَّہُ بَیْنِ کَتَمَیْنٍ فَوَجَدَتْ بَیْرَہَا بَیْہِیْ شَدَقَتْ فَعَلِمْتُ مَسَاژِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ترجمہ :- ہم نے اپنے رب کو اچھی صورت میں دیکھا۔ رب تعالیٰ نے درپٹ ہوا ہمارے سینہ پر رکھا جس کو فہم تک ہم نے اپنے قلب میں پائی پس تمام امر

وزین کی پیروی کو ہم نے جان لیا۔

۴۔ شرح مواہب لدنیہ لزرسانی میں حضرت نذیر اللہ ابن عمر کی روایت سے ہے۔
ان الله رفع لي الدنيا فانما انظر اليها والى ما هو كائن فيهما الى يوم القيمة كأنما انظر الى كفى هذا۔

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے ساری دنیا کو پیش فرمادیا۔ پس ہم اس دنیا کو اور جہاں میں قیامت تک رہنے والا ہے۔ اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے اپنے اس ہاتھ کو دیکھتے ہیں۔

۵۔ مشکوٰۃ باب المساجد بروایت ترمذی ہے۔ فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ رَبِّي جَمَلًا :- پس ہمارے لئے ہر چیز ظاہر ہو گئی۔ اور ہم نے پہچان لیا۔

۸۔ مسند امام احمد ابن حنبل میں بروایت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے
لَقَدْ تَرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا يُحْسِلُ سَطَاكُ مَجْنَحَيْهِ
اِلَّا ذَكَرْنَا مِنْهُ حَاجَةً۔

ترجمہ :- ہم کو حضور علیہ السلام نے اس حال پر چھوڑا کہ کوئی پرندہ اپنے پر بھی نہیں ہلاتا۔ مگر اس کا ہم کو علم بتا دیا۔

خلاصہ ان جملہ احادیث سے ثابت ہوا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کے ذرہ ذرہ کو جانتے تھے اور وہ صحابہ کرام بھی اللہ تعالیٰ عنہم کو بتا بھی دیا۔

(سوال) بعض کمزور دماغوں بالخصوص دیوبندیوں و بابیت اور مغربیت زدہ لوگوں کو وہم پڑتا ہے کہ تھوڑے سے عرصہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کائنات کے جملہ واقعات کس طرح بیان کر دیئے۔

(جواب نمبر ۱) یہ وہم اس دماغ میں پیدا ہو سکتا ہے جسے حضور نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے کمالات سے انکار ہے ورنہ ظاہر ہے کہ حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم اہل کمال آپ کے کمالات کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے ہمارے نامین آتے ہیں کہ وہ تھوڑے عرصہ میں زبور کو پڑھ لیتے تھے چنانچہ مشکوٰۃ شریف باب ذکر الانبیاء میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے خُفِّفَتْ عَلَيَّ دَاوُدَ الْقُرْآنُ يَمْوَدُ وَآبَتْهُ فَتَسْرِعُ فِيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تَسْرِعُ۔

حضرت داؤد علیہ السلام پر قرآن (زبور) کو اس قدر ہلکا کر دیا گیا تھا کہ وہ اپنے گھوڑوں پر زین لگانے کا حکم دیتے تھے تو آپ ان کی زین سے پہلے زبور پڑھ لیتے تھے۔

یہ حدیث اس جگہ اس لئے بیان کی گئی۔ کہ اگر حضور علیہ السلام نے ایک وعظ میں اذ اول تا آخر واقعات بیان فرما دیئے تو یہ بھی آپ کا معجزہ تھا جیسا کہ حضرت داؤد ان کی ان میں ساری زبور شریف پڑھ لیتے تھے۔

(جواب نمبر ۲) جملہ محدثین اور شارحین کتب احادیث متفق ہیں کہ تھوڑے سے عرصہ میں حضور علیہ السلام کا جملہ واقعات کا بیان کرنا حضور علیہ السلام کا معجزہ ہے۔

(جواب نمبر ۳) یعنی شرح بخاری۔ فتح الباری اور شواہد الساری شرح بخاری۔ مرقاة شرح مشکوٰۃ میں ہے فَبِهِ وَكَأَنَّ عَلَى أَنَّهُ أَحْبَرَ فِي الْمَجَالِسِ الْوَاحِدَةِ بِحَيْثُ مَعَ أَحْوَالِ الْمَخْلُوقَاتِ مِنْ ابْنِ آدَمَ إِلَى ابْنِهَا نَحْوًا :- اس حدیث میں دلالت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ایک ہی مجلس میں ساری مخلوقات کے سارے احوال کی ازابتاء فرمائی تھیں۔

(۴) مرقاة شرح مشکوٰۃ اور شرح شفا للافی قاری و زرقانی شرح مواہب فیہم الراض شرح شفاء میں ہے وَحَاصِلُهُ أَنَّهُ طَوَّرَ لَهُ الْكَرْخُ وَجَعَلَهَا جَمْعًا صَدًّا كَهَيْئَةِ كَفِّ فِيهِ مَوْءَاةٌ يَنْظُرُ إِلَى جَمْعِهَا وَطَوَّاهَا بِتَقْرِيبِ بُعْدِهَا إِلَى قَرْبِهَا حَتَّى أَطْلَعَتْ عَلَى مَا فِيهَا اس حدیث ناملا یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے لئے

محدثین کے ان ارشادات سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام تمام عالم کو
از ازل تا ابد ہونے والے واقعات کو اس طرح ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ جیسے کوئی اپنے
ہاتھ میں آئینہ لے کر اس کو دیکھتا ہے۔

خصوصیت سے مذہبی ہر دینوں کی نشاندہی بھی فرمائی۔ چنانچہ ابو داؤد شریف میں حضرت
ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ائمہ فتنہ کے متعلق سرکار کی یہ حدیث نقل فرماتے ہیں :-

رَأَى اللَّهُ مَا تَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدٍ فَتَنَةٍ إِلَى
أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مِنْ مَعَهُ ثَلَاثَةُ مِائَةٍ فَصَاعِدًا لَا قَدْرَ سِمْكَةٍ
لَنَا بِأَسْمَاءٍ وَأَسْمَ قَبِيلَتِهِمْ (كذا في المشكوة باب الفتن)

ترجمہ :- خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی ایسے شخص کا ذکر نہیں چھوڑا
جو آج سے قیامت تک کسی فتنے کا بانی ہوگا جس کے ساتھیوں کی تعداد تین سو یا اس سے زائد
ہوگی یہاں تک کہ حضور علیہ السلام نے اس کا نام اور قبیلے تک کا نام ہمیں بتا دیا۔

(ف) سب کو معلوم ہے کہ جتنے بد مذہب ہیں ان ہر ایک کا امام یہ مقتدا ضرور ہے
مثلاً قادیانیوں کا غلام احمد اور خاکساریوں کا غایت اللہ مشرقی اور شیخیوں کا سرسید
علیگڑھ اور نجد کے وہابیوں کا محمد بن عبدالوہاب نجدی وغیرہ وغیرہ

۳۔ تہتر فرقے

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ قال قال رسول
اللہ علیہ وسلم تفرق امتی علی ثلاث وسبعین ملة کأھم فی النار
الاملة واحدة قالوا من ہی یا رسول اللہ؟ قال لما أنا علیہم و أصحابی
(رواة الترمذی)

(مشکوٰۃ شریف باب الاعتصام بالکتاب والسنة) عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ میری امت ۳۷ فرقوں میں تقسیم ہو جائیگی جن میں سے
سوائے ایک فرقہ کے باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
وہ کون لوگ ہوں گے۔ تو ارشاد فرمایا کہ جو لوگ میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر ہوں گے
(ف) اس حدیث شریف میں تہتر فرقوں کے اصولی گروہ مراد ہیں ورنہ ان کے فروغ کی تعداد
تو کہیں اس سے زائد ہے۔ مثلاً خود شیعہ ورافضی کے فرعی فرقے تقریباً ستر۔ اُنسی میں
جس کی تفصیل فقیر کی تصنیف "آئینہ شیعہ مذہب" میں دیکھئے۔ اور اس وہابیت کے بھی
کئی ٹوٹے ہیں۔ مثلاً وہابی غیر مقلد۔ وہابی دیوبندی۔ مودودی۔ تبلیغی وغیرہ وغیرہ اس کے
متعلق اجمالاً ہم نے آگے چل کر عرض کر دیا اور تفصیل فقیر کی کتاب "ابلیس ناد یو یبئد"
میں دیکھئے۔

(ف) تہتر فرقوں میں بہتر کا جہنی ہونا لازمی امر ہے ورنہ حدیث شریف کا مفہوم غلط ہو جائیگا
اور یہ سب کو معلوم ہے کہ دنیا بدل سکتی ہے لیکن فرمان نبوی نہیں بدل سکتا۔ اسی لئے اس حدیث
شریف کے مطابق ہر فرقہ اپنے لئے مدعی ہے کہ ہم ناجی ہیں باقی سب نادری لیکن فقیر اویسی
غفرلہ کہتا ہے کہ اسی حدیث میں ناجی ہونے کا ثبوت موجود ہے

۱۔ ظاہر ہے کہ جس وقت یہ حدیث شریف مرکاز مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان
فرمائی تو یہ گروہ بندی اور فرقہ پرستی نہیں تھی بلکہ آپ کے وصال شریف کے بعد امت کا
شیرازہ منتشر ہوا ہے اور یہ بخر غریب سے تعلق رکھتا ہے۔ اور بھرہ تعالیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کے لئے علم غیب کا عقیدہ صرف اور صرف ہم اہلسنت کا ہے باقی فرقے اولاً سرے
سے اس حدیث شریف کے منکر ہیں جیسے منکرین حدیث (چکڑا لوی نیچری۔ پرویزی۔
مرزائی اگر بعض فرقے اس حدیث شریف کو مانتے ہیں تو منیعت قرار دے کر ٹھکرا دیتے ہیں
جیسے غیر مقلد غلام خانی۔ نیچری۔ مودودی ڈالڈے دیوبندی علوماً کرہا مانستے ہیں لیکن
بحیثیت علم غیب نبوی کے نہیں بلکہ دلیسے ہی۔

(۲) ناجی ہونے کے لئے خود حضور علیہ السلام نے تعین فرمایا کہ صاحبیہ و اصحابی یعنی ناجی وہ فرقہ ہے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ تمام گمراہ فرقے کہتے ہیں کہ صرف اعمال مراد ہیں یعنی وہ خوفی ہیں کہ اعمال صالحہ پر کسی طرح میں جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حصول تھا بلکہ وہ عوام کو دکھانا چاہتے ہیں کہ ان کی زندگی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل نمونہ ہے لیکن ان کا یہ خیال غلط اور بالکل غلط ہے اس لئے کہ صرف اعمال صالحہ مراد میں تو پھر منافقین میں صحابہ جیسے اعمال صالحہ تھے بلکہ ان سے بڑھ کر جیسا آئندہ اوراق میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان ائمانا ففین فی الدردک الاسفل من النار یعنی منافقین جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے۔

بلکہ "ما انا علیہ و اصحابی" سے عقائد مراد ہیں اور ان کے ساتھ اعمال صالحہ کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اس کی مزید تشریح فقیر کے رسالہ نختۃ الافغان فی شعب الایمان میں دیکھیے نبی پاک ﷺ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کردہ عقائد جن پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے زندگی بسر فرمائی مجدد تباری وہ جملہ اہلسنت کو نصیب ہیں اس کے دلائل تفسیر اسی میں ہیں۔

ان دونوں دلیلوں سے واضح ہوا کہ بہتر فرقوں نے لازماً جہنم میں جانا ہے لیکن اس کا واضح ثبوت اور یقینی امر اس وقت ہوگا جب ہم عشر میدان میں حاضر ہو گئے اس کے باوجود احادیث مبارکہ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جملہ بد مذہب کے علامات اور نشانیوں بیان فرمائی ہیں چونکہ ان تمام مذاہب سے شریعتین فرقہ وابیہ دیوبندیہ کا ہے اسی لئے ہم صرف اسی فرقہ کے علامات بیان کرتے ہیں۔

(۳)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر بد مذہب سے اپنی امت کو دور رہنے کا حکم فرمایا

یہودیوں سے نہ صرف دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے بلکہ فرمایا کہ اگر وہ تم سے جنگ کرنا اس کی وجہ یہ ہے کہ باقی دنیا کو دیکھا کہ نہیں پیوستے لیکن وہابی۔ دیوبندی ایسے عیار و مکار ہیں جو بال جھپٹے ہوئے ہیں اور گرت گرت کی طرح مختلف روپ دھارنے والے ہیں۔ قرآن کا مسلمان ان کی اسنادی اور چابکدستی اور چالاک سے خوب

دور رہ کر یہ فرقہ دراصل وہی دشمنان اسلام ہے جس نے یہودیت و نصرانیت کے ساتھ ساتھ یہ وہ خارجی بننے اس کے بعد معتزلہ پھر ابن تیمیہ کے ہمنوا ہو کر اپنے آپ کو ائمہ امت میں ائمہ اب ان کا نام نجدی و ہابی۔ دیوبندی، مودودی، اٹروی، علیہ علیہ چلے گئے وغیرہ وغیرہ ہے تفصیل فقیر نے رسالہ "دیوبندی و ہابی کا نسب" میں درج کیا ہے۔ اس رسالہ ہذا کی مناسبت سے مندرج ذیل نقشہ ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت بنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مذکورہ فرمان سے ثابت ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نجدی کو ذاتی عناد ہے۔

حضرت بنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نجدی خطرناک ہے
 قَالَ يَا مُحَمَّدُ كَذَبْتَنِي بِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِكَ لِي أَهْلٌ مُنْجِدٌ كَذَبُوا
 نَهْنُمُ إِلَى أَمْرِكَ كَرِهْتُمْ أَنْ يَتَّخِذُوا إِلَيْكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لِي أَهْلٌ أَخْشَى أَهْلًا يَنْجِي عَلَيْهِمْ -

بخاری شریف ص ۵۸۰ ج ۲

تسطانی ص ۳۱۴ ج ۶

ابن ہشام ص ۱۸۳ ج ۲

ابن سعد ص ۹۳ ج ۳

یعنی عامر نے عرض کی یا رسول اللہ اپنے اصحاب سے چند اصحاب بھیجیے تاکہ نجدیوں کو دھوکہ دے سکیں کہ نجدی آپ کے حلقہ بگوش ہو جائیں آپ نے فرمایا کہ مجھ کو نجدیوں سے ڈر لگتا ہے۔ چنانچہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ خطرہ صحیح نکلا کرتا ہے۔
 تک جتنا اس فرقہ نے امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچایا ہے اور کسی گمراہ فرقے نے نہیں پہنچایا۔

(۲)

علامہ وصلان نے اپنی کتاب میں کتب صحاح سے سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔

كَذَّبَنِي فِي مَسْأَلَةِ الْإِسْلَامِ عَنْ كَرِهَاتِ الْإِسْلَامِ فِي هَذَا الْيَوْمِ
 فَكُنْ عَلَى الْقَبَائِلِ فِي حَرْبٍ

”اسم ولسم یجین احدا“
 ”ابا اکیج ولا اخبت من“
 ”ابن حنیفۃ“
 ”ابن حنیفۃ“
 ”ابن حنیفۃ“
 ”ابن حنیفۃ“

بنو حنیفہ کی وادی کے متعلق خطرہ کا الارم۔ علامہ وصلان نے لکھا کہ
 ان وادیہم وادی ثقیف الی آخر
 الدھر ولا یزال فی فتنۃ من
 کذا بہم الخ یرم القیمۃ و
 فی روایۃ ویل للیمامۃ ویل
 لا فراق لہ
 ان وادیہم وادی ثقیف الی آخر
 الدھر ولا یزال فی فتنۃ من
 کذا بہم الخ یرم القیمۃ و
 فی روایۃ ویل للیمامۃ ویل
 لا فراق لہ

(الدرر ص ۵۲)

ذہر کے

نوٹ :- واضح رہے کہ مسعود عالم صاحب ندوی کی تصریح کے مطابق وادی حنیفہ کا
 دوسرا نام یامہ بھی ہے۔ یہ حوالہ آگے آتا ہے۔

(۳)

جامع ترمذی میں حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔
 قال امامات النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم وهو یسکرہ شلاشۃ
 اشیاء ثقیف بنی حنیفۃ و
 بنی امیہ
 انہوں نے بیان کیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تین قبیلوں کو تاحیات ناپسند فرماتے رہے۔ ایک ثقیف دوسرا بنی حنیفہ تیسرا بنی امیہ

(ث) ثقیف و بنو امیہ کی داستان طویل ہے اور بحدہ تفصیل ان دونوں قبیلوں
 اور دعائی لحاظ سے بنو حنیفہ قبیلہ سے چولی دامن کا رشتہ ہے۔ یہ نیز بنی حنیفہ اسی بنو
 امیہ کا ننگ ہے تو قبیلہ بنو حنیفہ سے محدث عبد الوہاب نجدی پیدا ہوا۔ اب خزان

خود فیصلہ فرمائیں کہ نبوت کو جن قبائل سے گراہت ہے دیوبندیوں اور وہابیوں کو زیادہ اور محمد بن عبدالوہاب نجدی سے گہری عقیدت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجدیوں کا دھوکہ

قَدِمَ عَامِرُ بْنُ مَالِكٍ بْنِ جَعْفَرٍ

الْحَلَبِيِّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهْدَى لَهُ فَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ وَعَرَّضَ عَلَيْهِ الْإِسْلَامَ فَلَمْ يَقْبَلْ وَلَمْ يَبْعُدْ وَقَالَ لَوْ بَعَثْتَ مَعِيَ نِسْرًا مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَى تَوْحِي لَسَجَّوْتُ أَنْ يَخْبُوا أَدْعَاؤَكَ وَيَتَّبِعُوا أَمْرَكَ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْهِمْ أَهْلُ نَجْدٍ فَقَالَ أَأَنَا لَهُمْ جَارٍ أَنْ يَعْزُضَ لَهُمْ لَحْدُ فَبَعَثَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ شِبْهَةَ يَسُودَ الْقُرَاءِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْمُنْذِرِينَ عَسَاوِ السَّاعِدِيِّ فَلَمَّا سَدَرُوا بِسَبْعِ مَعُونَةٍ فَلَقِيَهُمُ الْقَوْمُ فَاجْتَمَعُوا بِهِمْ فَكَادُوا هُمْ فَتَقَاتُوا أَفْقَلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْعَبَّاسُ الْكَلْبِيُّ ابْنُ سَعْدٍ مَّجَاهِدٌ

عامر بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا نہ راند پیش کیا اپنے قبول نہ فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے اسلام پیش فرمایا اس نے نہ قبول کیا اور نہ ہی برا کہا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اگر آپ میرے ساتھ اپنے اصحاب کی ایک جماعت بھیج دیں تو مجھے امید ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیں تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اصحاب پر نجدیوں سے مجھے خطرہ تو

عامر بن مالک نے کہا کہ میں ذمہ وار ہوں۔ اگر ان پر کسی نے زیادتی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ستر آدمی جو ان انصار سے بھیج دیئے جن کو قرآن کا جانتا تھا اور مذہب عمر و کان پر امیر مقرر کر دیا جب وہ اصحاب قراء پر معونہ پہنچے تو ایک قوم کی اکثریت نے ان پر گھیر ڈال کر جنگ کی اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو قراء تھے سب کو شہید کر دیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص صوفی اصحاب جن کو اصحاب صفہ کے نام سے پکارا جاتا تھا نجدیوں نے ان سب کو دھوکے سے لے جا کر شہید کر دیا یا کرایا۔ تو ثابت ہوا کہ یہ فرقہ نجدیہ صوفیوں کے پرانے دشمن ہیں۔ اب بھی ان کا سب سے بڑا حملہ صوفیوں (اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ) پر ہے کہ ان کے تعلقات و معمولات کو شرک و بدعت سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور ان کے ماننے والوں کو مشرک، بدعتی اور ابوہریرہ سے بدتر سمجھتے اور کہتے ہیں اور اولیاء ادیان کے مزارات کو بتوں سے تعبیر کر کے اپنے ماننے والوں کو مزارات کی بیوقوفی اور بے عرقی پر اکساتے ہیں۔ نجدیوں نے علی ثبوت پیش کر دیا ہے کہ پاکستانی و ہابی دیوبندی بھی کوشش تو بڑی کرتے ہیں۔ لیکن پھر بے محسوس اور بے بس ہیں۔

شیطان نے شیخ نجدی کی شکل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کی

عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما قال كنا

لِذَلِكَ وَاتَّعَدُّوا أَنْ يَنْدَ خَلَوْا فِي دَارِ الشُّدُوذِ كَيْتَشَاوَرُوا فِيهَا فِي أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدُّوا فِي الْيَوْمِ الْيَوْمِ اتَّعَدُّوْا لَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ يَسْتَبِي يَوْمَ الرَّحْمَةِ فَاعْتَرَمْنَاهُمُ الْبَلِيْسُ لَعْنَهُ اللَّهُ هَيْئَةً شَيْخٍ جَبِيْلٍ عَلَيْهِ بَثْلُهُ وَقَفَّ

عَلَى بَابِ الدَّارِ فَلَمَّا دَاوَدَهُ وَاقِفًا عَلَى بَابِهَا قَالُوا آمِنَ الشَّيْخُ نَالَ
شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ سَمِعَ لِلَّذِي اتَّعَدَ تَمْلِيَهُ فَخَصَّصَ عَنْكُمْ
يَسْمَعُ مَا تَقُولُونَ وَعَسَى أَنْ لَا يَعُدَّ مَكَّةَ مِنْهُ زَايَا قَتْلًا قَالُوا
أَجَلٌ فَأَوْجَلَ فَدَخَلَ مَعَهُمْ لَعَنَهُ اللَّهُ عَلِيْدُ

(سيرة ابن هشام ص ۹۳ ج ۲ - تاریخ طبری ص ۹۴ - البدایہ و النہایہ ص ۱۴۰)

ترجمہ:۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب کفار مکہ سے اجتماع کیا اور دارالندوہ میں داخل ہونے
کے لئے تیار ہوئے تاکہ دارالندوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مشورہ
کریں صبح صبح ہی تیاری کر کے آئے اور اس دن کو یوم ذمہ نام رکھا گیا تو ابلیس لعنت
اللہ علیہ ایک بھاری چادر اور مہر بڑے بزرگ کی شکل میں آکر دروازے پر کھڑا
ہو گیا۔ جب کفار مکہ نے اسے دروازے پر نجدی کی شکل میں دیکھا۔

فَلَمَّا كَانَتْ ثَلَاثُ ذَوَائِكَ خَذَرُوا خَشَوْا رُسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعُوا فِي دَارِ الْمَدِينَةِ وَهِيَ دَارُ قُصْعَبِ بْنِ كَلَابٍ
وَتَشَاوَرُوا فِيهَا فَدَخَلَ مَعَهُمْ إِبْلِيسُ فِي صُورَةِ شَيْخٍ وَقَالَ
أَنَا مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ الْحَجَّ

تاریخ الکامل لابن اثیر الحمزوی ص ۴۰
تو جب قریش نے یہ ماجرا دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹکٹے سے انہوں نے
اجتناب کیا پھر دارالندوہ میں انہوں نے اجتماع کیا اور قُصْعَبِ بْنِ كَلَابٍ کا گھر تھا اس
میں انہوں نے مشورہ کیا تو ان کے ساتھ ابلیس بھی (نجدی) شیخ کی شکل میں داخل
ہو گیا اس نے کہا کہ میں نجد کے رہنے والا ہوں۔

دفعہ ۱ اس مذکورہ حوالہ سے ثابت ہوا کہ ابلیس نے بھی
صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں نجدی کا روپ دھارا ابلیس نے اس روپ دھارے

مصطفیٰ اصل اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی جو نجدی کے ظاہر و باطن میں ہے جن ر
اس کی تمام اقوام میں اور کی کو نہیں ہو سکتا۔

اہل اسلام سوچیں اور اس کا جواب دیں کہ آخر ابلیس جیسے اسلام کے بدترین
دشمن نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں میں شیخ نجدی کی شکل کیوں اختیار کی
اس کا جواب صرف اور صرف یہی ہو سکتا ہے کہ ابلیس کو نجدیوں پر اعتماد تھا
کہ وہی ابلیس کے آلہ کار بن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے سچے اور بکے غلاموں
یعنی اولیاء و کرام کی دشمنی کا ثبوت بہم پہنچائیں گے۔ خلاصہ کف و سفہ کسی شخص کو
کھڑا دیکھا تو انہوں نے کہا کہ یہ بزرگ کون ہے تو ابلیس نے جواب دیا کہ میں
نجدی بزرگ ہوں ساتھ کہ تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کچھ تیاری
کر رہے ہو تو تمہارے ساتھ عاضری دی ہے تاکہ سنا جائے کہ تم کیا کہتے ہو۔
اور شاید تم سے کوئی رائے یا نصیحت نہ نہ جائے۔ کفار مکہ نے کہا ہاں تشریف
لائیے۔ تو ابلیس لعنت اللہ علیہ کفار مکہ کی مجلس میں شامل ہو گیا۔

(۱) اس مذکورہ واقعہ سے ثابت ہوا کہ ہابیت نجدیت غیر مقلدیت کی بنیاد
مصطفیٰ اصل اللہ علیہ وسلم میں سب سے پہلے ابلیس نے کفار مکہ کی معیت میں ڈال دی
(۲) اہل مذکورہ عبارت سے شیطان کا فتنہ فانی نجدیت کے مرتبہ کو حاصل
کرنا ثابت ہوا۔

(۳) جب شیطان نے فتنہ فانی نجدیت کے روپ میں مصطفیٰ اصل اللہ علیہ
وسلم کے قتل اور اسلام کے مٹانے کا مشورہ پیش کیا تو اسی لئے نجدیوں دہا ہوں
اور ان کے یاروں دیوبندیوں کو محبت صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے بغض اور
عداوت ہے۔

ابلیس یعنی شیخ نجدی کی مصطفیٰ دینی کا ثبوت

فَتَشَاوَدُوْا ثُمَّ قَالَ قَاتِلْ مِنْهُمْ اَحْسُوْهُ فِي الْحَدِيْدِ وَاعْلَمُوْا عَلَيْهِ نَابَا... قَالَ الشَّيْخُ الْجَنْدِيُّ لَا وَاللّٰهِ مَا هَذَا لَكُمْ بِرَأْيٍ وَاللّٰهِ لَنْ جَنَمُوْهُ كَمَا تَقُوْلُوْنَ كَيْفَ جَحَنَ امْرُؤٌ مِنْ ذُرِّيَةِ الْبَابِ الَّذِيْ اَعْلَقْتُمْ دَوْنَهُ اِلَى اَصْحَابِهِ

تو کفار نے مشورہ کیا پھر ان سے ایک نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قید کر دو اور تالا لگا دو... نجدی کے بڑے نے کہا خدا کی قسم تمہاری یہ رائے درست نہیں خدا کی قسم اگر تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قید کر دیا جیسا کہ تمہارا خیال ہے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم قید کے اندر سے بھی اس کے اصحاب تک پہنچتا رہے گا۔

(ف) غور کیجئے کہ نجدیوں کا کتنا شغف ہے یہ صرف اسی ابلیس کا کارنامہ ہے جو اس نے اپنا منظر اتم انہی نجدیوں کو بنایا اور ان کے شیخ کا ہم شکل ہو کر واضح کیا کہ ابلیس شرارت دیکھنی ہو تو نجدیوں کو دیکھ لو۔ چنانچہ تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ نجدیوں نے بانی اسلام علیہ السلام اور اولیاء کرام کے ساتھ کیا کیا گناہ ابلیسی داستان اور نجدیوں کے کارنامے فقیر ک کتاب ابلیس تا دیوبند کا مطالعہ کیجئے۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی متعلق ابلیس کا اقرار

قَالَ تَمَّازِلُ مِنْهُمْ تَخْرِجُهُمْ مِنْ بَيْنِ اَعْمَارِنَا فَتَنْفِيْهِ مِنْ بَلَدِنَا فَاِذَا اُخْرِجَ عَنْهَا قَالُوا اللّٰهُ مَا نَشَاءُ اَيْنَ دَهَبَتْ لَا حِيْثُ

وَقَالَ اِذَا قَاتَبَ عَتَاوَقَ غَنَامُنَا فَاصْلَحْنَا اَمْرَنَا وَالْفِيْنَا كَمَا كَانَتْ قَالَ الشَّيْخُ الْجَنْدِيُّ لَا وَاللّٰهِ مَا هَذَا لَكُمْ بِرَأْيٍ اَلَمْ تَرَوْا كَسَنَ حَدِيْثِهِ وَحَلَاوَةً مُّطَقَّعَةً وَغُلْبَتِهِ عَلَى قُلُوْبِ الرِّجَالِ بِمَا يَأْتِي بِهِ وَاللّٰهُ لَوْ تَعْلَمُوْنَ ذَٰلِكَ مَا اٰمَنْتُمْ اَنْ يَّحُلَّ عَلٰى سَاحِيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَيَغْلِبَ عَلَيْهِمْ بِذَٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ وَحَدِيْثِهِ حَتّٰى يَتَّبِعُوْا عَدِيْبَهُ

سیرۃ ابن ہشام ص ۲۲ تاریخ طبری ص ۲۹

پھر ان سے ایک نے کہا ہم اس کو اپنے خاندان سے نکال دیں گے اور شہروں سے بھی پھر جب ہم سے دور ہو گئے تو خدا کی قسم ہمیں پرواہ نہیں جہاں جلے جب ہم سے غائب ہو گئے اور ہم سے فارغ ہو گئے تو ہم نے اپنا کام سنوار لیا اور اپنے مقصد کو پہنچ گئے تو جو ہو گا سو ہو گا نجدیوں کے بڑے (شیطان) نے کہا نہیں خدا کی قسم یہ تمہاری رائے صحیح نہیں کیا تم نے اس کے بہترین اور صحیحے کلام کو نہیں دیکھا اور لوگوں کے دلوں پر چھا جانے کو نہیں دیکھا جو وہ لاتا ہے خدا کی قسم اگر تم نے یہ کام نہ کیے والا کیا تو تمہارے تمام عرب قبائل پر چھا جائے گا۔ اور تم اس میں نہیں رہ سکتے حتیٰ کہ تمام اس کے قول گئے تا بعد از بن جاؤ گے

(ف) ان تمام روایات سے ثابت ہوا کہ ابلیس عین کے مشن کا مرکز نجد ہے۔ اسی لئے اس نے شیخ نجدی کی شکل و صورت اختیار کی اور نجدیوں کی شکل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات مبارکہ میں بھی دشمنی کی اور ان کے وصال کے بعد نجد کے علاقہ میں محمد بن عبدالوہاب کو کھڑا کر کے نبوت و ولایت کی گستاخی پر اکسایا۔ اور اس کی شرارت نے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ انتشار پھیلایا کہ آج گھر گھر حشر اور نساہر پرا ہے۔ ایک گھر میں پندرہ مذہب رائج ہیں باپ سنی ہے تو بیٹا دہانہ فائدہ ایک ہی خاندان میں کوئی دیوبندی ہے تو دوسرا سردودی ہے ان میں کوئی شیعہ

ہے تو کوئی خارجی وغیرہ وغیرہ

نجدیوں کو نبوت کی بددعا

مشکوٰۃ جلد دوم باب ذکر الیمین والاشام اور بخاری صفحہ ۲۲ میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن دریائے رحمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جوش میں ہے۔ بارگاہ الہی میں ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی جا رہی ہے **اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا** اے اللہ ہمارے لئے سارے شام میں برکت دے **اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا** اے اللہ ہم کو ہمارے یمن میں برکت دے حاضرین میں سے بعض نے عرض کی کہ فی نجدنا یا رسول اللہ دعا فرمائیں کہ ہمارے نجد میں برکت دے۔ پھر حضور علیہ السلام نے وہی دعا فرمائی۔ شام اور یمن کا ذکر فرمایا۔ مگر نجد کا نام نہ فرمایا۔ انہوں نے پھر توجہ دلائی کہ فی نجدنا حضور یہ بھی دعا فرمائیں کہ نجد میں برکت ہو عرض تین بار یمن اور شام کے لئے دعائیں فرمائیں۔ بار بار توجہ دلانے پر نجد کو دعا نہ فرمائی بلکہ آخر میں فرمایا **هَذَاكَ الْوَلَا بَرِّي وَالْفِتْنُ وَبِهَا يَنْطَلِقُ قُرُونُ الشَّيْطَانِ** میں اس اذلی محروم خطہ کو دعا کس طرح فرماؤں وہاں توڑنے والے اور فتنے ہوں گے اور وہاں شیطانی گروہ پیدا ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ پاک میں دجال ہوں گے اور وہاں شیطانی گروہ پیدا ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ پاک میں دجال کے فتنہ کے بعد نجد کا فتنہ تھا جس کی آپ نے اس طرح خبر دے دی۔

خاتم لا۔ اس حدیث مبارک سے ثابت ہوا کہ نجد خیر و برکت کی جگہ نہیں بلکہ فتنہ و شر کی جگہ ہے کیونکہ امام الانبیاء والمرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کو اپنی دماغی خیر سے محروم فرمادیا اور ہمیشہ کے لئے اس خطے پر شقاوت و بد بختی کی تہہ لگ گئی۔ اب وہاں سے کسی خیر کی توقع رکھنا تقدیر الہی سے جنگ کرنا ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ وہاں کی خاک سے کوئی ایسا شخص ضرور اٹھے گا جو شیطان کی رائے کا پابند ہو گا یا جس طرح سورج کی پھیل جانے والی پہلی کرن کو۔ "قرن الشمس" کہتے ہیں۔ اسی طرح شیطان کا فتنہ بھی وہاں سے سارے جہاں میں پھیل جائے گا۔

(اشارہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت | نجد حجاز کا اٹلس (جغرافیائی نقشہ) سامنے رکھتے تو آپ کو واضح طور پر

نظر آئے گا کہ نجد کا علاقہ مینہ منورہ کے بالکل مشرقی سمت پر واقع ہے مدینے سے سرکار مدینہ نے جن الفاظ میں اس سمت کی طرف اشارہ کئے ہیں وہ ایک وفادار مومن کو چونکا دینے کے لئے کافی ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نگاہ رسالت پناہ میں نجد کا فتنہ امت کے لئے کس درجہ ہولناک اور ایمان شکن تھا۔ اب اس عنوان پر ذیل میں ضرورتوں کو ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) صحیح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث نقل کی گئی ہے۔

ان رسولی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت حفصہ کے دروازے پر کھڑے تھے وہاں سے مشرق کی طرف اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ فتنہ جگہ یہ ہے یہاں سے شیطان کی سیکنگ نکلے مروتین او ثلاثا

دو بار کہے مائین بار

(۲) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مسلم شریف میں ہے
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال و هو مستقبل المشرق
ان الفتنة هاهنا ان الفتنة
هاهنا ان الفتنة هاهنا من
حيث يطلع قرن الشيطان
(مسلم شریف)

(۳)

پھر ان حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسلم شریف میں روایت نقل کی گئی ہے
خبرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من بیت عائشة فقال راس
الکافر من هاهنا من حيث يطلع
قرن الشيطان يعني المشرق
(مسلم شریف)

غور فرمائیے کہ ان تین حدیثوں میں صرف مشرق کی سمت ہی کا ذکر نہیں ہے کہ اس سے
بجہ کا خطہ مراد لینے کی کسی اور احتمال کی گنجائش نکل آئے بلکہ اس کے ساتھ ہر جگہ من حیث
یصلع قرن الشيطان (جہاں سے شیطان کی سینک نکلتی گی) کا اضافہ واضح طور پر بتا رہا ہے
کہ مشرق کی سمت سے کوئی دو ملاقات نہیں بلکہ خاص بجہ مراد ہے۔ کیونکہ بخاری شریف کی
حدیث میں جب تک نام کے ساتھ یہ وصف ذکر کیا گیا ہے۔ اس لئے حدیث کی زبان میں

ق سمت کا وہ خطہ جہاں سے شیطان کی سینک نکلتی گی نجد کے سوا اور کوئی دوسرا
نہیں ہو سکتا۔

سیدی علامہ دحلان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الدرر السنیہ میں کتب صحاح
سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ زمان نقل کیا ہے :

وخرج ناس من قبل المشرق
اقرأ القرآن لا يجاوز تراقيهم
سرقون من الدين كما
يسرق السهم من الرمية
لا يدرون فيه حتى يعود
السهم الى فوقه سيما هم
التحليق
(الدرر السنیہ ص ۴۹)

(۵)۔ یہی علامہ دحلان رحمۃ اللہ علیہ یہ حدیث بھی کتب صحاح سے اپنی کتاب
مذکور میں تخریج فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وخرج ناس من المشرق يقرأون
القرآن لا يجاوز تراقيهم كلما قطع
قرن نشأ قرن حتى يكون آخرهم
مع المسيح الدجال
(الدرر السنیہ ص ۵۵)

دستہ دہال کے ساتھ آئے گا۔

گھر کی شہادت :- دیار نجد میں جو حقیقہ کا قیدی وہی بدست قیدی ہے جہاں

سے شیطان کی سیٹھک طلوع ہوئی اور جس کی خاک سے زلزلوں اور فتنوں نے
جنم لیا۔ جیسا کہ موسیٰ مسعود عالم دہلوی محمد بن عبد الوہابؒ نامی کتاب میں حاشیہ پر لکھتے ہیں:
"نجد کا جزئی حصہ جو عارض کھلتا ہے اس کا مشہور شہر ریاض ہے جو آج سعودی حکومت
کا پایہ تخت ہے۔ عارض کو جبل پیام بھی کہتے ہیں اصل میں یہ ایک پہاڑی کا نام ہے اور اس
کے گرد و نواح کی زمین وادی حنیفہ اور پیام کہلاتی ہے۔ شیخ الاسلام (محمد بن عبد الوہاب)
کی جاسے پیدائش عیسٰی اور دعوت کا مرکز درعیہ دوڑوں اسی وادی میں واقع ہیں

(حاشیہ کتاب محمد بن عبد الوہاب ص ۱۷۱)

عن ابن ہریرۃ رضی اللہ عنہما قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم را اس الکفر نحو المشرق الحدیث
(متفق علیہ) مشکوۃ (ذکر الامین و شام)

(ف) مشرق کی تفصیل کے متعلق مرقات میں کئی وجہ لکھ کر آخری تحریر
فرمایا کہ

وقال السيوطي نقلًا عن الباجي
يقول ان يربط فارس وان يربط
نجد
فغير كتاب "البلد تاديو بند" ويكفي

دوسری عہد

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نشاندہی کے باوجود علمائے دیوبند اور
غیر متقدمین نے نجدیوں کو اپنا آقا اور ماویٰ و حجاز بنایا اور ان کی نہرت و ولایت

دشمنی کو سراہا بلکہ ان کے گندے کارناموں کو توحید اسلام کا بہت بڑا کارنامہ تصور
کیا۔ قال اللہ الملتکلی واللہ المستعان

خلاصہ روایات

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات سے مندرج ذیل فوائد
حاصل ہوئے

- ۱۔ قیامت تک آنے والے واقعات بیان فرمائے
- ۲۔ آنے والے واقعات سے دین میں فتنہ برپا کرنے والے لیڈروں کے اسما
اور ان کے قبائل کی نشاندہی فرمائی۔
- ۳۔ نجد کو خصوصیت کے ساتھ خطرناک بتایا۔ اس لئے اس علاقہ کو اپنا نیک
دعاؤں سے محروم فرمادیا۔
- ۴۔ اہلبیس اربعین نے بھی اپنے مشن کی کامیابی کا مرکز نجد کو بتایا
- ۵۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ شیطان کی شرارتوں
کا مرکز نجد ہے۔

۶۔ ان نجدیوں کے سالار قائد اور ان کے متبعین بالاخر دجال ملعون
کے ساتھ ملیں گے۔ بحدہ تعالیٰ وہی نجدی شرارتیں اور ملامتیں ہمارے
ملک پاکستان کے اندر دیوبندیوں اور وہابیوں میں پائی جاتی ہیں جو تفصیل
آتی ہے اس سے قبل محمد بن عبد الوہاب نجدی کا مختصر تعارف ضروری ہے
تاکہ ہمیں سابقہ و لاحقہ مضامین سمجھنے کے لئے آسانی ہو۔

نجد کا فتنہ

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق یہ فتنہ نجد میں بڑے زور

نہ محمد سے ظاہر محمد بن عبد الوہاب خارجی نے سرزمین نجد میں مسلمانوں کو کافرو
مشرک کہہ کر سب کو مباح الدم قرار دیا۔ اور توحید کی اڑ میں شان نبوت و ولایت
میں خوب گستاخیاں کیں اور اپنے مذہب و عقائد کی ترویج کے لئے کتاب التوحید
تصنیف کی جس پر اسی زمانے کے علماء کرام نے سخت مواخذہ کیا اور اس کے
شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے رسمی تبلیغ فرمائی کہ محمد بن عبد الوہاب
کے حقیقی بھائی سلیمان بن عبد الوہاب نے اپنے بھائی پر سخت رد کیا اور اس
کی تردید میں ایک شاندار کتاب تصنیف کی جس کا نام الصواعق الاپیہ فی الرد علی الوہابیہ
ہے اور اس میں وہابیت کو پوری طرح بے نقاب کیا۔ اور اہل سنت کے مذہب کی
زبردست تائید و حمایت فرمائی۔ علامہ شامی حنفی۔ امام احمد صاوی مالکی وغیرہ علماء
امت نے محمد بن عبد الوہاب کو باغی اور خارجی قرار دیا اور مسلمانوں کو اس کے
فتے سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنی جدوجہد میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا
لا غبطہ فرمائیے شامی جلد ۲ باب البغوات صفحہ ۳۴۹ اور تفسیر صادی جلد ۳ صفحہ ۲۵۵
مطبوعہ مصر

تعارف محمد بن عبد الوہاب نجدی
اردو کے مشہور ادیب ڈاکٹر عاشق حسین
بٹاؤ کا نے بی بی سی لندن کی فرمائش پر
منتقل تحریکوں کے متعلق جو تفادیر کیں ان میں سے ایک تقریر "تحریک وہابیت کے
متعلق بھی تھی جو روزنامہ امروز لاہور ۴ اگست ۱۹۵۶ء میں اس طرح شائع ہوئی۔
"تحریک وہابیت کے بانی محمد بن عبد الوہاب (نجدی) کہتے۔ جو ۱۷۰۵ء میں نجد میں
پیدا ہوئے احمد مذہب کے اعتبار سے حنبلی طریق کے پابند تھے ان کے عقائد
چیز زیادہ اثرات تعلیمی کی تعلیمات کا پرہیز تعلیم ان کی بعمرہ اور مدینہ میں ہوتی تھی شروع میں
جب محمد بن عبد الوہاب نے عرب قبائل کے سامنے اپنے عقاید پیش کئے تو ان کی اس قدر

شدید مخالفت کی گئی کہ آخر ان کو مدینہ سعود حاکم نجد کے یہاں وراہ میں پناہ یعنی پڑی
۱۱۳۳ھ میں محمد بن سعود نے (محمد بن) عبد الوہاب کی بیٹی سے شادی کی اور ان کے تمام عقائد
قبول کر لئے اس طرح محمد بن سعود نجد کے پہلے وہابی امیر ہوئے اور یہ سلسلہ اب تک چلا
آ رہا ہے ابن سعود نے قرب و جوار کے تمام علاقے فتح کر لئے اور لوگوں کو وہابی عقائد
کا پابند بنایا۔ تقسیم احسا اور عیصر پر قبضہ کر کے وہ پورے نجد کا مالک بن گیا عقائد و امیہ
اس کا دار السلطنت تھا جسے اس نے مساجد و محلات سے خوب آراستہ کیا۔ ابن سعود کے
انتقال کے بعد اس کا بیٹا عبدالعزیز بن سعود حکمران ہوا۔ عبدالعزیز نے مکر معظمہ مدینہ
منورہ کو بلائے مطلق پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس حرکت سے عالم اسلام کی آبادی میں غم و غصہ
کی لہر پھیل گئی۔ مکر معظمہ اور مدینہ منورہ میں اس سے اس نوع کی قابل اعتراض حرکات
بھی سرزد ہوتی رہیں مثلاً ایک روایت یہ ہے کہ اس نے خانہ کعبہ کا حلقہ آثار کر اسے
برہنہ کر دیا۔ آخر ۱۸۰۴ء میں عبدالعزیز ایک ایرانی کے ہاتھ سے جس کا نام عبدالعزیز
تھا قتل ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا جو اس سلسلے کا تیسرا سعود ہے تخت پر بیٹھا
اکملے سن دہن اپنے باپ کے مسلک کی پابندی کی۔ اور وہابی عقائد کی ترویج کی
خاطر ہر قسم کے جبر و تشدد کو روا رکھا۔ مثلاً اس نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے مزار اقدس کو بالکل برہنہ کر دیا۔ اور یہاں کے تمام خزانے لوٹ لئے اور اس کی شہریت
سامان کو ساٹھ اونٹوں پر لہوا کر اپنے دار السلطنت (نجد) میں بھیج دیا۔ یہی سلوک اس نے
حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مزاروں کے ساتھ کیا۔ حدیث ہے کہ
اس نے مزار نبی کے قبہ کو بھی گرا دیئے کا امدادہ کر لیا تھا۔ لیکن پھر بعض وجوہ سے
اس مذموم ارادے کی تکمیل نہ ہو سکی۔ ابن سعود نے حکم دے دیا تھا کہ سوائے وہابیوں
کے اور کوئی شخص حج نہیں کر سکتا چنانچہ کسی برس تک دیگر اسلامی مالک کے لوگ حج
سے محروم رہے۔ ابن سعود کی طاعت اتنی وسیع اور ہمہ گیر ہو گئی تھی کہ اس کی فوجیں

پہلے کرتی ہوئی عراق اور شام کی حدود میں داخل ہو گئی تھیں۔

ابتداء میں وہابیت ایک مذہبی تحریک تھی لیکن آہستہ آہستہ یہ تحریک سیاسی رنگ اختیار کرتی گئی۔ اور حسب زمانہ مدایین نجد نے ترکی حکومت کے خلاف مسلسل جنگ و ہمدل کا سلسلہ شروع کر دیا۔ تو اس تحریک کے تمام حامی سلطنت کے باغی قرار دیئے گئے مصیبت یہ تھی کہ وہابیوں نے تالیف قلب یا مناظرہ و مکالمہ کی بجائے ہر جگہ لوگوں کو بڑے شمشیر اپنا ہم خیال بنانا چاہا۔ اس جبر و تشدد کا رد عمل لازمی تھا۔ چنانچہ وہابیت دلوں میں گھر نہ کر سکی۔ اور لوگ اس سے متنفر ہوتے گئے۔ کہ معظہ مدینہ منورہ اور کربلائے معلیٰ میں وہابیوں نے جو حدود و قیود قابل اعتراض حرکتیں کی تھیں۔ انہوں نے مسلمانوں کے ہر طبقے کو رنجیدہ و مشتعل کر دیا تھا۔ (امروہ لاہور)

وہابی مذہب کا آغاز

پھیلانے کے لئے جو نیا مذہب ایجاد کیا۔ اس کی بنیادیں تمیمیہ کے قائد باطلہ پر تھیں۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا۔ اور اس کے اس نئے مذہب سے خود اس کے گھروالے حتیٰ کہ باپ اور بھائی بھی بیزار تھے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ۔ "محمد بن عبد الوہاب نے، توحید کی دعوت دی۔ پس پھر کیا تھا مخالفت کا سیلاب اٹھ آیا اجڑا۔ و اقرباء و رے اپنے آثار ہو گئے۔ خود باپ کو بھی یہ (وہابیہ و باغیانہ) انا پسند نہ آئی۔" (محمد بن عبد الوہاب مصنفہ مسعود عالم ندوی ص ۱۲) شیخ داہن عبد الوہاب کے بھائی سلیمان بن عبد الوہاب ان کے مخالف تھے اور ان کی تردید میں رسالے بھی لکھے سلیمان بن عبد الوہاب کا رسالہ انصوا حق اللہ فی الرد علی الوہابیہ کے نام سے چھپا ہوا تھا ہے (مختصر محمد بن عبد الوہاب ص ۱۲)

وہابی مذہب کے نمونے جو شخص مردوں (انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام علیہم الرضوان) کو پکارتا۔ (یا رسول اللہ یا شیخ

الانصار جیلانی شیعہ لکھتا ہے ان سے ضرورتوں کو پورا کرنے اور مصیبتوں کو دور کرنے کی درخواست کو تانا ہے تو وہ کافر و مشرک ہے اس کا خون بہانا اور مالی و مناعہ حلال ہے۔ اگرچہ وہ کالہ الا للہ محمد رسول اللہ کہتا۔ نماز پڑھتا روزے رکھتا اور پیٹے کو مسلمان سمجھتا ہے (محمد بن عبد الوہاب ص ۱۲)

۱۔ روئے کرنا

مذہب نامہ مذہب وہابیت کے بانی اور ناکہاد توحید بحر یکہ جہاد کے علمبردار محمد بن عبد الوہاب نجدی اور اس کے متبعین نے وہابیوں کو کافروں و مشرکوں کے ساتھ جہاد کیا۔ نہ کسی ریت خانہ کو پاش پاش کیا ان کے جہاد کی حقیقت یہ تھی ہے کہ محبوبان خدا انبیاء و اولیاء کی عظمت و شان پر حملے کرنا ان کے مزارات شریفہ کو تہلیل کرنا اور مسلمانوں کو بلا وجہ کافر و مشرک بنا کر ان کو تریح کرنا۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ (جو یوم یمامہ میں شہید ہوئے تھے) کے نام سے مقام جبلہ میں جو قبر مبارک تھی محمد بن عبد الوہاب نے ہتھوڑا لے کر اپنے ہاتھ سے اس کے قبہ کو گرا کر زمین کے برابر کر دیا (محمد بن عبد الوہاب ص ۲۶)

کربلا معلیٰ پر حملہ

۱۲۱۶ھ کو سعود بن عبد العزیز نجدی تمام نجد جنوب۔ حجاز اور تمامہ سے ایک لشکر جوار لے کر کربلا کے ارادہ سے چلا۔ اور "بلد الحسین" کے باشندوں پر حملہ کیا اور نجدیوں و وہابیوں نے اس پر دھاوا بول دیا۔ اس کی دیواروں پر چڑھ گئے اور زبردستی دھکوں میں داخل ہو گئے۔ اور اکثر باشندوں کو گھروں اور بازاروں میں تریح کر دیا اور اس قبہ کو جو ان کے اعتقاد کے مطابق حسین رضی اللہ عنہ کی قبر پر بنایا گیا تھا منہدم کر دیا۔ قبہ اور اس کے اس پاس اور چڑھاوے کی تمام چیزیں لے لیں قبہ زمر دیا توت اور جو ابھر سے آپاستہ تھا اکبرس کے علاوہ شہر میں جو کچھ مال و متاع و ہتھیار۔ لباس۔ سونا۔ پانڈی۔ قیمتی مصاحب گورجے شمار چیزیں) ملا سب کچھ لوٹ لیا۔ اور کربلا کے باشندوں میں بے تقریباً

دو ہزار آدمی قتل کئے گئے (محمد بن عبد الوہاب ص ۶۹)

مکہ مکرمہ [دوسرے کو سعود بن عبد العزیز (نجدی بادشاہ) ایک قلعہ کی حیثیت سے مکہ مکرمہ داخل ہوا۔ تا آنکہ مکہ کے تمام مشاہد اور تہذیبی زمین کے برابر کر دیئے گئے کعبہ کے جواہر اور قیمتی ذخیرے فاسخین (نجدی مجاہدین) میں تقسیم کر دیئے گئے اور بعض مجاور قتل بھی کئے گئے۔ (محمد بن عبد الوہاب ص ۷۱)]

مدینہ منورہ پر حملہ [۱۸۱۳ء میں مدینہ منورہ فتح ہوا حسب دستور مدینہ منورہ میں عام قبروں کے قبے اور زیارت گاہیں منہدم کر دی گئیں۔ سعود کو قبر (روضہ نبوی) کھول کر جو کچھ ملا اس نے اپنے قبے میں کر لیا۔ ایضاً

(۲)

اولیائے کرام اور دوسرے مسلمانوں کو کافر بنانا

ویسے تو نجدی وہابی اپنے مختصر فرقہ کے سوا تمام اہل اسلام کی تکفیر کرتے ہی ہیں۔ مگر جو اکابر اولیائے امت ہیں اتنے زبردست مسائل میں وہابی ان کا بھی کچھ لحاظ نہیں کرتے چنانچہ مذکور ہے کہ "تذکرۃ الشیخ ابن العربی وابن الفارض و امثالہما" بے شک ابن عبد الوہاب نے حضرت ابن عربی و ابن الفارض اور ان جیسے دیگر اولیائے امت و بزرگان کی بھی تکفیر کی کتاب محمد بن عبد الوہاب ص ۱۵۴) خود محمد بن عبد الوہاب کی کتاب التوحید کے متعدد مقامات میں مسلمانوں کو کافر، مشرک، بدعتی اور خدا جانے کیا کیا بنایا گیا ہے۔ خود کے طور پر صرف ایک عبارت مع ترجمہ دیتے ناظرین ہے۔

ان اعداء اللہ لہم اعتقاد کثیرۃ علی دین الرسول یصلون (ترجمہ) دشمنانِ خدا کے بہت سے اعتراضات ہیں جن سے وہ لوگوں کو ہکاتے

الناس منها ترہمہم نحن لا نشکر باللہ بل نشہد الہ صلا یحاک ولا یففع ولا یضتر الا اللہ وحده لا شریک لہ وان محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم لا یمتک لنفسہ نفعاً ولا ضراً فضلاً من عبد لقادر او غیرہ و لکن انا منذ نبی اللہ لہم جاہ عند اللہ والطلب اللہ بہم فانجات یہ یا تقدم وھوان الذین قاتلہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرون بما ذکرت ومقرون ان اوثانہم لا تدبر شیئاً وانما ارادوا الجاہ والشفاعۃ

(مجموعۃ التوحید ص ۱۵۴)
مطبوعہ أم القرى مکہ معظمہ
۱۳۳۵ھ بحکم ابن سعود

ہیں۔ ان کا ایک اعتراض یہ ہے کہ اسمِ خدا کے ساتھ شرک نہیں کرتے بلکہ گواہی دیتے ہیں کہ خدا کے سوا پیدا کرنے، نفع اور نقصان پہنچانے والا کوئی نہیں اس کا شرک کون نہیں اور کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں چہ جائیکہ حضرت اس شیخ عبد القادر جیلانی وغیرہ کے لئے یہ وصف ثابت ہو سکیں۔ چرکہ میں گنہگار ہوں اور اللہ کے نزدیک صلوات کا بڑا مرتبہ ہے اس لئے میں انکی طفیل سے خدا سے حاجات طلب کرتا ہوں پس تو اس اعتراض کا جواب یہ دے کہ گزر چکا کہ اسے مقروض جن کا تو نے ذکر کیا اس کا وہ لوگ (مشرک) بھی اقرار کرتے تھے جن کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا تھا وہ اقرار کرتے ہیں کہ ان کے بت کسی چیز کے مدبر نہیں ہیں اور وہ (تیری طرح) جاہ اور شفاعت ہی کا ارادہ رکھتے تھے۔ پس

عبارت میں اس مسلمان کو مشرکین عرب سے شمار کیا گیا ہے۔

کتاب درود شریف کا تلف کیا جانا

ابن سعد مذکور کے حکم سے ایک اور کتاب چھپ کر مفت تقسیم ہوئی جس کا نام الہدیۃ الیہم ہے اس میں ہے کہ
 "ولا نأمر بالتلافِ شیء من المؤلفات اصلاً الا ما اُشتمل علی ما یرقع الناس فی الشرک کر دض الریاحین وما یحصل بسبب خلل فی العقائد کعلم المنطق فانه قد حرمه جمیع من العلماء علی انکالافخص عن مثل ذلک و کالدلائل

ابن سعد مذکور کے حکم سے ایک اور کتاب چھپ کر مفت تقسیم ہوئی جس کا نام الہدیۃ الیہم ہے اس میں ہے کہ
 (خلاصہ مطلب) ہم کسی کتاب کے تلف کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیتے مگر اس میں ایسے مضامین ہوں جو لوگوں کو شرک میں مبتلا کریں یا ان کے سبب سے عقائد میں خلل آتا ہو۔ جیسے روض الریاحین اور دلائل الخیرات (یعنی ان کو تلف کر دیا جاتا ہے۔)

(الہدیۃ السنیہ ص ۳۶ مطبوعہ الناصر مصر ۱۳۲۵ھ)

دیکھئے دلائل شریف کو تلف کرنے کا صاف اعتراف ہے اس بہانہ سے کہ اس میں اول سے آخر تک کلمات درود شریف کے علاوہ توحید عشق الہی اور محبت مکرر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ولولہ انگیز درس موجود ہے اسی وجہ سے ہزاروں علماء صلحاء اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اس مقدس کتاب کو حربہ جاں بنائے ہوئے ہیں

۳۔ اسلام کا چھٹا رکن

حضرت علامہ سید احمد زینی و حلان کی قدس سرہ الملکی دین کی بزرگی و علم و فضل کے خود دیوبندی دہائی بھی معترف ہیں اپنی کتاب مستطاب در رسنیۃ فی الزہد الوہابیہ میں فرماتے ہیں کہ "گروہ وہابیہ اپنے پیروؤں کے سوا کسی کو موحّد نہیں جانتے محمد بن عبد الوہاب نے یہ نیا مذہب نکالا۔ اس کے بھائی شیخ سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تھے اس پر فعل و قولی میں سخت انکار فرماتے۔ ایک دن اس سے کہا اسلام کے کئے رکن ہیں بولوا پانچ۔ فرمایا تو نے چھ کر دیئے۔ چھٹا یہ کہ جو تیری پیروی نہ کرے (وہابی نہ بنے) وہ مسلمان نہیں۔ یہ تیرے لئے اسلام کا رکن ششم ہے

(۴) درود و سلام سے انکار

اس کی خباثتوں سے ایک یہ ہے کہ ایک نابینا متقی مؤذن خوش آواز کو منع کیا کہ منارہ پر اذان کے بعد صلوٰۃ نہ پڑھا کر و۔ انہوں نے نہ مانا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھی۔ اس پر اس نے ان کے قتل کا حکم دے کر شہید کر دیا پھر بولا کہ زبڈی کی چھو کر اس کے گھر تار بجائے والی اتنی گنہگار نہیں جتنا مساکر و بابتہ بلند تھی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والا

(۵) فقہ شرعی سے منع کرنا

محمد بن عبد الوہاب اپنے پیروؤں کو کتب فقہ دیکھنے سے منع کرتا تھا۔ اس نے فقہ کی بہت سی کتابیں جلادیں اور وہابیوں کو اجازت دے دی کہ ہر شخص اپنی سمجھ کے مطابق قرآن کے معنی گھڑیں کرے

(۶) کلمہ دو بارہ پڑھواتا

جب کوئی مسلمان خوشی سے یا جبراً وہابیوں کے مذہب میں آنا چاہتا اس سے پہلے کلمہ پڑھواتے پھر کہتے خود اپنے اوپر گواہی دے کہ اب تک تو کافر تھا۔ اور اپنے ماں باپ پر گواہی دے کہ وہ کافر مرے اور اکابر ائمہ سلف سے ایک جماعت کا نام لے کر کہتے ان پر گواہی دے کہ یہ سب کافر تھے۔ پھر اگر اس نے گواہیاں دے دیں۔ جب تو مقبول۔ ورنہ مقتول اگر ذرا انکار کیا مروا ڈالتے اور صاف کہتے۔

کہ چھ سو برس سے ساری امت کا بڑا فتنہ و علماء اور کیا کرام و عوام مسلمان کافر تھے

۷۔ سرمنڈوانا

ابن عبد الوہاب نجدی کو سرمنڈوانے میں اتنا غلو تھا کہ اگر کوئی عورت بھی اس کے دین ناپاک میں داخل ہوتی۔ تو اس کا سر بھی منڈا دیتا۔ کہ زمانہ کفر کے باتی ہیں۔ انہیں دور کرو۔ یہاں تک کہ ایک عورت نے اس کی یہ روش دیکھ کر کہا کہ جو مرد تیرے دین میں آتے ہیں ان کی داڑھیاں بھی منڈا لیا کرو کہ وہ بھی تو زمانہ کفر کے بال ہیں

۸۔ تقیہ کرنا

ابن عبد الوہاب آئمہ کے مذہب اور علماء کے اقوال پر طعن کرتا اور براہ تقیہ جھوٹ فریب سے جنبی ہونے کا ادعا رکھتا۔ حالانکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ منہ اس سے بیزار ہیں۔ اس کی یہ چال ڈھال دیکھ کر جمیع مذاہب کے علماء مشرق و مغرب اسی کے رہ پر کمر بستہ ہو گئے۔

۹۔ میلاد حرام ۱۰۔ درود شریف اللہ کا کیجئے درود ناجائز

جسٹو پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد شریف پڑھنے اور اذان کے بعد حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجے اور نماز کے بعد دعا مانگنے کو ناجائز بتاتا

۱۲۔ انبیاء و اولیاء کا وسیلہ حرام

انبیاء اولیاء سے توسل کرنے والوں کو صراحتہ کافر کہتا۔ اور نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے منع کرنا۔ چنانچہ اس کے منع کرنے کے باوجود تمام احساء کے جو حضرات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے لئے تھے جب واپس آئے تو اس نے ان کی داڑھیاں منڈوا دیں اور انہیں اس سوار کر کے درعیہ سے احسا پہنچایا۔

۱۳۔ بتوں والی آیات اہل اسلام پر پڑھنا

مشرکین کے متعلق نازل شدہ آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کر کے انہیں کافر بنانا۔

۱۴۔ شان رسالت کی تنقیص

دلائل انحراف شریف۔ درود شریف کی مشہور مقبول کتابوں کو جلاتا۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرتا۔ اور کہتا کہ وہ تو طارش (محض الجب) قاصد اور ڈاکیر ہیں۔

۱۵۔ نبی کو کوئی اختیار نہیں

یہ عصا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے اور دیگر ضروریات میں نفع حاصل کیا جاتا ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو مر چکے ہیں۔ ان میں اصلاً کوئی نفع باقی نہیں رہا۔ (غناک بدین گستاخ) ۱۶۔ ماہ ذیقعد میں جب نجدی طائف کے مالک ہوتے۔ تو انہوں نے چھوٹے بڑے عالم علوم سب اہل سنت کو قتل کر ڈالا۔ بچوں کو ماؤں کے سینے پر نہ کھایا۔ مال موٹ لئے۔ عورتوں کو قید کر لیا۔ نیز اور بہت سی باتیں کہیں جو باعث طوالت ہیں۔

(البدیع للکاتب مطبوعہ مصر (ملخصاً))

ابن سعود کا کارنامہ
 نجدی و اہل بکر کے شاہ سعود کے باپ عبدالعزیز
 ابن سعود (علیہ السلام) نے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ
 کے قبرستان جنت المعلیٰ جنت البقیع کے تمام مزارات و مقابر و آثار کو گرایا اور
 ان پر غلاظت ڈالی حضرات اہل بیت و صحابہ کرام و بزرگان دین علیہم الرضوان کے
 سرور و مدفن ہائے مقدسہ کی سخت توہین و سبے حرمتی کی۔ سیدہ آمنہ والدہ محبوب
 خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مقدس کو تو سینا گرایا۔ قبر سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام
 علیہ وسلم۔ قبر حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کو بہت بری طرح سہاڑ کیا
 سیدہ ام المومنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مزار پاک کو سخت توہین کے ساتھ
 گرایا۔ اس پر ہندو قہیں چلائیں۔ غلاظت ڈالی اور کہا اپنی پوجا کر داتی رہی ہے اب اسے
 کہ ہمارا مقابلہ کر۔ خلیفہ ثالث سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کا مزار مقدس منہدم
 کیا۔ حضرت بشیر خدا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار عظیم اور مسجد کو شہید کیا۔ اس کے
 علاوہ مسجد ابو قیس، مسجد بلال، وغیرہ بھی گرا دیں۔ انا بکد وانا الیہ راجعون
 (انوار آفتاب صداقت)

اس کے مزید اباحت فقیر کی کتاب اہلبیس تا دیور بندہ دیکھئے۔

ہندوستان میں وہابیت کا داخلہ

غیر منقسم ہندوستان میں وہابی تحریک کے بانی دوسرے براہ غیر مقلد و دیوبندی
 و مودودی حضرات کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی ہیں۔ توہین شان الوہبت و اہانت
 شان رسالت و ولایت اور محبوبان خدا کے خلاف عناد و خست باطنی کا زندہ ثبوت
 موجود ہے۔ ہندوستان میں ان کی تحریک نجدی وہابی تحریک ہی کی شاخ تھی۔
 چنانچہ ڈاکٹر عاشق بانوی لکھتے ہیں یہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے ہم کہہ سکتے

ہیں کہ سید احمد بریلوی اور اسماعیل شہید کی تحریک پر یقیناً نجدی وہابیت کے
 کافی اثرات تھے۔ شاہ اسماعیل شہید و سید احمد بریلوی (اسماعیل کے پیر) نے
 حج سے واپس آکر اپنے آپ کو غیر مقلد ظاہر کیا تھا (روزنامہ امروز لاہور ۲۴ اگست
 ۱۹۵۶ء) نیز پادری بیو جنر لکھتا ہے کہ ”محمد بن عبد الوہاب کے جانشینوں نے
 وہابیت کے اصول سید صاحب کو تعلیم کئے اور انہیں بتا دیا کہ مذہبی روح
 لوگوں میں پھونکنے کے بعد یہ کامیابی ہوتی ہے اور یوں ملک ہاتھ لگتے ہیں“
 (حیات طیبہ ص ۵۱۲)

اسماعیل دہلوی کا تعارف

اسماعیل دہلوی شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا بھتیجا تھا۔ اور
 شاہ عبدالعزیز صاحب کا خاندان علم و فضل میں ہندوستان میں مشہور ہے۔ آپ کے ہاں
 اہل سنت کے معمولات رائج تھے چنانچہ اس خاندان کو سمجھنے کے لئے فقیر کی کتاب
 ”استحقاق الجمل فی مسابک شاہ ولی“ کا مطالعہ کیجئے۔

شاہ عبدالعزیز نے جب اسماعیل کے طور بدلتے دیکھے تو آپ نے اسے اپنی
 جائیداد سے محروم کر کے عاق کر دیا اور اپنی جائیداد کا مالک اپنے نواسوں کو بنایا
 پھر مرتا کیا نہ کرتا۔ اس نے نجدی تحریک کو اپنا یا سب سے پہلے اس محمد بن
 عبد الوہاب نجدی کی شاخ کی اور مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے مقتدا محمد بن عبد الوہاب
 کی پیروی اور جانشینی کا خوب حق ادا کیا اور اسی تقریرتہ الایمان کی تصدیق و توثیق
 علمائے دیوبند نے کی جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱ ص ۱۷ پر مرقوم ہے۔ پھر جس
 طرح محمد بن عبد الوہاب کے خلاف اس زمانہ کے علماء اہل سنت نے آواز اٹھائی
 اور اس کا رد کیا اسی طرح مولوی اسماعیل دہلوی مصنف تقریرتہ الایمان کے خلاف

بھی اس دور کے علماء حق نے شدید احتجاج کیا اور ان کے مسلک پر سخت نکتہ چینی کی
تقویت الایمان کے رد میں کئی رسالے شائع ہوئے جس کی تفصیل فقیر نے اپنی کتاب
"الاعتقادات الجلیلی فی تحریک اسماعیل القسطنطنیہ" میں عرض کر دی ہے۔ باوجودیکہ تقویت الایمان
نامی کتاب گستاخیوں اور بے ادبیوں سے پر ہے لیکن دیوبندیوں اور وہابیوں کے
نزدیک یہ کتاب قرآن سے کچھ کم نہیں۔ پھر اسی تقویت الایمان کے طریق پر وہابیوں
دیوبندیوں نے شان نبوت و ولایت بلکہ شان الوہیت میں صریح الفاظ میں گستاخی
اور بے ادبیائی تحریر کیں جنہیں پڑھ کر اہل ایمان و اسلام کا کلیجہ پھٹنے کو آتا ہے
دیوبندیوں اور وہابیوں کی تمام اصل عبارتیں مع تبصرہ جات نقیر اویسی غفرلہ
نے رسالہ دیوبندی اور بریلوی میں فرق میں عرض کر دیا ہے۔ یہاں پر دیوبندیوں اور
وہابیوں کی علامات بیان کرنا مطلوب ہے۔ اسی لئے ان کی علامات پر اکتفا کرتا ہوں

نجدیوں سے وہابیوں دیوبندیوں کا گٹھ جوڑ

محمد بن عبدالوہاب اور نجدی تحریک کی وراثت وہابیوں دیوبندیوں کو نصیب
ہوئی۔ غیر مقلدین تو اسی تحریک کی سعادت پر نازاں ہیں ہی لیکن دیوبندیوں کو
لفظاً انکار ہے مگر عملاً و اعتقاداً نجدی تحریک کے نقش قدم پر چلنے کو اپنا دین و
مذہب اور اسی میں اپنی نجات اور کامیابی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ نجدی عقائد و مسائل
دیوبندی پارلہ تہ صرف ماننا ہے بلکہ ان کا اوڑھنا بچھونا بھی نجدی وہابی مذہب
ہے۔ تفصیل فقیر کی کتاب ابلیس تا دیوبندی میں ہے۔
یہاں پر دیوبندوں کے قطب عالم رشید احمد گنگوہی کے ایک حوالہ پر
اکتفا کرتا ہوں۔

محمد ابن عبدالوہاب کے معتقدوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے

اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی اور ان کے
معتدٰی اچھے ہیں۔ مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا ہے اور
اور عقائد سب کے عقد میں اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی ہے۔
رشید احمد (فتاویٰ رشیدیہ جلد اول کتاب العقائد صفحہ ۱۱)

دیوبندیوں وہابیوں کے مذہبی آباء و اجداد دو برسالت میں درانکے علامات

(۱)

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک موقع پر مال تقسیم
فرما رہے تھے فجاء رجل کث اللہ فی مشرف الوجنتین غائر العینین
فاقوالجین مخلوق السراس مشتم الا زار فقال (ایک اللہ یا محمد)
پس ایک شخص آیا جس کی گفتی وارحمی۔ اوپنے اوپنے رخسار گہری آنکھیں
آٹھری ہوئی پیشانی منڈا ہوا سر اور اونچا تہجد تھا۔

کسی شاعر نے وہابی دیوبندی کی نشانیوں کو ایک شعر میں یوں بیان کیا ہے
کے سیدرو، تند خو اور سرمنڈا اور سرسیرفتہ
یہ گستاخ نبی کا مختصر سا ایک خاکہ ہے
ان نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ سے ڈر (معاذ اللہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں ہی اللہ کی نافرمانی کروں (معاذ اللہ)
تو پھر اس کی فرمانبرداری کروں کرے گا؟ اللہ مجھے اہل زمین پر این (نامم خر۔ تن
بنایا ہے۔ اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے۔ پس ایک مرد (فارق اعظم رضی اللہ عنہ) نے اس
گستاخ کو قتل کرنے کی اجازت چاہی۔ مگر حضور نے انہیں منع فرمادیا۔ اور جب
بھرا تو نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ مِنْ ضَعْفِیْ هَذَا قَوْمًا یَشْرَوْنَ الْقُرْآنَ لَا یُحِبُّوْنَ وَ زَحَا جِزْیَہُمْ
 یَمُرُّ قَوْلُہُمْ مِنَ الْاِسْلَامِ مَرْوَقَ السَّہْمِ مِنَ الرِّمِیۃِ فِیَقْتُلُوْنَ کُلَّ
 الْاِسْلَامِ وَ یَذۡبَحُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ (المحدثین) یعنی اس کی اصل سے ایک قوم
 ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے بنیاد نہ کرے گا یعنی دلوں پر
 اثر نہ ہوگا (دین سے اس طرح خارج ہوں گے جیسے تیرتکار سے نکل جاتا ہے مسلمانوں
 کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے) (مسلم شریف صفحہ ۳۴ مشکوٰۃ شریف
 صفحہ ۵۳۵)

اس حدیث پاک کی (شرح از فقیر ادیبی)

اس حدیث پاک میں جو نشانیاں بتائی گئی ہیں وہابی و بدعبدوں پر پوری طرح
 صادق آتی ہیں۔ ان کا حلیہ جو ہر اس آنے والے کے ساتھ ملتا ہے اور اسی کی طرح یہ
 شان رسالت میں زبان و لہجہ جینی کرتے ہیں حضور فرماتے ہیں مجھے اللہ نے
 امین بنایا ہے۔ خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی ہیں اور میں رب کی نعمتیں تقسیم فرماتا ہوں
 (کافی الامادیث) مگر وہابی نہیں مانتے اور کہتے ہیں جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز
 کا مختار نہیں (تفویۃ الایمان بلفظ) حضور نے فرمایا وہ قرآن پڑھیں گے دیکھ
 لیجئے ان لوگوں کو اپنی قرآن خوانی و قرآن دانی کا کتنا دعویٰ ہے کس طرح قرآن قرآن
 پکارتے ہیں لیکن چونکہ قرآن صرف ان کی زبان پر ہے دل میں نہیں ہے اس لئے یہ
 لوگ قرآن پڑھ کر اُلٹے ترچے سناتے۔ شان نبوت و ولایت کی تحقیر کرتے
 بتوں اور مشرکوں کے بارہ میں نازل شدہ آیات کو حضرات انبیاء و اولیاء اور
 مسلمانوں پر بلا تکلف چسپاں کرتے ہیں۔ اور جب ان کو قرآن دانی کا نشہ زیادہ
 چڑھ جاتے تو یہ لوگ فقہ شریف کے ساتھ حدیث پاک کا بھی انکار کر کے منکر
 حدیث (چکڑا لوی) بن جاتے ہیں جیسا کہ عبد اللہ چکڑا لوی وہابی نے منکر حدیث

جو کر قرآن کی آڑ میں فقہ انکار حدیث کھڑا کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا۔ وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ دیکھ لیجئے
 یہ لوگ شروع ہی سے مسلمانوں کے ساتھ توڑتے جھگڑتے آئے ہیں لیکن دشمنان
 اسلام بن رہے۔ بیکھ انگریز کے ساتھ ان کے گہرے تعلقات تھے اور ہیں۔ اس کی
 تفصیل آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیے۔

فائدہ :- جس شخص کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جھڑکا اس کا نام حرفوض
 بن زہیر تھا۔ اور ذوالخویرہ کے نام سے مشہور تھا۔

اور آیت

وَمَنْ هُوَ مِنْ يٰۤاٰمِنُوْنَ فِي الصَّدَقَاتِ
 فَاِنْ فَاۡنَ اَعْطَوْا مِنْهَا رِضْوَانًا
 وَ اِنْ لَّمْ يَعْطَوْا مِنْهَا اِذَا هُمْ
 يَخْتَصِمُونَ - وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوا مَا
 اٰتٰہُمُ اللّٰہُ وَرِسُوْلُهُ وَاَقَالُوْا حَبْنًا
 اللّٰہُ سَيُوْتِنَا اللّٰہُ مِنْ فَضْلِهِ و
 رِسُوْلُهُ اِنَّا اِلٰی اللّٰہِ رَاٰعِبُونَ
 (نپا سورۃ توبہ)

اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدقہ بانٹنے
 میں تم پر طعن کرتا ہے تو اگر ان میں سے
 کچھ نے تو راضی ہو جائیں اور نہ ملے تو
 جب ہی وہ ناراض ہیں اور کیا اچھا ہوا
 اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ
 اور اس کے رسول نے ان کو دیا۔
 اور کہتے ہیں اللہ کافی ہے اپنے تیا
 رہے ہیں اللہ اپنے فضل سے اور
 اللہ کا رسول ہیں اللہ ہی کی طرف
 رغبت ہے۔

اسی کے حق میں نازل ہوئی اور اس کے متعلق کتب اعدیث میں مختلف مواقع
 پر ذکر آیا ہے۔ مثلاً مشکوٰۃ شریف میں باب قتل الردۃ اور باب الحجرات میں
 اور بخاری شریف و مسلم شریف و دیگر کتب میں اس کے متعلق روایات آئی ہیں۔

خارجیت نجدیت و ماہیت - دیوبندیت کا اصل یہی ہے یعنی آنے والی نسلوں کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی اور گستاخی کا بیج اسی نے بویا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی نسل سے اور لوگ پیدا ہوں گے جو شکل و صورت میں اسی شخص کا پورا نمونہ ہوں گے اور گستاخی اور بے ادبی میں اسی شخص کے نقش قدم پر چلیں گے اور مجھہ قتالی یہ سردنوں باتیں خوارج - نجدی - دیوبانی - دیوبندی میں پائی جاتی ہیں

(مسوال) تم نے لکھا ہے کہ خوارج و غیرہ اسی کی نسل سے ہیں حالانکہ شاہ عبدالحی محمد دہلوی قدس سرہ نے لمعات شرح مشکوٰۃ میں لکھا کہ لم یکن فی الخوارج قوم من نسل ذی الخویصرۃ (حاشیہ مشکوٰۃ ص ۵۳۵ دکن فی المرقاۃ ص ۲۵)

ترجمہ ماہ - خوارج میں کوئی بھی ذواخویصرہ کی نسل سے نہیں۔

(جواب اول) احادیث کے ماہر کو معلوم ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا وہ لازماً اور ضرور ہو کر رہیگا۔ اور یہ بھی حاذق فن پر واضح ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ارشاد گرامی جمیع حقائق کا جامع ہوتا ہے اسی لئے اس روایت میں بھی اس شخص کی قسم کی اولاد مراد ہوگی یعنی حقیقی اولاد اور محض اولاد تو ضرور ہے۔ چنانچہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۵۳۵ جلد ۳ میں ہے کہ ان من الاصل الذی هو منہ فی النسب او من الاصل الذی هو علیہ فی المذہب یعنی اصل سے مراد یہ ہے کہ جس برادری سے ذواخویصرہ پیدا ہوا اسی نسل سے یہی خوارج و غیرہ ہوں گے یعنی اصل سے ایک کا مذہب مراد ہے کہ آنے والے لوگ اسی کے مذہب پر ہوں گے چنانچہ خوارج و غیرہ اسی کے مذہب کے مطابق ہیں اور حقیقی اولاد اگرچہ خوارج نہیں

نہیں ہر ماہر و سائنس دان یہی بتا چکا ہے ذواخویصرہ قبیلہ بنو قیم سے ہے اور محمد بن عبد الوہاب نجدی بھی اسی قبیلہ سے ہے چنانچہ عرب کے مشہور مؤرخ علامہ زینی دحلان اپنی کتاب الدرر حاکہ میں لکھتے ہیں۔

واصرح من ذالک ان هذا المفرد محمد ابن عبد الوہاب نجدی کا سلسلہ بن تميم في حتمل انه من عقب ذی الخویصرۃ التیمی الذی جاء فیہ حدیث البخاری عن ابی سعید الخمدی رضی اللہ عنہ (الدرر ص ۵۱)

اور سب سے زیادہ واضح بات یہ ہے کہ ابن عبد الوہاب نجدی کا سلسلہ نسب بنی قیم سے ہے اس لئے کچھ بعید نہیں ہے کہ وہ ذواخویصرہ تیمی کی نسل سے ہو جس کے منتقل بناری شریف میں ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث منقول

قائد کا خلاصہ یہ کہ نجدی کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی تحقیق سے ثابت ہوا کہ ذواخویصرہ کی اولاد حقیقی اور معنوی ہر دونوں دین اسلام کو نقصان پہنچایا اور روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ دین میں داخل ہو کر بے دین ہونے والوں کی ابتداء ایسے ہی لوگوں سے ہوئی ہے جنہیں منافق کہا جاتا ہے جو نماز روزہ اور دین کے سب کام کرنے والے تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں توہین کی ذواخویصرہ کے جن ہمراہیوں کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے ان سے مراد وہی لوگ ہیں جنہوں نے ذواخویصرہ کی طرح شان رسالت میں گستاخیاں کیں خواہ جس رنگ میں ابھرے۔ اسلام میں یہ پہلا گروہ بدچل کا ہے یہی گروہ اہل حق کو کافر و مشرک کہہ کر ان سے قتال و جدال کو جائز قرار دیتا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت علی اور آپ کے ہمراہیوں کو خارج جہوں

سے معاذ اللہ کافر قرار دیا اور خلیفہ برحق سے مخالفت کی اور اہل حق کے ساتھ جدال و قتال کیا حتیٰ کہ عبدالرحمن بن بلعم خارجی کے ہاتھوں حضرت علیؑ شہید ہوئے۔ اسی بد سخت گروہ کے منتوں کی خبر زبان رسالت نے سر زمین نجد میں ظاہر ہونے کے متعلق دی اور فرمایا **هذالك اخذ لازل والظن الخ** اس کی تشریح ہم آگے چل کر عرض کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(خطہ)

فواخو لصرہ مذکور کی اولاد کا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سب سے بڑا خطرہ نظر فرمایا ہے وہ یہ کہ اس کے مذہب کے پیروکار بالآخر دجال یمن کے ساتھ مل کر امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تباہ و برباد کریں گے چنانچہ مشکوٰۃ جلد اول کتاب القصص باب قتل اہل الردۃ میں بحوالہ نسائی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام ایک بار کچھ مال شہیت تقسیم فرما رہے ہیں۔ ایک شخص نے پیچھے سے عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ نے اس تقسیم میں انصاف نہ کیا۔ حضور علیہ السلام نے غضبناک ہو کر فرمایا کہ ہمارے بعد تم کو ہم سے بڑھ کر کوئی عادل نہ ملیگا پھر فرمایا کہ آخر زمانہ میں ایک قوم اس سے پیدا ہوگی جو قرآن پر یمنیں گے مگر قرآن ان کے خلق سے نیچے نہ اترے گا۔ اور اسلام سے ایسے محل جمائیں گے جیسے تیرشکار سے پھر فرمایا۔ سُبْحَانَهُمُ الْخَالِقِينَ لَا يَدْرُؤُونَ خَيْرٌ مِنْ حَوْثٍ حَتَّى يَخْرُجَ خَيْرٌ مِنْهُمْ مَعَ الدَّالِّ فَإِذَا أَقْبَضْتُمُوهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَالِقِينَ وَالْخَلِيفَةُ يَمْنَىٰ أُنْ كِي بِلَانِ سَرْوَدُ وَا نَا ہے۔ یہ مکتبے ہی رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان کی آخری جماعت دجال کے ساتھ ہوگی اگر تم ان سے ملو تو بان لو کہ وہ تمام خلقت میں بدترین ہیں۔

عَدَّتْ کبیر امام ابوعلی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی اور صاحب ابریژ نے اسے اپنی کتاب میں نقل کیا :

عن انس قال كان نينا شاب
 ذو عبادة وزهد واجتهاد
 فسمي ناه لرسول الله صلى الله
 تعالى عليه وسلم فلم يعرفه
 ووصفناه بصفة فلم يعرفه
 فبينا نحن كذا انك اذا قبل فقلنا
 يا رسول الله هو هذا فقال في
 لارني على وجهه سبعة من
 الشيطان فجاء فسلم فقال له
 رسول الله صلى الله عليه و
 سلم اجعلني في نفسك است
 ليس في القوم خير منك فقال اللهم
 نعم ثم دخل المسجد
 فقال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم من يقتل الرجل فقال ابو بكر
 انما تدخل فاذا هو قائم يصلي
 فقال ابو بكر كيف اقتل ~~هؤلاء~~
 وهو يصلي وقد نهانا ان نقتل صلى الله

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ مدینے
 میں ایک بڑا ہی عابد و زاہد نوجوان
 تھا ہم نے ایک دن حضور سے اس
 کا تذکرہ کیا۔ حضور اسے نہیں جان سکے
 پھر ان کے حالات و اوصاف بیان
 کئے جب بھی حضور اسے نہیں پہچان سکے
 یہاں تک کہ ایک دن وہ اچانک
 سامنے آگیا۔ جیسے ہی اس پر نظر پڑی
 ہم نے حضور کو خبر دی کہ یہ وہی نوجوان
 ہے حضور نے اس کی طرف دیکھ کر
 ارشاد فرمایا میں اس کے چہرے پر
 شیطان کے وجہ دیکھتا ہوں
 اتنے میں وہ حضور کے قریب آیا
 اور سلام کیا۔ حضور نے اس سے
 مخاطب ہو کر فرمایا کیا یہ بات صحیح
 نہیں ہے کہ تو ابھی اپنے دل میں
 یہ سوچ رہا تھا کہ تجھ سے بہتر یہاں
 کوئی نہیں ہے

عليه وسلم عن قتل المصلين فقال
 رسول الله صلى الله عليه
 وسلم من يقتل المرحل فقال
 عمرانا يا رسول الله قد دخل
 المسجد فاذا هو ساجد فقال
 مثل ما قال ابو بكر واراد لا
 رجوع فقد رجح من هو خير
 مني فقال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم يا عمر في ذكر
 له فقال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم من يقتل المرحل
 فقال علي انا فقال انت تقتله
 انت رجذته قد دخل المسجد
 فوجدته قد خرج فقال اما و
 الله لو قتله لكان اولهم و
 اخرهم ولما اختلفا في
 امتي اثنان اخرجه ابن ابی
 شيبة (ابن شريف ص ۲۵۵)
 حجة الله على العالمين ص ۵۵۵
 وجہ یہ ص مطبوع قدیم

اس نے جواب دیا۔ ہاں
 اس کے بعد جیسے ہی وہ مسجد کے اندر
 داخل ہوا حضور نے آواز دی کہ
 کون اسے قتل کرتا ہے حضرت ابو بکر
 نے جواب دیا۔ میں جب اس ارادہ
 سے وہ مسجد کے اندر گئے تو اسے
 نماز پڑھتا دیکھ کر آپس لوٹ آئے اور
 اپنے دل میں خیال کیا کہ ایک
 نمازی کو کچھ قتل کروں جبکہ حضور نے
 نمازی کے قتل سے منع کیا ہے پھر حضور
 نے آواز دی کون اسے قتل کرتا ہے
 حضرت عمر نے جواب دیا میں وہ
 مسجد کے اندر گئے تو اس وقت جو ان
 مسجد کی حالت میں تھا۔ وہ بھی اسے
 نماز پڑھتا دیکھ کر حضرت ابو بکر کی
 طرح واپس لوٹ آئے پھر حضور
 نے آواز دی کہ کون اسے قتل کرتا ہے
 حضرت علی نے جواب دیا۔ میں حضور
 نے فرمایا۔ تم اسے قتل کر دو گے
 بشرطیکہ وہ تمہیں مل جائے لیکن جب
 حضرت علی مسجد کے اندر داخل ہوئے

تو وہ چاچکا تھا حضور نے ارشاد فرمایا۔
 اگر تم اسے قتل کر دیتے تو میری امت

کے جملہ فتنہ پر وازوں میں سے یہ پہلا اور
 آخری شخص ثابت ہوتا۔ میری امت کے
 دو افراد بھی آپس میں کبھی نہیں لڑتے۔

فائدہ کا۔ اس طرح کے ملتے جلتے واقعات خصائص کبریٰ ص ۲۵۵ ج ۲ فتح الباقی
 ص ۲۶۲ ج ۱ اور حجة الله على العالمين ص ۵۵۵ میں بھی ہیں ان سب کا مفہوم ایک

تبصرہ از اویسی غفرلہ

واقعہ مذکورہ پر غور کیجئے کہ شخص مذکور شرعی احکام کا کتنا بڑا پابند تھا لیکن
 حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم اور آپ کے عشق و پیار سے بیکر
 خانی تھا اسی لئے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار متوجہ کرنے کے باوجود
 آپ نے اس کی جان پہچان سے انکار فرمادیا۔ اگرچہ باطنی طور پر آپ اس کے حالات
 سے پوری طرح واقف تھے۔ چنانچہ جب وہ شخص حاضر ہوا تو آپ نے فرما دیا
 کہ "انی لاری علی وجہہ سفحۃ من الشیطان" یعنی میں اس کے
 چہرے پر شیطانی وجہ دیکھتا ہوں اور اسے مخاطب ہو کر اس کے اندرونی مرض
 و بغض و دشمنی نبوت اکابرہ بھی دے دیا۔ چنانچہ اس کے ساتھ خطاب کے الفاظ
 مبارکہ یہ ہیں کہ اجعلت فی نفسك ان لیس فی القوم خیر منك فقال
 اللهم نعم یعنی کیا تو نے ابھی دل میں ہی سوچا کہ تجھ سے بہتر و برتر کوئی نہیں

اس کے منہ نکلا ہوا یہی خیال تھا

ناظرین! غور فرمائی کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی دعوت کتنی ہے کہ نہ جھپٹے ہوئے کے حالات سے یا خبریں بلکہ آپ ہر ایک کے اندر دنی معاملات کو بھی خوب جانتے ہیں اس کی مزید تفصیل فقیر کے رسالے علم غیب میں ہے۔

پھر غور کیجئے کہ اسی شخص کے اتنا بہت بڑے زہد و تقویٰ کے باوجود جلیلین امت کے غم میں نہ رہا رات روئے والے کریم رحیم شفیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور نہ صرف ایک بار بلکہ بار بار اور وہ بھی جلیں القدر صحابہ اور خلفائے راشدین جیسی شخصیات کو۔ پھر جب وہ قتل نہ ہو سکا تو افسوس فرماتے ہوئے فرمایا "اما واللہ لو قتلتم لکننا اولسہم و آخرہم ولما اختلفنا فی اصحابی الثنات یعنی اگر وہ قتل کیا جاتا تو طلاق پسند اللہ فساد کا یہی پہلا اور آخری مقتول ہوتا اور تا قیامت مذہبی جھگڑا اور اختلاف بھی دنیا سے اٹھ جاتا۔

اسی سے صرف ناظرین کرام کو سوچ بچار کی دعوت دیتا ہوں اور بس

مشتہ قمو نہ خسروارے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایسے گستاخوں کی کمی نہیں۔ ہر ایک کے واقعہ کہنے سے کتاب طویل ہو جائے گی چند نمونے کے طور پر واقعات لکھ دیئے ہیں اور ان کے زہد و تقویٰ اور علم و عمل اور پھر نبوت کی گستاخی بھی عرض کر دی ہے۔ انہیں شریعت اسلامی کی اصطلاح میں منافق کہا جاتا ہے ان کے تفصیل حالات کتاب الطین تا دیوبند دیکھئے ذیل میں ہم ان منافقین کے عقائد کی جھلک دکھاتے

انکار از علم رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ تفسیر خازن پارہ ۴ زیر آیت مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضْتُ عَلَى أَصْحَابِي فِي صُورِهَا فِي الظَّنِّ لَمَّا عَرَضْتُ عَلَى آدَمَ فَأَعَانَتْهُ مِنْ يَوْمٍ مِنْ بَنِي دَمَوْنَ يَكْفُرُ بِي فَبَلَغَ ذَلِكَ الْمُنَافِقِينَ فَأَلَوْا اسْتَشِيرُوا رُحْمَ مُحَمَّدٍ أَتَاهُ يَعْلَمُ مِنْ يَكْفُرُ مِنْكُمْ لَمْ يَخْلُقْ بَعْدُ وَتَحَنَّنَ مَعَهُ وَمَا يَعْرِفُنَا فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَامَ عَلَى الْمُنْشَبِ بِحَمْدِ اللَّهِ ذَا تُنْبِئُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَتَوَامٍ طَعَنُوا فِي عَامِي لَا تَسْأَلُونِي مَنْ شَيْءٍ فَيُنْبِئُ بِكُمْ وَيَبْنِي السَّاعَةَ إِلَّا أَنْتُمْ كُنْتُمْ بِهِمْ حُضُورًا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَمَا كَمْ هَمٌّ بِهَامِي أَمْتِ شَيْءٍ نَزَلِي گئی اپنی صورتوں میں تمہی میں جس طرح کہ حضرت آدم پر مٹی ہوئی تھی ہم کو بتا دیا گیا کہ ان ہم پر ایمان لاوے گا اور کون کفر کرے گا یہ خبر منافقین کو پہنچی۔ تو وہ ہنس کر کہنے لگے کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان کو لوگوں کی پیدائش سے پہلے ہی کافر و موس کی خبر ہو گئی ہم تو اس کے ساتھ ہیں اور ہم کو نہیں پہچانتے یہ خبر حضور علیہ السلام کو پہنچی تو آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا کہ تو مومن کا کیا حال ہے کہ ہمارے علم میں طعن کرتے ہیں۔

۲۔ اخراج البیهقی و ابو نعیم عن موسی بن عقبہ و عمرو بن العاصی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدم من عروۃ بنی المصطلق فلما کان قریباً للمدینۃ ما حجت ریح تکاد تدفن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشت هذه السریح موت منافق فلما قدمنا المدینۃ اذ هو قد مات فلما قدمنا المدینۃ اذ هو مات عظیم من عطاء المافقین هو رفاعۃ

نبی زید : فہمیت الراجح آخر انہار فجمع الناس ظہر
وفقدت راحلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بین الابل
فمن الرجال یلمسوها فقال رجل من المنافقین فی مجلس من
الانصار ابن محلاً (صلی اللہ علیہ وسلم) یجد ثنایا ہو اعظم من
ثبات الناقۃ اللہ یجد ثنایا اللہ یمکان راحلہ ثم قام المنافق
وترکهم فعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستمع الحدیث
قد حدثہ حدیثہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والمنافق لیسع ان رجلاً من المنافقین شمت ان ضلّت ناقته
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال افلا یجد ثنایا اللہ
بمکان ناقته وان اللہ اخبر فی بمکانہا ولا یعلم الغیب الا
اللہ وہی فی ا المقابل لکم وقد تعلق لزامہا شجر
فعدوا ایہا فجاءوا بیہا و قبل المنافق سرفیاً حتی اتی النضر
الذین قال عندہم ما قال فاذا ہم جلوس مکانہم لم یقم
احد منکم محمد افاخبرہ بالذی قلت قالوا اللہم لا
ولا قمنا من مجلسنا هذا بعد قال مانی وجدت عندہ
حدیثی وان کنت لقی شاع من شانہ فاشہد (رسول اللہ رحمة
علی العالمین ص) وتفسیر کبیر تحت آیت قل اکبت اعلم الغیب پارہ ۹ ج ۱۳
(ق) ناظرین کرام آپ مفسر ہیں یا ان کی تحریریں پڑھیں کہ آج کل یہی
دوبندی وہابی حضور مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لاعلمی ثابت کرنے کے
لئے ہر ممکن شدہ اونٹنی کا قصہ بڑے زور شور سے کرتے ہیں۔

احادیث نبویہ برائے نشانات پابندی بندہ

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سیکون فی امتی اخلاق و فریقۃ قوم یحسنون القیل و یشترکون
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں اخلاق و فریقۃ قوم ہوں گا جو اچھے کلمے میں ایک
ہونا مقدر ہو چکا ہے پس اس سلسلے میں ایک گروہ نکلتے گا جس کی باتیں بغاوت و طریب
دوستی ہوں گی لیکن کردار گمراہ کن اور خراب ہوگا۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن
قرآن ان کے حق کے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے پیر
شکار سے نکل جاتا ہے پھر دین کی حرمت واپس لے لیں انہیں نصیب نہ ہوگا یہاں تک کہ تیرا بچہ
کمان کی طرت ٹوٹ آئے۔ وہ اپنی طبیعت و سرشت کے لحاظ سے بدترین مخلوق ہوں گے
وہ لوگوں کو قرآن اور دین کی طرت ہلا دیں گے حالانکہ دین سے ان کا کچھ بھی تعلق نہ ہوگا۔
جو ان سے قتال کرے گا وہ خدا کا مقرب ترین بندہ ہوگا۔ صحابہ نے فرمایا ان کی خاموشی
پہچان کیا ہوگی یا رسول اللہ نے فرمایا نہ سر
منہ وانا۔

(مشکوٰۃ ص ۲۰۸)

(۲)

مذہب ذیل حدیث کی خصوصیت یہ ہے کہ اصل حدیث بیان کرنے سے پہلے حدیث کے راوی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ تم خدا کی آسمان سے زمین پر گر پڑنا میرے لئے آسان ہے لیکن حضور کی طرف سے کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا بہت مشکل ہے اس کے بعد اصل حدیث کا سلسلہ یوں شروع ہوتا ہے فرماتے ہیں کہ :

اِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُوْلُ سَیَخْرُجُ قَوْمٌ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ سَحَابَاتٍ اَبْیَضَ سَقْمَاءُ الْاِحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَلِیْلِ قَوْلِ الْبَرِیَّةِ لَا یَجَاوِزُ اَیْمَانُہُمْ حَتَّاجُوْہُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْمَدِیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الْوَصِیْہِ فَاَیْمَانُ لَقِیْتُمْہُمْ فَاَقْتُلُوْہُمْ فَاَن فِی قَتْلِہُمْ اَجْرًا لِّمَنْ قَتَلَہُمْ یَوْمَ الْقِیَمَةِ (بخاری ج ۲ ص ۲۲)

میں نے حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آخر زمانے میں نوعمر اور کم سمجھ لوگوں کی ایک جماعت نکلے گی۔ باتیں وہ بظاہر اچھی کہیں گے لیکن ایمان ان کے حلقے سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے نہیں تم انہیں جہاں پانا قتل کرونا کہ قیامت کے دن ان کے قاتل کے لئے بڑا اجر و ثواب ہے

(۳)

حضرت ابو نعیم نے علیہ میں حضرت ابو امامہ باہل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

سَیْکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دِیْدَانٌ الْقُرَاعُ فَمِنْ اَدْرَاکِ ذٰلِکَ الزَّمَانِ

آخر زمانے میں کیرے کوڑوں کی طرح ہر طرف تلے جھوٹ یڑیں گے پس تم

میدعوہ باللہ مسلم

یہ سننے پر شخص وہ زبانہ پائے تو اسے

چاہیے کہ وہ ان سے خدا کی پناہ مانگے

(حلیہ)

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ

اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سَقْمَاءُ

الْاِحْلَامُ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ بِالْسُنْتِہِمْ لَا یَجَاوِزُ تَدْرِیْمَہُمْ یَقْرَءُوْنَ مِنْ قَوْلِ الْخِیْرِ تِہِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْمَدِیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الْوَصِیْہِ فَمِنْ لَقِیْتُمْہُمْ فَلِیْقَتْلُوْہُمْ فَاَن فِی قَتْلِہُمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ عِنْدَ اللّٰهِ لِمَنْ قَتَلَہُمْ (کنز العمال ج ۳۴)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانے میں ایک قوم نکلے گی۔ چڑھتی جوانی والے عقل سے کوتاہ زبانوں سے قرآن پڑھیں گے۔ گے سے نیچے نہ اترے گا۔ قال قال رسول اللہ کی رٹ لگائیں گے۔ دین سے نکلے ہوں گے جیسا کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے تو جو شخص اس سے ملیں چاہیے کہ وہ ان کو قتل کر دے۔ یقیناً ان کے قتل کرنے میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجر عظیم ہے۔

(۴) دورِ حاضرہ میں وہابی دیوبندی مدعی ہیں کہ ہم قرآن کے قاری اور حافظ ہیں۔ لیکن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پورے حیلے معلوم ہونے کا حاقظ قرآن اور حدیث دان ہونا بھی محض جھوٹ بناوٹ اور کذب پر عمل ہے۔ اُمّرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے کہ ان کے ایسے جاہلوں سے بھیجیں ورنہ قیامت میں بچھٹانا کام نہ آئے گا۔

(۴)

سے بے بہرہ ہیں۔

(۶)

عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مَنْ يَطْلُعُ اللَّهُ إِذَا غَضِبْتُه أَيْتَمَتِ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا
 يَأْمَنُونَ إِلَّا مَنْ هُوَ مِنْ هَذِهِ فَيَنْتَهِى هَذَا قَرْمَا يَسْرُونَ الْقُرْآنَ لَا يَكُنْ مَدْحًا لِحَدِيثِهِمْ
 يَسْرُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَسْرُونَ السَّهْمَ مِنَ السَّرْمِيَةِ ثُمَّ لَا يَعُدُّونَ
 وَبِذَعُونَ أَهْلَ الْأَوْتَانِ لَكِنْ أَنَا أَذَرْتُهُمْ لَا قَتَلْتُهُمْ قَتْلَ عَادٍ

۳۳
۶

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین والوں پر امین بنا کر بھیجا ہے
 اگر میں خداوند کریم کا نافرماں ہوں تو فرمانبردار کون ہو گا۔ یہ منافقین مجھے امین نہیں سمجھتے۔ یقیناً
 اس آدمی کی نسب سے ایک قوم پیدا ہوگی جو قرآن کے قاری ہوں گے اور حجرے کے نیچے
 ایمان کی رقی نہ ہوگی دین سے نکل جائیں گے جیسا کہ تیرشکار سے پار ہو جاتا ہے یہ لوگ مسلمان
 کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو پھوڑ دیں گے اگر میں ان کے ساتھ ملاقات کروں تو ان کو
 ضرور قوم عاد کی طرح قتل کر دوں۔

(ف) مسلمان سوچیں کہ جب وہ بیچارے صوم و صلوٰۃ کے پابند اور قرآن مجید
 کے قاری اور حافظ اور اہل قلبہ ہوں گے پھر رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے
 ساتھ عادی جیسی گندی اور سرکش لڑائی جنگ و بیدار اور قتل و غارت کا کیا معنی

(۷)

إِنَّ مِنْ بَعْدِي مَنْ أُمِّيَتْ قَوْمٌ يَسْرُونَ الْقُرْآنَ لَا يَجَارِ رَحْلًا فَهُمْ
 يَسْتَلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَذْعُونَ أَهْلَ الْأَوْتَانِ يَسْرُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَسْرُونَ مِنَ السَّلَامِ كَمَا
 يَسْرُونَ السَّهْمَ مِنَ السَّرْمِيَةِ لَكِنْ أَنَا أَذَرْتُهُمْ لَا قَتَلْتُهُمْ قَتْلَ عَادٍ

عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يَجَارِ رَحْلًا فَهُمْ
 يَسْرُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَسْرُونَ السَّهْمَ مِنَ السَّرْمِيَةِ ثُمَّ لَا يَعُدُّونَ
 قِيَمَهُ حَتَّى يَبْعُدُوا السَّهْمَ إِلَى نَوَاقِمْ سَيِّئَاتِهِمَا الثَّانِي (كنز العمال ۳۳)
 ابو سعید ہذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ مشرق سے ایک قوم نکلے گی قرآن پڑھیں گے۔ گھلے سے نیچے نہ اترے گا
 دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیرشکار سے پھر وہ دین میں نہ آسکیں گے حتیٰ کہ
 تیر لاپس آسکے گا۔ ان کی خاص علامت سرمنڈانا ہے

(ف) دہائیوں نجدیوں دیوبندیوں کا سرمنڈانا ضرب المثل ہے۔ تمام دین پسند
 اس علامت سے اور ان علامت والوں سے خوب واقف ہیں۔

(۵)

عن مسهل بن حنفیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 يَخْرُجُ مِنَ الْمَشْرِقِ اقْتِطَاعُ مَخْلَعَتِهِمْ يَسْرُونَ الْقُرْآنَ
 بِالسَّهْمِ لَا يَعُدُّونَ قِيَمَهُ ثُمَّ يَسْرُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَسْرُونَ
 السَّهْمَ مِنَ السَّرْمِيَةِ (كنز العمال ۳۳)

سہل بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مشرق کی طرف سے قومیں
 نکلیں گی سرمنڈائی زبانوں سے قرآن پڑھیں گے۔ گھلے سے تجاوز نہ کرے گا۔ دین اسلام
 سے نکل جائیں گے جیسا کہ تیرشکار سے۔

(ف) تمام مسلمانوں کو معلوم ہے کہ دیوبندی و اہل جہاں بھمی ان کا شمار
 کیا ہے کہ سرمنڈے نظر آئیں گے اور قرآن خوانی تو گویا ان پر غم ہے۔ لیکن الحمد للہ دین

عن ابی سعید

(کنز الدلائل ص ۳۳)

ابو سعید ہذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت سے ایک قوم مجھے کی قرآن پڑھیں گے مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ بت پرستوں کو چھوڑیں گے۔ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے اگر مجھے ملیں تو میں ان کو ضرور قوم ماد کی طرح قتل کر دوں۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کلام سے ثابت ہوا کہ آپ نے مذکورہ علامات والے اخیر زمانے میں پیدا ہونے والے منافقین کے قتل کا حکم اسی لئے دیا کہ وہ لوگ مسلمانوں کے قتل کا حکم دیں گے بلکہ قتل کریں گے جیسا کہ نجدی نے سنیوں کا قتل عام کیا۔ اور وہابی دیوبندی بھی اسی شرارت میں کچھ کم نہیں ورنہ کم از کم نجدی کے اس گندے کارنامے پر سرور و مفرد و ضرور ہیں۔

(۸)

عن ابی ذر رافع بن عمر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اِنَّ نَاسًا مِّنْ اُمَّتِي سَيَمَآهُمُ الْخَلْقُ يُقْتَلُونَ وَالْغَرَّةَ اَنْتَ لَا يَجَاوِزُهَا
 فَيَسْلُكُهُمْ يَوْمَ تَوْتِنَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ السَّرْمِيَةِ
 ثَبَدًا لَا يَعُوذُونَ اِلَيْهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ (الحال ص ۳۳)

ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض لوگ میری امت سے ہیں جن کی خاص پہچان سرمیٹے سے ہوں گے وہ قرآن مجید پڑھیں گے (لیکن قرآن صرف زبان پر ہی رہے گا) قرآن کا اجر گئے سے نیچے ذاترے گا۔ دین سے وہ نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پھر دین کی طرف وہ لوٹ نہ سکیں گے وہ لوگ تمام مخلوق سے زیادہ فحشاء شرارتی ہوں گے۔

(ف) چنانچہ ازلیہ کندی جھگڑے اور فتنے اور فسادات کی جڑ کون ہیں۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مالی تقسیم فرما رہے تھے کہ ذوالخویصرہ اٹھ کھڑا ہوا اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جرات کر کے کہا۔ یا رسول اللہ اتق اللہ آئے خدا کا رسول خدا سے ڈر حضور علیہ السلام نے ناراضگی کا اظہار فرمایا وہ مجلس سے اٹھ گیا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ الاضر بعتقہ قال لا لعلمان يكون يُعَلِّي فقال خالد وكد من مصل يقول بلسانہ ما ليس في قلبہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابادت ہو تو میں اس خبیث کی گردن آڑا دوں حضور علیہ السلام نے فرمایا نہیں یہ نمازی آدمی ہے حضرت خالد نے عرض کی بہت سے بڑے نمازی ہوتے ہیں لیکن کچھ بے ایمان ہوتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا میں ظاہر پر عمل کرتا ہوں کسی کے اندر دنی حالات سے ہمارا واسطہ کیا۔ جب ذوالخویصرہ مجلس سے دور نکلا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا "انہ یخرج من خضعتی هذا قوم یتلون کتاب اللہ وطلبوا لایحیا ورحنا جہنم یرثون من الدین کما یورث المسکین من الرمیۃ واطنہ و قال لمن ادکتم لا قتلہم قتل شہود

(رواہ البخاری ص ۶۲)

یعنی اس ک نسل سے ایسی قوم پیدا ہوگی جو قرآن مجید کی تلاوت ایسے میٹھے لہجے میں پڑھیں گے کہ لوگ سن کر حیران ہوں گے لیکن ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے صحابی فرماتے ہیں میرے خیال میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ اگر زمانہ نبوت میں ہوتے تو میں انہیں شہود کی قوم کی طرح جنگ کرتا

(۱۰)

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اِنَّ نَاسًا مِّنْ اُمَّتِي سَيَمَآهُمُ الْخَلْقُ يُقْتَلُونَ الْقُرْآنَ لَا يَجَاوِزُ
 خُلُوْفَهُمْ يَوْمَ تَوْتِنَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ السَّرْمِيَةِ هُمْ

شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ (۱۱) (کنز العمال ج ۳)

ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض لوگ میری امت سے جن کا خاص نشان سرمنڈا ہوگا قرآن پڑھیں گے ان کے حجروں سے نیچے نہ ہوگا دین سے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے وہ خداوند کریم کی تمام مخلوق سے شرارتی ہوں گے اور قطرۂ شرارتی ہوں گے (ف) پیار سے بھائیو! ہمارے نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو چند افراد سے متنبہ فرمایا کیونکہ اس فرقے کا دعویٰ اسلامی ہوگا لیکن وہ اسلام سے خارج ہوں گے جن کی خاص علامات بھی بیان فرمادیں۔
۱۔ اس فرقے کی اکثریت کے سرمنڈے ہوں گے۔

۲۔ ان کا اسلامی شغل یہ ہوگا کہ وہ قرآن کریم کے درس و تدریس کا کام زیادہ کریں گے۔

۳۔ ہر وقت ان کا فطری پیشہ مسلمانوں میں شرارتیں کھڑی کرنا ہوگا۔ یعنی اس فرقے کا بچہ اور بوڑھا جوان شرارتی ہوں گے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے نہیں بیٹھنے دیں گے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ فتنۂ قتل و فتنارت سے بھی زیادہ سخت ہے۔

(۱۲)

قَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يَسْخَرُ مِنْ فِتْنَةِ الْخِيَارِ قَوْمٌ أَحَدَاتُ الْأَسْنَانِ سَفَهَاءُ الْأَحْلَامِ
يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَقْسِرُونَ الْقُرْآنَ لِأَجْبَارٍ وَرُحْنَا
جَرَهُمْ بِمَنْ قَوْلٍ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَسْرِقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ
فَإِذَا لَقِيَهِمْ هَمٌّ فَاقْتَلَوْهُ هَمٌّ فَإِنْ فِي قِتْلِهِمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ

لَيْسَ الْفِتْنَةُ (۱۳) (رداۃ البحاری ج ۱ کنز العمال ج ۳)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اخیر زمانے میں ایک قوم صلعے کی چڑھتی جوانی والے بے وقوف حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کریں گے قرآن بھی پڑھیں گے ان کے حجروں سے قرآن نیچے نہ اترے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے جان بے تماری طاقات ہوان کو قتل کر دو اس لئے کہ ان کے قتل کرنے میں خداوند کریم کے نزدیک اتنا ثواب ہے جیسا کہ اس نے قیامت تک کفر کو قتل کیا۔

اس حدیث میں بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی قوم کا ذکر فرمایا جن کا حلیہ ہمارا اپنی پیاری امت کو خبردار فرمایا کہ بظاہر وہ اچھے نظر آئیں گے لیکن ان کی سازش سے بچ جانا اور ان کی خاص خاص علامتیں بیان فرمائیں۔

۱۔ چڑھتی جوانی والے ہوں گے۔

۲۔ عقل سے کورے ہوں گے۔

۳۔ بات بات پر حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیں گے۔

۴۔ قرآن پڑھنے والے حافظ و فاری ہوں گے۔

۵۔ دین اسلام سے خارج ہوں گے یعنی اسلام کو محض ایک سیاسی فائدے کی غرض سے استعمال کریں گے۔

۶۔ قرآن کریم کے مخالفت ہوں گے اسی لئے وہ بانی دیوبندی لولہ کے نزدیک قرآن کریم کا کوئی احترام نہیں۔ قرآن کریم کو جلا دیتے اور چٹائیوں پر رکھ دیتے ہیں قرآن کریم کی طرف پاؤں پھیلا دیتے ہیں قرآن کریم کے ہر حکم کی تاویل کرتے ہیں۔

۷۔ ان کی مزا صرف قتل ہی ہوگی۔ لیکن یہ صرف حکومت و قتل کا کام ہے عوام کو یہ حکم عام نہیں۔

(۱۳)

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
يَا بَنِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ هُمْ خَدَّ شَاخِ الْأَسْنَانِ سَفَهَاءُ الْأَخْلَامِ
يَقُولُونَ مِنْ قَوْلٍ خَيْرٍ لِّبَرِيَّةٍ يَكْفُرُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَجْرُقُونَ لَبَنَهُمْ
مِنَ السَّرْمِيَةِ لَا يَجَاوِزُونَ إِلَيْهَا لَنَهُمْ حَتَّى يَجِدَهُمْ مَا يَسْتَأْذِنُونَهُمْ فَاقْتُلُوا
هُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لَكُمْ فَتَكَلَّمُوا يَوْمَ الْقِيَمَةِ (کنز العمال ص ۳۴)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ آخر زمانے میں ایک قوم آئے گی جوڑھتی جوانی والے بے عقل ہوں گے بات
کریں گے تو کہیں گے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اسلام سے مکمل
تجانیں گے جیسا کہ تیر شکار سے مکمل جانا ہے۔ ان کا ایمان بکے سے اوپر ہی رہے گا نیچے یعنی
دل میں ایمان کا ذرہ نہ ہوگا جہاں تم ان کو ملو قتل کرو کیونکہ ان کے قتل کرنے
میں اتنا ثواب ہے جیسا کہ کسی نے قیامت تک کے کفار کو قتل کر دیا۔

(۱۴)

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
يُخْرِجُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ يَفْسَرُونَ الْقُرْآنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَّا قِرَاءَةٌ
تَهُمُ بِشَيْءٍ وَلَا مَسْلُوكٌ إِلَى صَلَواتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَّا صِيَامٌ
بِشَيْءٍ يَفْسَرُونَ الْقُرْآنَ مُحْسِلُونَ اللَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تَجَاوِزُ
صَلَاةُكُمْ شَرًّا فِيهِمْ يَكْفُرُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَجْرُقُ اللَّبَنُ
مِنَ السَّرْمِيَةِ تَوَلَّيْتُمُ الْبَيْتِ الَّذِينَ يَفْسَرُونَ نَهْمًا مَا قَضَى اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَلَى
لِبَابٍ عَلَيْهِمْ لَا تَكَلُّوا عَنِ الْعِلِّ وَآيَةُ ذَٰلِكَ أَنَّ فِيهِمْ
رَجُلًا لَهُ عَصَا لَيْسَ فِيهِ ذِرَاعٌ عَلَى رَأْسِ عَصَا مِثْلُ حُلَّةٍ

الشَّيْءُ عَلَيْهِ شَعْرَاتٌ بَيْضٌ (کنز العمال ص ۳۴)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میری امت میں ایک قوم نکلے گی قرآن پڑھیں گے تمہارا قرآن پڑھنا ان کے
مقابلے میں کچھ نہ ہوگا اور نمازی ہوں گے۔ تمہاری نمازیں ان کے مقابلے میں کچھ نہ
ہوں گی اور وہ روزے دار بھی ہوں گے تمہارے روزے ان کے مقابلے میں
کچھ نہ ہوں گے قرآن پڑھیں گے تو معلوم ہوگا کہ خدا انہی کا ہے اور قرآن انہی پر
نازل ہوا ہے ان کی نماز کا اثر جہنم سے نیچے نہ ہوگا۔ دین اسلام سے مکمل جانیں
گے جیسا کہ تیر شکار سے مکمل جانا ہے جو اسلامی لشکروں سے مقابلہ کرے گا
اپنے نبی کی زبان پر وہ فیصلہ نہ کریں گے عمل سے تم سستی ذکرنا اس کا نشان خاص یہ
ہے کہ ان میں ایک آدمی ہوگا جس کا بازو تو ہوگا لیکن خشک بے جان اس کے بازو
کے سرے پر لٹکانے کے طرح سفید بال ہوں گے۔

(ف) اس حدیث شریف میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقہ دیوبند پر واپس
کی خاص علامات کا ذکر فرمایا۔

۱۔ کہ وہ قرآن مجید کے قاری اور حافظ ایسے ہوں گے کہ سب مسلمانوں سے
اعلیٰ قرآن پڑھیں گے۔

۲۔ وہ لوگ نمازی ہوں گے اور وہ ایسی نمازیں پڑھیں گے لمبی لمبی اور بہترین
کہ مسلمانوں کی نمازیں ان کے مقابلے میں کچھ وقعت نہ رکھتی محسوس ہوں گی۔

۳۔ وہ ایسے روزوں کے بہت بڑے پابند ہوں گے یعنی عوام ان کی عبادت
پر رشک کریں گے۔

۴۔ ان کی نماز و روزہ و دیگر عبادات بظاہر بہتر اور اعلیٰ ہوں گے لیکن
ان کے دل کھوئے اور عبادات کی حقیقت سے یکسر محروم ہوں گے۔

(د) باوجود تمازیٰ روزے دار قرآن کے حافظ اور قاری اور عبادت کی کثرت کے اسلام سے خارج ہوں گے یعنی اسلام میں داخل ہو کر مکمل جائیں گے امت میں شامل نہ ہوں گے (۶) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور علامت بیان فرمائی کہ اس فرقہ میں ایک آدمی ایسا ہوگا یعنی وہ سب سے خطرناک ہوگا ایک بازو اس کا بے حس خشک ہوگا جس کے سرے پر پستان کے سرے کی طرح ایک سفید بالوں والا داد ہوگا اور وہ شخص وہابیوں دیوبندیوں کے صوبائی فرقہ یعنی خارجیوں میں پایا گیا اس کی تفصیل آنے والے اوراق میں ملاحظہ فرمائیے۔

(۱۵)

وكان ابن عباس يراهم شرا من خلق الله وقال انهم انظروا الى آيات نزلت في الكفار فجعلوها على المؤمنين رواها البخاري باب فضل الخوارج ج ۲

حضرت ابن عمر خارجیوں کو بدترین مخلوق سمجھتے تھے اور فرماتے کہ خارجیوں کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ آیات جبروت کے حق میں نازل ہوتی ہیں یہ لوگ اہل ایمان پر چسپاں کرتے ہیں۔

(ف) یہ دیوبندیوں وہابیوں کے دادے خارجی تافرن غور فرمائیں کہ اب کون لوگ بتوں کی آیات انبیاء عظام و اولیاء کرام پر چسپاں کرتے ہیں تفصیل آتی ہے (۱۶)

حضرت الامام العلامة بدر المون عینی المتوفی ۵۵۵ھ شارح بخاری عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۲۴ مطبوع مصر میں تحریر فرماتے ہیں کہ جاء في الحديث انه قال في الخوارج سيماهم التسبيد وهو حلق الشارب من امت اصله "حديث شريف في خارجیوں کی علامت بتائی گئی ہے کہ مونچھیں مونڈنا ان کا شعار ہوگا اس کی تفصیل آئندہ اوراق میں دیکھیے۔

(ف) "التسبيد اى باليس والذال المسهلتهات بينهما الباء الموحدة حال ابن الاثير معناه الحاق واستيصال الشعر" یعنی تسبید مصدر ہے جس میں لفظ بین کے بعد ذال ہی اور ان کے درمیان باء موحدة ہے یعنی بال مونڈنا اور بالوں کو جڑ سے اکھیرنا

اس کے بعد موصوف اس حدیث کی توثیق و تائید میں دوسری حدیث لکھتے ہیں کہ بدل علی صحتہ حدیث آخر "یعنی حدیث مذکور کے معنی مخصوص کی صحت پر دوسری حدیث تائید کرتی ہے۔

وہ یہ ہے کہ "ستکما هم التخلیق والتسبيد" خارجیوں کی ایک علامت تخلیق اور دوسری تسبید ہے ان دونوں کا مطلب فقیر نے عرض کر دیا ہے۔

اہل اسلام از شرق تا غرب تاقیامت کا الی چاروں مذہبوں پر اتفاق ہو گیا۔ جو ان چاروں سے نکلا اسے باطنی اور خارجی قرار دیا بفضل تعالیٰ جب سے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر عمل پیرا رہی مگر اسی سے محض نظر رہی اس لئے ان چاروں مذہب سے علیحدگی پر عوام و خواص کی نظروں میں وہ شخص بد مذہب سمجھا جاتا پھر وہ علیحدہ مستقل مذہب اختیار نہ کر سکتا تھا۔ اسے یا رافضیوں میں بیٹھنا پڑتا یا خارجیوں میں۔

اب آپ سوچئے کہ مونچھیں منڈوانا ہمارے دور میں کس فرقہ کا کام ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ دھندلا وہابیوں دیوبندیوں نے کیا نوا ہے تفصیل آگے آتی ہے۔ اور ایسی موضوع پر فقیر کا ایک رسالہ

"نصرة الملام في سبيل الملة" ہے اس کا مطالعہ کیجئے۔

(۱) حضرت حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے فرمایا ہے کہ سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حاضر تھا اتنے میں ایک شخص آیا جس کے چہرہ پر سجدہ کا داغ مختار تھ

رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لقد افسد هذا وجهه اما
والله ما هي اليها التي سمى الله
ولقد صليت على وجهي منذ ثمانين
سنة ما اثر السجود

رواه الطهرانی فی المعجم الکبیر والبیہقی فی سننہ

بے شک اس شخص نے اپنا چہرہ بگاڑ لیا
سننے ہو خدا کی قسم یہ وہ نشانی نہیں جس
کا ذکر قرآن مجید کیا ہے میں اسی برس سے
نماز پڑھتا ہوں میرے ماتھے پر داغ نہیں

(۲) من مجاہد فی قوله تعالى
سيماهم في وجههم من اثر السجود
قال هو الحشر فقلت هو اثر السجود
فقال انه يكون بين عينيه مثل
وكبتا العنز وهو كما شاء الله
رواه ابن جرير وغيره

امام مجاہد نے فرمایا اس نشانی سے مراد خشر
ہے میں نے کہا بلکہ داغ جو سجدے سے
پڑتا ہے فرمایا ایک کے ماتھے پر اتنا بڑا
داغ ہوتا ہے جیسے بکری کا گھٹنا اور
وہ باطل میں ویسا ہے جیسے اس کے لئے
خدائی مشیت ہوتی یعنی یہ وجہ تو منافق
بھی ڈال سکتا ہے

یہ نشان سجدہ جو بعض ریاکار اپنے ماتھے
پر بنا لیتے ہیں یہ اس نشانی سے نہیں
بلکہ یہ خارجیوں کی نشانی ہے

(۳) قال البقاعي ولا يظن ان
من اليها ما ينعنه بعض المرائيين
من اثر هياكة سجود في جهته
فان ذلك من سيما الخوارج

کذا فی تفسیر الشریعینی والفتوحات السلیمانیہ

(۴) عن ابن عباس عن النبي
صلی اللہ علیہ وسلم انه قال لا
يغضب الرجل وادكر هذا الاية
یہ روایت حضرت ابن عباس سے مرفوعاً
مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ میں اس آدمی کا دشمن ہوں

بین عینیه اثر السجود

(۵) عن النبي صلى الله عليه
وسلم لا تغلبوا صواكم

اور اس سے کراہت کرتا ہوں جبکہ
اس کے ماتھے پر سجدہ کا اثر دیکھتا ہوں
حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اپنی صورتیں داغی نہ کرو

(۶) عن ابن عمر رضي الله
تعالى عنهما انه رأى رجلاً قد
اثر في وجهه السجود فقال
انه صورة وجهك انك فلا
تغلب وجهك ولا تشن صدورك
كلها عن فتاوى اقرع
ص ۵۶-۵۷

(خاندک) ان روایات کی تصریحات و اشارات سے واضح ہوا کہ ماتھے پر
سیاہ داغ خارجیوں کی علامت ہے اور آج کل ایسے داغ بکثرت دہلیویوں دیوبندیوں
میں پائے جاتے ہیں مزید بصرہ آگے پڑھئے

تصویر کا دو معنی
حضرت عثمان و علی رضی اللہ عنہما بدعتی و مشرک (معاذ اللہ)

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد عثمان غنی رضی اللہ عنہ میلان
لوگوں نے سر اٹھایا اور اسلامی دعوای کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت کو
مشرک اور بدعتی کہا اور انہیں شہید کرنے والے بھی یہی لوگ تھے اگرچہ ان کا لقب
خارجی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پڑا اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
ساتھ بغاوت کی انہیں بھی مشرک و بدعتی کہا اس کی تفصیل فقیر نے ابلیس تا دیوبند

میں لکھی ہے۔

جس طرح اب یہ یقین ہے کہ احادیث مذکورہ بالا کے بیان کردہ علامات کا معیار نجدی۔ وہابی۔ دیوبندی ہیں ایسے ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم بھی اپنے دور کے خارجیوں کو نہ صرف ایسا سمجھتے بلکہ اپنے یاروں۔ دوستوں کو مشاہدہ کرا دیا۔ چنانچہ انھیں کیری ص ۱۴۸ میں حضرت امام جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے ذوالحجہ بعصرہ والی کی حدیث نقل کر کے آخر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خارجیوں کی جنگ کا ذکر تحریر فرمایا اور لکھا کہ اس جنگ میں وہی شخص مقتول پایا گیا جس کے متعلق حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سال پہلے علامات بتائے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس مقتول کی لاش حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خدمت میں لائی گئی آپ نے مجھ سے پوچھا کہ ایک یعرث ہذا ۱۴۸ تم میں سے کون اسے پہچانتا ہے ایک شخص نے عرض کی ہذا احرقوص وامہا ۱۴۸۔ اس کا نام حرقوص ہے اس کے باپ کا نام کسی کو نہیں اس کی ماں زہدہ اور یہاں موجود ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو بلوا کر پوچھا تمہیں ہذا ۱۴۸ حرقوص کا باپ کون ہے اس نے عرض کی ۱۴۸ ما ادری الا انی کنت فی الجاہلیۃ ارضی عما بالہا بذلک ففشیخی شئ کسبہ الظلمۃ فمخلت منہ فولدت ہذا ۱۴۸

(نصاً نص کبیری ص ۱۴۸) وحجتہ اللہ علی العالمین ص ۵۵ فتح الباری شامح بخاری ص ۲۲ یعنی مجھے اس کے متعلق اور کچھ معلوم نہیں میں زمانہ جاہلیت میں ربزہ پر بکریاں چراہی تھی کسی کالی سیاہ شکل نے میرے ساتھ جماع کر لیا یہ حرقوص اسی کا حمل ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ گستاخ نبوت اور ولایت کا بے ادب و لدا الحرام ہوتا ہے اس کی تصدیق قرآن مجید سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے ایک نبوت کے گستاخ کے بارے میں فرمایا

ولا یقطع کل حلاف ۱۴۸ ہما ذی شہاء ۱۴۸
نہیم مناع للخیر معتدا ۱۴۸ یتیم عقل ۱۴۸
اعد ذلک نہیم ۱۴۸
(سودۃ انعام پارہ ۲۳)

بعلانی سے بڑا روکنے والا اعد سے بڑھنے والا گنہگار درشت خواں کے بعد ولدا الحرام کا یقین ہو گیا اس نے اپنی ماں سے تصدیق کرائی۔ بے ادب کی ماں نے اعتراض کیا کہ واقعی نبوت کا گستاخ ولدا الحرام ہے تفاسیر میں مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جاکر کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے حق میں دس بائیں فرمائی ہیں تو کہ تو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات اصل میں خطا ہونے کی اس کا حال مجھے معلوم نہیں یا تو مجھے پچ پچ بتا دے ورنہ میں تیری گردن مار دوں گا، اس پر اس کی ماں نے کہا کہ باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مر جائے گا تو اس کا مال میرے جائیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بلایا تو اس سے ہے۔

(تجربہ شرط ہے)

نیر الہی غفرلہ نے تجسس کیا کہ جو بھی حق مذہب مذہب اہلسنت کو ترک کر کے یا دوسرے کی بدعت کو اختیار کرتا ہے تو وہ ظالم ولدا لہ نایا ولدا الحرام ضرور ہوتا ہے۔ (نائدہ) ظاہر ہے کہ ولدا لہ نایا تو وہ ہے جو اپنے باپ کا مذہب اور ولدا الحرام نہ ہے جو بہر تو اپنے باپ کا لیکن اس کے والد سے یہ غلطی ہوئی پہلے جماع کے بغیر یا دوسرے کے بغیر دوبارہ جماع کر لیا اس سے نطفہ ٹھہرا تو وہ ولدا الحرام ہے۔ (نائدہ) بہت سے اعلیٰ خاندان کے لوگ بد مذہب ہو جاتے ہیں اس کی اکثر اصل وجہ

بھی ہوتی ہے (اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب)

فاطمہ کرام

گذشتہ اوراتی میں فقیر نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس کے گستاخوں اور بے ادبوں کے علامات اور نشانات صحاح ستہ کے مستند روایات عرض کئے ہیں اور ان روایات میں نہایت واضح اور غیر مبہم الفاظ میں نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ نبوت کے بعد بھی ایسے گستاخ اور بے ادب پیدا ہوں گے ان میں اسلامی روایات نہ صرف یہی ہوں گے بلکہ امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں دین اسلام کے سچے اور پکے ٹھیکیدار بنے پھریں گے۔ فقیر اسی غفرلہ نے ان روایات کو مستزکت احادیث سے لکھا ہے۔ اب ان علامات و نشانات پر تبصرہ کرتا ہے۔

خلاصہ علامات

- ۱۔ علم غیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر خصوصیت سے اعتراض کرنا۔
- ۲۔ نبی اکرم دیگر انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کی بے ادبی اور گستاخی کرتے ہیں میرا دل رہی گے۔
- ۳۔ مبتقی پر ہیز گار۔ خدا ترس شریعت پر عمل کرنے والے کہ خلاف شرع سروسو فرقہ آئے۔
- ۴۔ قرآن خوان اور بہترین قرأت کے حامل کہ زمانہ ان کی قرآن خوانی اور قرأت کا امام ہائے۔
- ۵۔ روزے اور نمازی میں اللہ بظاہر خشوع و خضوع سے معمور کہ دوسرے نمازی اپنی نمازوں اور روزوں کو لاشعے سمجھیں لیکن حقیقت سے کوسوں دور۔
- ۶۔ بہت بڑی بڑی شخصیتوں کو دینی معاملات گستاخانہ طریق سے بر ملا ٹوکن۔

داڑھی کا ٹھیکہ صرف انہوں نے اٹھایا ہوگا۔

- ۷۔ ماتھا اُبھرا ہوا تاکہ سجدہ کی رگڑ سے کلاسیا ہوں کر داغا ہوا محسوس ہو۔
- ۸۔ رخسار کی دونوں طرفیں پھولی ہوئی تاکہ پیٹ پر جا پڑا صبح اور روشن دلیل ہو۔
- ۹۔ آنکھیں وحشی ہوئی تاکہ پیٹ پرستی اور نفس پروری کے آثار اظہار میں آئیں ہوں۔
- ۱۰۔ سر کے بالوں کے دشمن تاکہ صفائی کے بعد ان کے سر شلیم نہ ہو کہ دوسرے مسلمانوں سے نمایاں ہو جائیں۔
- ۱۱۔ چادریں موٹی نیڈلی سے نیچے سے گزرنہ کر سکیں تاکہ عوام کا اعتقاد بڑھے کہ بس یہی لوگ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے تابعدار ہیں اور باقی لوگ گمراہ۔
- ۱۲۔ انگوٹھیں چٹ صفائے کے ہوں کہ اگر کشتی کا پتہ کہا جائے تو خالی از موزونیت نہ ہوگا۔
- ۱۳۔ ماتھے پر سیاہ داغ۔
- ۱۴۔ بتوں کی آریست انبیاء عظام و اولیاء کرام پر چسپاں کریں گے۔
- ۱۵۔ ان کی پارٹی میں اکثر چھوکرے اکٹھے جوانی والے ہوں گے۔
- ۱۶۔ پیرلے درجے کے غبی (ضدی) ہوں گے۔
- ۱۷۔ جھگڑا لول یعنی شرارت اور فسادان پر ختم ہوگا یعنی تدبیر جھگڑے اور شرارتوں سے بہت زیادہ سرنزد ہوگی۔
- ۱۸۔ دین کے درد کا نہ صروت دم بھرتے ہوں گے بلکہ جان دینے کو تیار ہو جائیں گے اگرچہ نبی علیہ السلام کا بھی مقابلہ کرنا پڑے۔
- ۱۹۔ بھجوں دیگرے نیست کے مرض میں مبتلا ہوں گے۔
- ۲۰۔ بات بات پر حدیث شریف پڑھیں گے اور برچھوٹے بڑے مسئلہ کیلئے

حدیث کا مطالبہ کریں گے۔

۲۱: دین اسلام کے ٹھیکدار ہونے کے باوجود دین سے خارجی اغراض، مقاصد کے طالب ہوں گے مثلاً دین و اسلام کو اپنی سیاسی اغراض و مقاصد پر استعمال کریں گے۔

۲۲: باوجود قرآن کے خدام ہونے کے ان میں قرآن مجید کا ذرہ برابر قدر اور عزت و احترام نہ ہوگا۔

۲۳: قرآن مجید کے آیات کی اپنے مقاصد اور خواہشات کے مطابق تاویل کریں گے۔

۲۴: بغاوتیں مٹھیں یا تیں اور خوش اخلاقی کے جسے لیکن اندر سے مسلمانوں کے بعض و کینہ سے جبریل ہوں گے۔

۲۵: بت کے پجاریوں کے حامی اور مسلمانوں کے دشمن ہوں گے۔

بھدہ تعالیٰ یہ صفات من حیث الجماعت خارجیوں نجدیوں اور وہابیوں دیوبندیوں میں پائی جاتی ہیں۔

وہابیوں دیوبندیوں کی علامات

فقیر اویسی غفرلہ کا تبصرہ

تمہید

(۱) نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو ہر مذہب سے بچ رہنے کی وصیت فرمائی لیکن خارجیوں وہابیوں دیوبندیوں سے نہ صرف

پہنے کی تلقین فرمائی بلکہ ان کا علمی عمل نقشہ کھینچ کر گویا امت کے ایک ایک فرد کو خارجی (وہابی۔ دیوبندی) ٹولہ کی تصویر (فوٹو) ہاتھ میں پکڑادی تاکہ قیامت میں کسی کو ان سے ملے خبری اور جہالت کا عذر نہ ہو فقیر اویسی ان علامات اور نشانات کو تبصرہ کرتا ہے تاکہ دور حاضرہ کو آنے والی فتنوں کے مسلمان ان مذہبی بہروہوں سے بچ سکیں۔ کیونکہ وہ جال میں کھسکا ساتھ دینے والے بھی یہی لوگ ہوں گے۔

(ازالہ فوہیات قبل از تبصرہ)

(۲) یاد رہے کہ یہ علامات بحیثیت جماعت کے بیان کئے جائیں گے۔ اگر کسی فرد میں یہ علامات نہ ہوں تو بھی کوئی ہرج نہیں یا بعض ایسے علامات ہمارے بعض اہل سنت میں پائے جاتے ہیں۔

ہمارے اہل سنت کو بعض وہابی دیوبندی دھوکہ میں ڈالتے ہیں کہ یہ علامات ہمارے فلاح صاحب میں نہیں یہ کہہ دیتے ہیں فلاح علامات ہمارے فلاح صاحب میں بھی پائے جاتے ہیں۔

(۳)

ان علامات کے سلسلہ رسول ہونے میں شک نہیں لیکن جب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خارجیوں (وہابیوں دیوبندیوں) کی علامات بتائی ہیں تو ہم ان علامات کو من حیث الجماعت خارجیوں وہابیوں دیوبندیوں کے لئے مانیں گے۔ اور من حیث السنۃ شریعت تصور کریں گے اور کہیں گے کہ واقعی کام اچھا ہے لیکن بد عقیدہ عامل کا انجام بُرا جیسے مشرکین عرب ملوانت کعبہ معتکہ کے عامل بھی تھے اور لبیک لبیک بھی پکارتے تھے لیکن تھے جہنمی۔

اس کا مزید توضیح یوں ہے کہ جیسے انسان کی عرضیات سے تعریف کی جاتی ہے۔

(۴)

فقیر نے مذکورہ بالا علامات جس قدر بیان کی ہیں یہ ہر زمانے تا دجال اسی خارجی ٹولہ کی شاخوں کے مختلف اطوار و احوال میں ضرور ملیں گی علما یا عملاً ظاہراً یا باطناً جیسا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اندس میں منافقین انہی علامات سے پہچانے جاتے تھے پھر خلافت راشدہ کے آخری احوال میں اگرچہ ان کا نام بدل گیا لیکن علامات کا نشان نہ بدلا یہ ضروری نہیں وہ تمام علامات ہر دور کے خارجیوں میں ہوں اور نہ ہی ان کے اطوار ہر زمانہ میں برابر رہتے ہیں بلکہ یہ گزشتہ کی طرح بدلتے تو رہتے ہیں لیکن اپنی عادات پر مجبور ہو کر ان میں سے بعض علامات و نشانات سے نمایاں ضرور ہو جاتے ہیں۔ مزید توضیح فقیر کی کتاب "پلیس تا دیوبند" میں دیکھئے۔

معجز کا قرآن اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جب منافقین نے حضور علیہ السلام سے علم غیب کا انکار کیا اس وقت حکمِ حق سے عیناً اجنبیت سے انطیب نازل فرما کر قیامت تک گستاخوں اور عاشقوں کو ملحدہ علیحدہ کر دیا یہاں تک کہ ہر حکومت و وقت کی بہت بڑی جہد و جہد کے باوجود بھی وہابیوں کی کبھی بچا نہیں ہوئے اور نہ ہی قیامت اکٹھے ہو سکتے ہیں (ان شاء اللہ تعالیٰ) البتہ ہمارے ہمارے قوم کے لوگ وہ کسی لائق اور طبعِ حرص دنیا و خواہشاتِ نفسانیہ میں پھنسکر یا وقتی ضرورت کے پیش نظر کسی وقت جمع ہو گئے تو عارضی امور کو حقیقتِ الہیہ نہیں کہتا سکتا

دیوبندیوں و وہابیوں کی نشانیوں کی

بلا ترتیب تفصیل

اگرچہ فقیر کے مذکورہ بالا مضامین سے اہل فہم نے یقین کر لیا کہ عیب کی

تجربہ دینے والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی تمام علامات دیوبندیوں و وہابیوں پر نہ آئی ہیں لیکن پھر بھی بعض ظنی المزاج یا غیرت سے دور ہونے والے انسان کو مزید تسلی دلانے کے لئے چند ایک علامات پر تبصرہ ضروری ہے جسے فقیر اویسی غفرلہ مندرجہ مضمون میں پیش کرنے کی جرأت کر رہا ہے۔

جاننا چاہیے کہ انسان دو طرح ہیں اہل علم اور بے علم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دونوں حضرات کو دونوں طرح کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں اہل علم حضرات کو علمی اور عوام صاحبان کو وہابیوں دیوبندیوں کی علامات جماعتی ظاہری حسی بتائیں تاکہ تشبیہ کے بود مانند دیدہ پیر عمل ہو فقیر رب سے پہلے وہابیوں کی جہانِ ظاہری حسی علامات پر تبصرہ کرتا ہے پھر علمی تاکہ امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آخری حجت قائم ہو۔

(سرمنڈانا)

(۱) سیما ہم التحلیق

اوپر کا جملہ حدیثِ پاک صحاح ستہ کا ہے مک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک چلے جاتیں۔ آپ کو نجدیوں۔ دیوبندیوں وہابیوں کی جماعتوں کے ہر بڑے سرفہرے سے چھوٹے ملانے اور عوام تک سے مشابہ ہوگا۔ غیر متقلدوں میں اکثر اور دیوبندیوں میں قلیل کی عام عادت یہ گئی ہے کہ سروں کو رنگا رکھیں بلکہ غیر متقلدین نے قرآن نمازیں بھی الزاماً ننگے سر پڑھنی شروع کر دی ہیں۔

معجز کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ بھی ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ ان لوگوں کے سروں سے پگڑیاں اتار لیں تاکہ بھولی بھالی امت آپ کی بتائی ہوئی نشانی کو دیکھ کر یقین کریں کہ یہ وہی ہیں پرانے شکار کی جو نئے جال سے کراہت مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کو بہکانے کے لئے نئے روپ دھاگوں پہرتے ہیں۔

سنت نبوی یا نجدی

دیوبندی وہابی ٹولے کا ہر فرد سرسوند نے پر فخر و ناز کے طور کہتا ہے کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے سرسندا تے ہیں یہ ان کا بہانہ ہے ورنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائنا سر کے بال رکھنا ہے صرف حج کے موقع پر بوجہ ضرورت بال مبارک کوٹائے گئے۔ اور اس میں بھی ایک طرف اپنی امت کے لئے صورت جواز پیدا کرنا مطلوب تھا دوسری طرف یہ ظاہر کرنا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانے تڑپ رکھتے ہیں کہ آپ کا صرف ایک بال مبارک کوئین کی عزت و عظمت اور قدر و قیمت کو قربان کیا جائے تو بھی حق نہیں ہو سکتا۔ آپ کے اس طریقہ کار کو اصطلاح شریعت میں سنت نہیں کہا جاسکتا۔ اس لئے کہ سنت یہ ہے کہ جس فعل پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے التزام فرمایا ہو۔ البتہ سرسوندانے کو شعار بنالینا بدعت سیئہ کا ارتکاب سب سے پہلے محمد بن عبد الوہاب نجدی نے کیا چنانچہ تصدیق کے لئے عرب کی مستند تاریخ الفتر مات الاسلامیہ کے مصنف کا یہ بیان پڑھ لیجئے۔

سینما هم التخلیق تصریح یہذا حضور علیہ السلوۃ والسلام کا یہ فرمان کہ ان کی خاص نشانی سرسندا تا ہے یہ نجدی گروہ کے حق میں بالکل صراحت ہے کیونکہ یہی لوگ اپنے متبعین کو سرسندانے کی ہدایت کرتے ہیں سرکار کی بتائی ہوئی یہ نشانی خواج اور گدشتہ بدین فرقوں میں سے کسی فرقے کے اندر موجود نہیں تھی یہ شعار تفرقة و ہابیہ نجدیہ کا ہے

(الندماء الاسلامیہ ج ۲ ص ۲۶۸)

اسے سرسندانے میں اتنا غلو تھا کہ مرد و مرد عورتوں کے بال منڈوا دیتا تھا جس کی تفصیل فقیر اویسی غفرلہ در دسینہ کے حوالہ سے پہلے عرض کر دی ہے۔

چونکہ دیوبندیوں وہابیوں کو نجدی سنت سے پیار ہے اسی لئے ان کا ہر چھوٹا بڑا سرسندانے کا نہ صرف عادی بلکہ مجبور محض ہے۔

(لطیفی) حضرت خواجہ گل محمد صاحب کو ریحہ سجادہ نشین گڑھی شریف ضلع رحیم یار خان کے ہاں ایک دیوبندی وہابی بار بار خانہ ہوتا اسے توجہ حسد نے فرمایا کہ تمہارے مذہب کے ہر فرد کا سرسندا ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جن خارجیوں کی علامت حضور علیہ السلام نے بتائی تھی وہ تمہیں ہو۔ اس نے کہا کہ ہم وہ نہیں ہیں ہم سر کے بال رکھتے بھی ہیں اور سرسندا تے بھی ہیں چنانچہ اس وقت خواجہ صاحب موصوف کو کہا کہ یہی وجہ ہے کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی نجدی تحریک کا یہ گہنی کتاب میرے سر پر بال دیکھیں گے دو تین ہفتے تک تاب نہ لاسکا آخر سرسندا ہی دیا خواجہ صاحب نے ہنس کر فرمایا کہ پھر وہی حرکت اس نے جواب دیا کہ حضرت میرے سر میں اتنی سخت کھجلی تھی کہ جب تک سر پر بال رہے نہ تھے مجھے چین نہیں آتا تھا خواجہ صاحب نے فرمایا یہی میرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ نہ صرف تم بلکہ تمہارا بھتا کا ہر فرد اسی طرح سرسندا تے پر مجبور ہے۔

اور اس علامت کو اپنے اکابر کے لئے فخریہ طور بیان کرتے ہیں چنانچہ احمد علی لاہوری نے دکانگری حسین احمد کے مرنے کے بعد ہفت روزہ خدام الدین لاہور کا مدنی نمبر بتاریخ ۲۴ جنوری ۱۹۵۸ء کو نکالا تو اس کے صفحہ ۲ پر اپنے آقا کانگریسی حسین احمد کا حلیہ بوں بیان کیا کہ میانہ قد سرسندا ہوا لمیں داڑھی الخ

اہل اسلام ان کی اس نشانی کو ہر ملک اور ہر علاقہ میں پائیں گے اور پھر غور فرمائیں کہ یہ لوگ کون ہیں اسی لئے نہیں کہ وہ ہمارے حریف ہیں بلکہ اس ارادہ پر کہ آقا سے

کائنات مولائے شش جہات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے انہیں دیکھ کر آج بھی عاشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بنی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کرتا ہے اور مخالفین اسلام کو ہٹاتا ہے۔

(۲) مونچھے چٹ صفا (سَمِیْکَہُمُ التَّشِیْدُ)

یہ جملہ بھی حدیث یعنی شرح بخاری کا ہے
نجدیوں و ہابیوں دیوبندیوں میں یہ ملاحت بھی نمایاں ہے ہر جگہ ہر ملاقت میں آپ کو ڈر صلی اللہ علیہ وسلم اور مونچھیں چٹ صفا والا انسان نے گانو تختیق و تجسس کے بعد معلوم ہو گا کہ یہ مسلک نجدی دیوبندی و ہابی ہے اس لئے کہ حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے سینکڑوں سال پہلے مونچھیں مونڈنے والے کو اپنا امتی ہی نہیں مانا بلکہ اسے خارجی (خارج از اسلام) سے موسوم فرمایا تاکہ کوئی امتی ان عیار شکار دیوں کے جمال میں نہ پھنسے۔

مونچھ تراش کو درے مارو

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو مونچھیں مونڈے اسے سخت سزا دی جائے چنانچہ حضرت علامہ بدرالدین ابنی شراح بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ عمدۃ الفقاری صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے ہیں کہ "وكانت يدرى حلقه جندله ويا من بآدمه فاعليه
یعنی حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ مونچھیں مونڈنے کو منہ کے حکم میں شامل کرتے اور فرماتے مونچھیں مونڈنے والے کو سزا دی جائے اس طرح سفر السعادت ص ۱۲۲ اور زاد المعاد ص ۱۲۳ میں ہے کہ "ليحذر فاعله" درے مارے ہا میں ہر اس شخص کو جو مونچھیں مونڈتا ہے۔

(فائدہ) ہم اگرچہ کسی کو درے مارنے کے مجاز نہیں کیونکہ یہ گورنمنٹ (حکومت وقت) کا کام ہے لیکن اتنا تو یقین ہو گیا کہ ڈر صلی اللہ علیہ وسلم رکھا کر پھر مونچھیں چٹ صفا کرنا ہڈی اور خروج از اسلام کی نشانی ہے۔

مونچھیں مونڈنا بدعت

حضرت امام مالک و دیگر ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا حلق التَّشِیْدُ بدعت
مونچھیں مونڈنا بدعت ہے سفر السعادت ص ۲۲۴ و زاد المعاد ص ۱۲۲ و مدارج النبوة ص ۲۳۴۔ ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہ ملکہ ہے اس سے اہلسنت کے کسی فرد کو انکار نہیں ہو سکتا البتہ و ہابی دیوبندی انکار کریں گے۔ لیکن وہ بھی مجبور ہیں اس لئے کہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ مونچھیں مونڈنا خارجیوں کی نشانی ہے اور چونکہ یہ طریقہ خارجیوں کا ہے اس لئے بدعت سیئہ ہے لیکن افسوس ہے کہ دیوبندی و ہابی فرقہ کے ہاں یہ سنت اور محبوب سنت ہے۔ ہماری اس تحقیق سے واضح ہو گیا کہ

وہابی دیوبندی بدعتی ہیں

وہابی دیوبندی انبیاء و اولیاء علیہم السلام سے متعلق امور کو بدعت و شرک کی آڑ میں روکتے کے لئے ایڑی چرٹی کا زور لگاتا ہے جگہ جان و مال اور آل و اولاد عزت و اکبر و اسی پر شمار کرنے کو فخر سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہی ہمارا جہاد ہے۔ اگرچہ وہ اس فلسفے کی سزا جھگٹے گا لیکن افسوس ہے کہ جتنا بدعات سیئہ انہی میں پائی جاتی ہیں دوسرے کسی فرقہ میں نہیں پائی جاتیں پھر ظالموں کی سینہ زوری کی کمال ہے کہ ان اپنی بدعات کو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کرنے پر تفرک و احادیث کے بے محل جبارات و تمکو کے پڑھتے ہیں اگرچہ اس تحریف کی انہیں سنت سے سخت سزا ملے گی۔

موتچیں مونڈنا اور ناک کاٹنا برابر

آج کل تو لوگ دائرہ صی مونڈنے اور بعض دین کی ٹھیکیداری کے باوجود موتچیں مونڈنے کو فخر سمجھتے ہیں۔ حالانکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: موتچیں مونڈنا مثلاً ہے۔ چنانچہ سفر السعاده میں کشت الغنہ ص ۲۲ میں ہے کہ قال الامام مالک یکتفی فی ذلک ان یظہر طرفہ الشفتہ ولا یزید علی ذلک لئلا یصیر مثلاً یعنی امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موتچیں صرف اتنا کاٹی جائیں کہ صرف لب کا کنارہ ظاہر ہو۔ اس کے آگے زائد نہ کاٹی جائیں کہ مثلاً میں شامل ہو جائے (۱) مثلاً دراصل عبرتناک سزا کو کہتے ہیں (المجنون) عورت میں اگر گناہی بریدن غیاث اللغات ص ۱۰۰ یعنی کاٹا ہوا ہونا (یہ دراصل مصدر ہے)

دانا را شکر کا فحش

لاکھ کسی کو صرف اتنا کہا جائے کہ آپ لکھتے ہیں یا آپ کو ناک کٹ گئی تو میرے خیال میں مخاطب کتنا ہی کتر کیوں نہ ہو۔ قائل کے دست بگریباں ہو گا۔ لیکن افسوس کہ دائرہ صی موتچوں کے صفایا پر حجام کو گویا انعام دیکر وہی کرتے ہیں جسے ہم سننا بھی گوارہ نہیں کرتے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ناک کاٹنا اپنے الفاظ ہیں اور "مثلاً" شریعت کی زبان "اس سے اگر نادرن مسلمان مغربیت زدہ بھائیوں کو غیرت نہیں آتی تو دیکھ پسند مسلمانوں یا کم از کم دین کے ٹھیکیداروں کو پچھ تراش دیوبندوں اور ان کے مقلدین کو تو شرم کرنی چاہیے۔

اہل اسلام از مشرق تا غرب تا قیامت کا ان چاروں مذہبوں پر اتفاق ہو گیا۔ جو ان چاروں سے نکلا ہے باطنی اور خارجی قرار دیا بفضلہ تعالیٰ جب سے امت مصطفیٰ صل اللہ علیہ وسلم اس پر عمل پیرا رہی مگر ابھی سے محفوظ رہی اس لئے کہ ان چاروں مذاہب سے علیحدگی پر عوام و خواص کی نظروں میں وہ شخص بد مذہب سمجھا جاتا پھر وہ علیحدہ مستقل مذہب تو اختیار نہ کر سکتا تھا۔ اسے یا رافضیوں میں بیٹنا پڑتا یا خارجیوں میں اور ہم نے پہلے عرض کیا کہ موتچیں مونڈنا خارجیوں کا مذہب چنانچہ امام بدر الدین العینی عمدہ القاری شرح بخاری ص ۲۲ میں لکھتے ہیں۔

"جاء فی الحدیث انما قال فی الخواص سیناھم التبیید وھو حلتہ الشارب من اھلہ"

حدیث شریف میں خارجیوں کی علامت بتائی گئی ہے کہ موتچیں مونڈنا ان کا شعار ہو گا۔

(۲) التبیید اکت بالسنن والذات المرسلات بینہما الباء الموحدة ہکذا قال ابن تین الاثیر معنایا الخلق واستصال الشجر یعنی تبیید مصدر ہے جس میں لفظ سین کے بعد وال نہی اور ان کے درمیان باء موحده ہے یعنی بال مونڈنا اور بالوں کو جڑ سے اکھڑنا۔

مقلدشی حقیر واضح ہو گیا کہ احادیث صحیحہ مرفوعہ سب میں اہلسنت کے مذہب کی تائید و تاکید ہے پھر اگر مجتہدین نے بھی احادیث کی روشنی میں اپنا عمل واضح فرمایا اور یہ بھی تصریح کر گئی کہ موتچیں مونڈنا خارجیوں کا مذہب ہے اب کوئی سراسر بھرا ہے کہ جو حق مذہب کو چھوڑ کر خارجیت کو قبول کر لیا سو اسے دیوبندیہ کے کہ انہیں خارجیین پر ناز ہے اور اپنے جمیع عقائد و مراسم و معمولات کو خوار کر کے مطابق دھماکے کی جہد و جہد کرتے ہیں۔

خارجی مذہب کے برعکس

اسلامی مونیچس

احادیث مبارکہ و روایات صحیحہ پہلے بیان کی گئی ہیں اور کچھ دائرہ میں بڑھانے کے رسالہ میں درج کر دی ہیں۔ کچھ یہاں بھی لکھی جاتی ہیں۔

عن عائشة قالت رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم عشر من

الفطرة قص الشارب واعفاء

اللیثۃ (الحدیث)

روایت مسلم (شکوۃ باب السواک) البخاری وغیرہ۔

ص ۸۴

ج ۲

(ف) انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ دائرہ میں بڑھائے اور مونچھیں کٹوائے اور قاعدہ ہے کہ جو اپنی فطرت سے بگڑے وہ بہائم و حیوانات میں شمار ہوتا ہے اسی طرح مونچھوں کو چٹ صاف کرنے کو حدیث و فقہائے مشائخ سے تعبیر کیا۔ یعنی ایسا کہ گویا اس کی ناک یا کان کاٹا گیا۔ مزید تفصیل دائرہ میں والے رسالہ میں ہے

(۲)

عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقص شاربه و یزلی کؤد ابراہیم کان یقص شاربه (ترمذی شریف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مونچھ کو کم کرتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی یہی کرتے تھے۔

عن الرقانی ص ۱۶۱

(ف) حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنا طریقہ دکھا کر مزید ترغیب دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابراہیم جنہیں اللہ تعالیٰ نے خلیل اللہ (اللہ کا دوست) کا لقب عطا فرمایا۔ وہ بھی مونچھیں ترشواتے تھے یہ اس لئے کہ ہر انسان گروہ سے محبت رکھتا ہو اور کوئی بھی گروہ ہو، قرآن کے طریقے پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔ جیسے ہمارے دور کے ماڈرن مسلمان کا حال ہے کہ اسے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بوائے کسی کو چینیوں کے راہنما سمجھتے ہیں کسی کو روسیوں کے اور کسی کو سرخوں سے تو کسی کو سفیدوں سے

(۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مونچھیں زیر ناف کو نہ مونڈے اور ناخن نہ تراشے اور مونچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں۔ (مسلم شریف)

(۴)

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقص شاربه و یزلی کؤد ابراہیم کان یقص شاربه (ترمذی شریف)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک پکڑتے اور لبوں کو ترشواتے اور فرماتے۔ جو لبوں کو نہ ترشواتے وہ ہم میں سے نہیں

(۵)

عن عائشة قالت انہ الذبی صلی اللہ علیہ وسلم یدرجل وشاربه طویل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کی مونچھیں بڑھی ہوئی ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے پاس

تعالیٰ استوی یقص و سوال و یجعل سوال علیہ صرف ثمر دغذ ماجا و ذرا دوزانی

مسواک لازمہ آپ نے مسواک ہوں پر
رکھا اس سے زائد جو بال کاٹتے نہیں
کاٹ دیا۔

(۶)

عمر بن عبد بن ارقم قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یأخذ
من شاربہ فلیس منّا۔
(زاد المعاد علی الزرقانی ص ۱۲۱)
رواہ احمد بن حنبل بنی۔

(۷)

کاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذاری رجلاً طویل الشوارب
یاخذ شغرة وسواکا فضع السواک
تحت الشاربہ ولفظ علیہ
کشف الغمہ ص ۲۱

(۸)

کاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا تقصوا التواصی واحقوا الشوارب
واعقوا اللی
کشف الغمہ ص ۲۱

(۹)

کاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بقولہ قصوا الشوارب مع الشفاہ
کشف الغمہ ص ۲۱

(۱۰)

وکاتے ابن عباس یقولہ الرسول
صلی اللہ علیہ وسلم یقولہ
عنک جبریلہ فقال ولم یبط
عنہ والشم حرق لا تقصوا الشوارب
کمر ولا تقصوا الشوارب بکسر ولا
تقصوا ولا واجبکم (کشف ص ۲۱)

(۱۱)

عن ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقصوا
الشوارب واعقوا اللی
(رواہ البخاری ص ۲۱)

(۱۲)

شرح تحفہ میں جواہر جلالی اور نافع المسلمین اور کنز العباد سے نقل کرتے ہیں کہ حدیث
شریف میں ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ کا اہل ایمان کو سجدہ کرنے کا حکم ہوگا جن کی مونچھیں
دراز ہوں گی ان کی مونچھیں لمبے کی سیخ بن جائیں گی جس کی وجہ سے وہ سجدہ نہ کر
سکیں گے۔

(۱۳)

ایک روایت میں ہے کہ جس کی مویں نہیں ہوں گے اس کے اعمال صالحہ آسمان کی طرف نہیں جاسکیں گے یعنی قبول نہیں ہوں گے
شرح مختفہ ص ۲۴۹

خلاصہ احادیث مذکورہ و بیان مذاہب منصورہ

احادیث مذکورہ میں مویں کے متعلق مختلف احادیث قصہ اخذ انہماک واقع ہوئے ہیں۔ بنا بریں ائمہ اربعہ ابوحنیفہ مالک شافعی احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کی روایتیں مختلف ہوئیں۔ سید امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ نے "الاحفاء والافخذ" والی روایات کو لیا ہے اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے قصہ والی روایت کو لیا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے تصریح نہیں ملتی البتہ آپ کے متقدمین و مذہب شافعیہ کے ائمہ مجتہدین نے امام مالک رحمہم اللہ علیہ کے مطابق عمل کیا ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب حنفیہ کے مطابق ہے۔

مذاہب مذکورہ کا طریقہ استدلال کتب ذیل میں درج ہے۔

- ۱۔ سفر السعادت علی کشف الغمہ ص ۲۲
- ۲۔ عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۴۳ ۱۳۔ فتاویٰ نذیریہ ص ۶۶
- ۳۔ زاد المعاد علی الزرقانی ص ۱۶ وغیرہ وغیرہ تقریباً ہر بڑی کتب بالخصوص کتب میر و شروح فقہ میں تفصیل سے لکھا گیا ہے۔

خارجے ٹولہ

مذکورہ بالا ائمہ اربعہ کے پیروکاروں کو اصلاح اسلام میں اہلسنت و اجماعت کہا جاتا ہے جو ان چاروں کے خلاف ڈیر لٹا کر اپنی مسجد کھڑا کرتا ہے اسے خارج از اسلام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کچھ مویں کے بارے میں بھی بات ہے۔

کہ خارجی ٹولہ نے مذکورہ بالا ائمہ کے خلاف مویں منڈوانا اپنا شعار بنایا۔ بحمد تعالیٰ ہم اہلسنت کو اپنے ائمہ اربعہ کی تحقیق نصیب ہوئی لیکن دیوبندی اور غیر مقلدین و ابلی خارجی ٹولہ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

فصلہ

اور یہ بھی افضلیت و استجاب کے خلاف ہے ورنہ اگر احادیث مذکورہ کے کسی مصداق پر عمل کیا جائے تو تمام ائمہ جواز پر متفق ہیں۔ چنانچہ امام بدر الدین العینی شارح بخاری لکھتے ہیں ذہب قوم منہ اہل مدینۃ الحوائی قصۃ المشارب ص ۱۸ المختار علی الاحقاء ص ۱۶۶ بین اہل مدینہ و دیگر ائمہ و اسلاف مختار ہے (ف) اہل مدینہ و دیگر قوم کے ائمہ مراد ہیں

(۱) سعید بن مسیب (۲) عمرو بن لہیر (۳) جعفر بن زبیر (۴) عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ (۵) ابوبکر بن عبد الرحمن بن مارث (۶) حمید بن ہلال (۷) حسن بصری (۸) محمد بن سیرین (۹) عطاء بن ابی رباح رحمہم اللہ تعالیٰ یہ حضرات معمولی علماء نہیں بلکہ مستقل مجتہد اور اکثر صاحب مذاہب ہیں انہی حضرات کے عمل کو حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعی کے مجتہدین رحمۃ اللہ علیہ نے ترجیح دی ہے

وقال الطحاوی وخالہم فی ذلک أحدون فقالوا بل یستحب احفاء الشواذ وذلک افضل من قصہ ہاء

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مذکورہ بالا کے خلاف بعضے دوسرے ائمہ احفاء کو افضل مانتے ہیں

حضرت علامہ عینی شارح بخاری فرماتے ہیں

اراد بقولہ الاخر و ذلک جمہور السلف منہد اہل الکوفۃ و کھولہ و محمد بن عجلان و نافع بن عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ

انہی جہور کے قول کو ہمارے ائمہ احناف رحمہم اللہ علیہ اور اکابر رحمۃ اللہ علیہ نے ترجیح دی ہے اس لئے کہ صحابہ کرام رحمہم اللہ علیہ مثلاً ابن عمرو ابو سعید خدری ورفیع بن خدیج وسلمہ بن اکوع و جابر بن عبد اللہ و ابوا سید و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب ہے۔ ذکر ابن ابی شیبہ یا سادہ الیہم کذا فی النسہ شرح البخاری ص ۴۲

خلاصہ بحث

فہم و ذلک بلکہ مزاج اور غبی بھی اس طویل بحث سے سمجھ گیا ہوگا کہ مونچیں ترشوانا کڑانا کم کرنا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی تعبیر آپہامت مصطفویہ علی صاحبہا التحیۃ والثناء نے مندرج طریقہ سے فرمائی

۱) احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کی کتب معتبرہ

در مختار اور رد المحتار (شامی) میں ہے کہ مونچوں کو کم کرنا سنت ہے اتنی کم کرے کہ آپر کی مثل ہو جائے یعنی اتنی کم ہوں کہ اوپر والے ہونٹ کے بالائی حصہ سے نہ لیں۔

۲: مدارج النبوة ص ۳۱ لغات شرح ص ۲۶ مشکوٰۃ میں ہے

وقد اشتہر عن ابی حنیفۃ ینبغی انہ یاخذ منہ شاربہ حتی یصیر مشکا الحاجب : وغیرہ وغیرہ اس طرح تقریباً تمام امتوں و فتاویٰ و شرح کتب احناف میں ہے

اہلسنت عوام

مونچیں کڑانا ہمارے مسک میں ہے لیکن اتنا کہ ہوں کو بالکل کاٹ دیا جائے بلکہ ابرو کی مقدار باقی رکھی جائیں ورنہ پھر اہلسنت حنفی نہیں بلکہ خارجیوں کے مذہب پر مبنی ہوگا۔

دیوبندی علماء و عوام

فقیر نے احناف کی معتبر کتب اور بڑے مضبوط دلائل سے ثابت کیا ہے کہ ابرو برابر مونچیں باقی رکھنا سنت ہے اگر واقعی تم حنفیت کے مدعی ہو تو اسی پر عمل کرو ورنہ خارجیت کی چھاپ تو پہلے بھی تم پر لگی ہوئی ہے اس سے مزید ہر ثبوت ہو جائے گی۔

غیر مقلدین علماء و عوام

اگر واقعی تم حدیث شریف کے حامل ہو تو تحقیق پر مونچیں منڈوانا چھوڑ دو۔ بلکہ معمولی ترشوانا یا ابرو کے کٹاوتی رکھو۔ جیسا کہ تمہارے میاں صاحب نے اعتراض کیا ہے لیکن مونچیں منڈوانے اور بالکل بچٹ صفا کرنے سے خارجی مذہب کا شعار نصیب ہوگا۔ اور وہ نہیں بظاہر شرط نہیں۔ ورنہ ہمیں تو پہلے یقین ہے کہ تم خارجی ہو۔ اس کے بعد پھر بات کھل کر آجائے گی تو تمہیں وہی ہو

اہلسنت بھائیو!

ان چالاکوں سے بچو۔ اپنے اسلاف صالحین کی تحقیقات اور ان کے معمولات و عقائد پر مضبوط رہو۔ یا خود دین پر پڑھو اور اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ کے فیصلے دیکھو مثلاً مونچیں منڈونے کا مسئلہ ہے آپ حضرات دیکھ رہے ہیں کہ ہم اہلسنت کا معمول مونچیں ترشوانا اور دیوبندی پارٹی کا منڈونا اس پر اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آپ پڑھ چکے کہ مونچیں منڈونے والے خارج از اسلام اور وہ است مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل نہیں

حرف آخر

فقیر نے اپنی بساط کے مطابق ثابت کیا ہے کہ مونچیں منڈونا بدعت اور خاریوں

کی سنت اور حرام اشد حرام ہے۔ ہاں ترشوانہ کہ کرنا جھوٹی کرنا اور اس طرح کراہت کے بارے
لفزائیں یا اس سے حقوڑی سی کم زائد سنت ہے۔ لیکن نوذنا کسی طرح بھی کسی امام حق کا تذکرہ
ہیں اور نہ ہی کسی کا قول ہے۔ سوائے خارجیوں کے اور خارجیوں کی سنت کسی کو پسند ہے
تو عمل کرے ہم تو خارجیوں کو دشنام اسلام اور اعدائے نبی خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام
سمجھتے ہیں۔

سو پانچوں کے متعلق مزید تحقیق فقیر کے رسالہ "نصرۃ المسلمین فی مسئلۃ المسلم" میں

۳۔ پیشانی پر سیاہ داغ

ہمارے عوام کاشتکاروں اور بادینہ نشینوں کی عادت ہے کہ جب کسی جانور یا کتے
میں ایذا رسانی کا مادہ پاتے ہیں تو اسے داغ یا اسے کسی ایسی علامت سے مزین کرتے
ہیں کہ جس سے خلق خدا کو یقین ہو جاتا ہے کہ یہ جانور یا یہ کتا موزی ہے۔ بلاشبہ یہاں
سمجھنے کے لغتوں کے مفتی کائنات قاضی سبب جہات آقائے انبیاء و امام المرسلین
رحمۃ اللہ علیہم صلی اللہ علیہ وسلم "ہم شر الخلق والخلقۃ یعنی ایسے لوگ دو باہی،
دیوبندی تمام انسانوں اور جانوروں و حیوانوں سے شریر ترین ہیں تو اللہ تعالیٰ
نے بھی تمام بد مذہب میں شریر ترین لوگوں کی پیشانیوں کو داغ دیا ہے۔ پہلے
جس مذہب سے تعلق رکھتا ہو لیکن جو نبی و یا بہت دیوبندیت میں داخلہ لے گا
تو ہفتہ عشرہ گزرنے نہیں پائے گا کہ اس کی پیشانی پر سیاہ داغ نہ لگے اور اگر
ناظرین کو یقین ہونا چاہیے اور فقیر کی اس تحریر کے پڑھنے کے بعد خود مشاہدہ
فرمائیں کہ دیوبندی و باہی بالخصوص تبلیغی جماعت کا یہ وصف اتنا ظاہر ہے کہ اب اس
کے متعلق کچھ کہنے سننے کی ضرورت نہیں مثال کے طور پر آپ کو ایسے بے شمار نمازی
میں گے جنہیں نماز پر مسمیٰ ہوئے چالیس پچاس سال گزر گئے لیکن ان کی پیشانیاں

نانشی سجدوں کے نشان سے بے داغ ہیں اور یہاں تبلیغی جماعت کے نمازیوں کو جو محبوب
آٹھ دن بھی نہیں ہو پاتے کہ ان کی پیشانیاں داغدار ہو جاتی ہیں اب اس کی وجہ سوائے
اس کے اور کیا تلاش کی جا سکتی ہے کہ یہ لوگ سجدہ نہیں کرتے، پیشانیوں کو سجدوں سے
داغ کرتے ہیں تاکہ مسلمانوں پر اپنی ناز غرائی کی دھوٹیں جھانکیں

اس کے متعلق فقیر نے چند حوالے عرض کر دیے ہیں

(سوال) قرآن مجید میں ہے۔ سیماء فی وجہہم من اثر السجود

ان کی نشانیاں ان کے چہروں میں ہے سجدے کے اثر سے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ
داغ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے اسی لئے یہ نشان بناتا ہے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے محبوب ہیں
جواب نمبر ۱: یہ حقاقتاً استدلال ہے اس لئے کہ سلف صالحین میں کسی نے بھی یہ
سمی نہیں کیا بلکہ اس کے متعلق ہمیں تفاسیر میں چار اقوال ملے ہیں

۱۔ وہ نور کہ بروز قیامت ان کے چہروں پر سجدہ کی برکت سے چمکے گا۔

۲۔ شعور و خضوع و رخشیت جس کے آثار صالحین کے چہروں پر دنیا ہی میں
سے تصنیع ظاہر ہوتے ہیں

۳۔ چہرے کی زردی کا قیام الیل و شب بیداری سے ہوتا ہے۔

۴۔ وضو کی تری اور خاک کا اثر کہ زمین پر سجدہ کرنے سے ماتھے اور ناک
پر مٹی لگ جاتی ہے

۱۔ علیحدت قدس سرفہ فرمایا ان میں پہلے دو قول اقویٰ و اقدم ہیں کہ دونوں
نور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے مروی ہے۔ اور وہ فقیر نے تفسیر
ایسی میں درج کئے ہیں۔

ناظرین غور فرمائیں کہ ان دو اقوال میں سے پہلے قول کی تصدیق قرآن اشد ہم
قیامت میں دکھائیں گے کہ ہمارے آقاؤں، خلفاء راشدین و صالحین و تابعین و

و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین و مشائخ طریقت و علمائے شریعت رحمہم اللہ تعالیٰ کے چہرے انوار و تجلیات ربانی سے کس طرح نورانی ہیں۔

البتہ دوسرے قول کی تصدیق آج ہی آپ فرما سکتے ہیں کہ عالم دنیا کے اہلسنت علماء و مشائخ اور خادموں - بچوں - و بامیوں دیوبندیوں اکابر لیڈروں کو کسی مجمع میں بٹھا کر کسی منصف مزاج غیر متعصب انسان سے پوچھا جائے کہ ان میں نورانی چہرے کون سے ہیں اور ظلماتی کون سے اور آپ خود بھی ملاحظہ فرمائیں کہ اس پارٹی کے جس فرد کو دیکھو گے تو چہروں سے خشکی اور درشتی اور غنا کی ٹپکتی ہے اور دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ گویا اسکی ماں مر گئی ہے یا کسی سے ابھی جوتے کھا کے تازہ دم بیٹھا ہے اور بفضلہ تعالیٰ ہمارے اہلسنت کے چہروں کو دیکھ کر تو الحمد للہ انکے چہروں سے تر و تازگی، نورانیت اور نمناکی ٹپکتی ہے

جواب نمبر ۲: آیت پاک میں دُجُوْہِہِم ہے جیسا کہ ہم نہیں اور ہمارا بتایا ہوا داغ و دھبہ کے ماتھے، پیشانی پر ہے، دُجُوْہُ دُجُوْہُ کی جمع ہے بمعنی چہرہ اور جہنم کی جمع جہنم کا قال تعالیٰ فَتَكُوْنُ جَحَیْمًا ۝۱۰ یعنی زکوٰۃ نہ دینے والوں کے ماتھے داغے ہائیں گے۔ قرآن مجید تو تمام چہرے کی تصریح کرتا ہے اور دہائی صرف ماتھے کی تخصیص کرتا ہے وہ صرف اسی لئے کہ ماتھے پر اسے داغ دیا گیا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی خواہش کے مطابق یعنی بن جائے یہی اس کی گنہگار عادت ہے کہ قرآن مجید کے معانی کو بدل لیتا ہے اسے کہتے ہیں قرآن مجید کی تحریف

جواب نمبر ۳: ماتھے پر دُجُوْہُہِم فی دُجُوْہِہِم میں داخل کرنا اپنی بد مذہبی پر مہر ثبت کرنا ہے اس لئے کہ یہ اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی تصریح کے خلاف ہے

تفسیر خطیب شریعتی میں ہے کہ

قال البقا عت ولا یظن انہ صنت
ایسا مایہضمہ بعض المرائین صنت
یہ نشان سجدہ جو بعض ریاکار اپنے ماتھے
پر بنا لیتے ہیں یہ اس نشانی سے نہیں
اثر ہیا کہ سجدہ حق جہت فائدہ
ذکر صنت میں الخوارج
(السنتہ الا یفتا ص ۵۷)

دیکھ لیا آپ نے اسے برادر مسلم! کہ یہ ماتھے کا کالا سیاہ دھبہ اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب کی علامت ہے۔ جسے جماعتی شعائر خالق کائنات نے، شر الحلق و خلقہ خارج کر ڈال کر کوٹھختا ہے

(سوال) امام سجادؑ سیدنا زین العابدین علی بن حسین بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کی پیشانی مبارک پر سجدہ کا یہ نشان تھا۔ اسی طرح حضرت علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے متعلق بھی منقول ہے اسی طرح دیگر اکابر ائمہ رحمہم اللہ کے متعلق سے مروی ہے۔

جواب: اس بارے تحقیق حکم یہ ہے کہ اگر قصداً اور ریاہ کے طور پر تو یہ فعل حرام اور گناہ کبیرہ ہے بلکہ یہی نشان استحقاق جہنم کا نشان ہے جب تک توبہ نہ کرے اگر یہ نشان کثرت سجدہ سے پر گیا اگر وہ مسجد سے ریاہ کے طور پر تھے تو بھی عامل کو جہنمی سمجھا جائے گا۔ اگرچہ یہ داغ فی نفسہ جرم نہیں مگر چونکہ ریاہ کے جرم سے پیدا ہوا ہذا وہ بھی جہنمی کی نشانی اور اگر وہ سجدہ سے ریاہ کے طور پر بلکہ خالصاً لوجہ اللہ تعالیٰ تھے مگر عامل اس دھبہ سیاہ پر خوش ہے کہ لوگ اسے عابد ساجد جانیں گے چونکہ اس قصد سے وہ ریاہ کا مرتکب تھا۔ بنا بریں یہ سیاہ دھبہ ایسے شخص کے لئے مذموم ہے اگر کثرت سجدہ میں ریاہ کے بغیر مقصد نشان پڑا اور اس سے وہ خوش بھی نہیں تو ایسا نشان ایسے شخص کے لئے مذموم نہیں

بیکر کثرت مسجد میں ریاء کے بغیر بلا قصد نشان پڑا اور اس سے وہ خوش بھی نہیں تو ایسا نشان ایسے شخص کے لئے محمود ہے ہمارے اسلاف صاحبین رحمہم اللہ تعالیٰ اور موجودہ بعض اہلسنت میں ایسا وصیہ بکھر تعالیٰ محمود ہے اس لئے کہ ہم ہر سنی مسلمان پر نیک گمان رکھتے ہیں اور بحکم قرآن مجید اور یہ ارشاد نبوی ایسے لوگوں کو ریاء سے محفوظ سمجھتے ہیں اگرچہ وہ باطنی دیوبندی ٹولہ کی ہر عبادت ان کی گستاخی نبوت کی وجہ سے اللہ کے منہ پہ مارتی جاتی ہے لیکن تاہم ان کے اطوار اور عادات خود شاہد ہیں کہ ان کی ہر عبادت و اطاعت ریاء اور نمائش سے خالی نہیں ہوتی مشاہدہ شرط ہے بالخصوص نماز کا معاملہ تو ان کا ایسا نمایاں ہے کہ صرف دو چار ہفتوں میں ان کی گنما پارٹی میں شامل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیظ و غضب کا نشان ان کی پیشانی پر داغنا جاتا ہے۔

(۱۵۰) گردن موٹی

آپ ملک کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے تک چلے جائیے۔ دیوبندی وہابی ٹولے کی تمام شاخوں کے ایک ایک فرد کی گردن اتنی موٹی پائیں گے کہ تیل کے گواہوں کی لٹھ بھی دیکھ کر شرمسار ہو۔

کسی حدیث سے مانو ڈھنسی بلکہ فقیر نے مٹی بھر کے مطابق عرض کیا ہے جو بلفصلہ سنو فیصد صحیح ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اطباء نے لکھا ہے کہ جو شخص سر بار بار منڈاۓ تو اس کی گردن لادما موٹی ہوگی (طب اکبر وغیرہ)

(۱۵۱) چادریں موٹی پٹلی پر

یہ کسی مستقل حدیث مبارک کا ٹکڑا نہیں بلکہ وہ گستاخ رسول ذوالخویرہ جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراضگی پہ انجبارا وہ جب حاضر ہوا تھا تو چادر

موٹی پٹلی پر باندھی ہوئی تھی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آنے والی نسوں میں ایسے گستاخ پیدا ہوں گے چنانچہ ان خارجیوں دیوبندیوں نجدیوں کو اس کی وراثت میں ملی ہے اس کا رنگ و روپ بھی ویسے ہی نصیب ہوا چنانچہ مندرجہ ذیل علامات بھی اسی نمونہ وراثت کی کڑی ہیں

(۱۵۲) گھنی اور لمبی ڈاڑھی

جہاں اور جس علاقہ میں دیکھو گے یہ لوگ اپنی ڈیڑھ گز اور چوتھے ٹن پر اور انہو دار ڈاڑھی شریف کی وجہ سے نمایاں نظر آئیں گے۔ ڈاڑھی شریف ایک نہایت محبوب سنت ہے جس سے مسلمان کی بحیثیت مسلمان ہونے کے ممتاز نشان ہوتی ہے لیکن سرکارِ دو عالم تاجدارِ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بددعا سے اس پارٹی خارجی (دیوبندی) وہابی (نجدی) کو کچھ اس طرح لگتی ہے جیسے سسکھ اور سیہودی کا چہرہ۔

فقیر کے اس جملہ سے کوئی صاحبِ صبر بھی نہیں نہ ہوں وہ اس لئے کہ ڈاڑھی شریف واقعی سنت ہے لیکن اس کی بھی مدد متین ہے جسے قبضہ سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن غیر مقلدین وہابی کی ڈاڑھی تو نواف سے متجاوز ہو کر نامعلوم کہاں تک اس کا آخری حصہ پہنچتا ہے اور مودودی کی پارٹی سرے سے قبضہ کے معنی قائم نہیں وہ ایک دو انگلی کے برابر کو ڈاڑھی سمجھتے ہیں۔

دیوبندی جو بظاہر حسن بنے بھرتے ہیں درحقیقت یہ بھی غیر مقلدین کے چہرے بھائی ہیں انہیں ہمارے ہاں گلابی وہابی کہا جاتا ہے یہ بھی ڈاڑھی کے مسئلے میں غیر مقلدین کی طرح ڈیڑھ گز اور چوتھے ٹن سے بھی آگے ہیں۔

الطیفة

وہا جسے دیوبندی سے ٹولہ کو اپنی ہر عبادت پر ناز ہے لیکن ڈاڑھی کے

مسئلے میں تو عالم اسلام کے جمہور مسائل و احکام شرعیہ سے انہیں داڑھی رکھانے پر بڑا ناز ہے اور قدرتی طور ان کے ہر فرد کو داڑھی کے بال اتنا گھنے اور بشیار نصیب ہوتے ہیں دور سے دیکھو تو ایسے معلوم ہوتا ہے گویا بکری کا بچہ کسی کے منہ میں ہے اس سے ہمارے عوام حیران ہیں کہ انہیں اتنا گھنے اور بڑے بالوں والی داڑھی کیوں نصیب ہوئی انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ذوالخویرہ ابراہیم کا حلیہ ایسے ہی تھا اور انکو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ایسا نصیب ہونا لازمی امر ہے

خصوصی توجہ

ناظرین حضرات صرف داڑھی مقصود ہے یا مقصود کائنات سرور شش جہات علیہ افضل الصلوات والکملاتیات کی سنت کے مطابق عمل نظر ہے کہ ہر طالب حق کا جواب یہی ہے کہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ملرب ہے اب فقیر ادیسی غفرہ کو کہنے دیجئے کہ ان غریبوں کو سنت نبوی نصیب ہوئی ہی نہیں اس لیے (۱) مقدار سنت کے مطابق نہیں جیسا کہ اوپر کے سطور میں فقیر نے تفصیل سے عرض کیا ہے (۲) مقدار قبضہ کے بعد داڑھی کوتیل سے آراستہ رکھنا سنت ہے لیکن ان بیچاروں کی داڑھی کوتیل نصیب نہیں ہوتا یا غریب یا سرے سے تیل داڑھی کو لگاتے نہیں اگر لگاتے ہیں تو قدرت ظاہر ہوتے نہیں دیتی ہم نے تو جب بھی ان کی پارٹی کے اکابر و اصغر کے جس کس کو دیکھا ہے چہرے سے خشکی نہکتی نظر آئی ہے اور اس

(۳) داڑھی کو کنگھا دینا بھی سنت ہے لیکن ہم نے کبھی ان کی داڑھی کو کنگھے سے سیدھا نہیں دیکھا۔

جب بھی ان کی داڑھیوں کو دیکھا جاتا ہے ان کے ایک ایک بال میں درجنوں کی اور ان کا ہر بل بتاتا ہے کہ یہ داڑھی سنت نبوی کے مطابق نہیں بلکہ جناب

ذوالخویرہ کی یادگار اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ کا اظہار ہے اس کے متعلق مزید براں فقیر کی کتاب "فتحنا المنعم فی حجتہ المسلم" کا مطالعہ کیجئے۔

(۸) ابھری ہوئی پیشانی

اس کے متعلق سیاہ داغ پر مفصل تبصرہ ہو چکا ہے البتہ اس سے اتنا مزید یاد رکھنا ضروری ہے کہ دور نبوت میں ذوالخویرہ کے علاوہ ثعلبہ نامی بدتمت کی بھی یہی علامت تھی جس کا نقشہ روح المعانی ص ۱۰ پارہ دہم اور روح البیان ص ۱۰ پارہ دہم میں چھپا ہوا ہے۔

(۹) اونچے رخسار اور گہری آنکھیں

یہ ان کے مونہ پن کی طرف اشارہ ہے یعنی غار جیوں۔ وہابیوں۔ دیوبندیوں۔ نجدیوں کی پادشہوں کے اکثر افراد پیٹ پرستی کی وجہ سے مونہ ہوں گے۔ اب دیکھ لیں کہ جہاں ان کا اجتماع ہوتا ہے اگر ان کے چہروں پر ذوالخویرہ الی داڑھی نہ ہوتی تو عوام دیکھ کر یقین کرتے کہ یہ وہی تھے پاکستانی پہلوان ہیں مزید تفصیل فقیر کی کتاب "ابلیس کا دیوبند میں ہے

ان کی نماز روزہ کی پابندی پر بڑے بڑے نیک نمازی رشک کریں گے اس کا مشاہدہ تو اب ہم سب کر رہے ہیں کہ ان کے نماز روزہ کی طرح ان کے جملہ اعمال صالحہ کی پابندی اتنی بلندی پر ہے کہ دیکھنے سننے والے ان ہم اہلسنت کو ڈانٹتے ہیں کہ تم ان فرشتہ خصلت (دیوبندی۔ وہابیوں۔ نجدیوں۔ مودودیوں) سے تعصب کرتے ہو۔ ہم عوام سچائیوں کو کس طرح سمجھائیں کہ عزیزو! ان بگلوں دہم جانتے ہیں۔ تم ان کی خضری صورتوں کو دیکھ رہے ہو۔ اور ہم ان کے گدھے

عقائد کا ردنا دوتے ہیں لیکن ہم غیبوں کی کوئی نہیں سستا۔

حکایت : بگڑے ہوئے جھیلوں۔ بڑی ندی نالوں پر نہایت عاجزانہ منکسرانہ شکل بنا کر جھیل وغیرہ کے کنارے پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ چھوٹی چھلیاں بڑی چھلیوں کو کہتی ہیں کہ ناخبر! مبارک ہو! اگر ہمارے علاقہ میں حضرت خضر تشریف لائے ہیں۔ بڑی چھلیاں کہتی ہیں خرد ارنج کے رہنا اس کی شکل و صورت پر مت بھولنا مان کے قریب بھی نہ جانا ورنہ تمہاری خیر نہیں۔ جو بیچاری اپنے بڑوں کا کہنا نہیں مانتی وہ جو نسی اس بگڑے قریب جاتی ہے وہ ایک جھٹکے سے اس کا کام تمام کر ڈالتا ہے ایسے ہی ہمارے عوام اگر سہارا کہنا نہیں مانتے وہ ان کے دام تزدیر میں پھنس جاتے ہیں جس سے آج نہیں گل قیامت میں اپنی قسمت پر روئیں گے۔

۱۱ قرآن خوانی، قرآن دانی اور قرآنی خدمات

ہمارے دور میں قرآن خوانی میں تمام جماعتوں سے وہابی، دیوبندی، نبراول پر ہیں۔ یہاں تک کہ محل بے محل آیات قرآنیہ کو ایسے لب و لہجہ میں پڑھتے ہیں کہ عوام سمجھتے ہیں کہ دین اگر ہے تو صرف ان میں باقی تمام پارٹیاں جاہل ہیں۔ قرآن مجید کے ہر مشبہ پر ان کا قبضہ ہے۔ (۱) حفظ کا سلسلہ ہو (۲) سنی۔ سرکاری مجلسوں اور مجلسوں جلوسوں ریڈیو، ٹیلیوژن و دیگر تقریبات اور افتتاحیات جائز و ناجائز ہر حالت، ہر صفت ہر قدم پر اسی ٹولی کے افراد اول نظر آئیں گے۔ (۳) تقریروں میں ایسے انوکھے لہجے سے قرآن پڑھیں گے کہ عوام کہنے پر مجبور ہو جاتے کہ حق پر یہی لوگ ہیں۔ مولوی، عطاء اللہ شاہ بخاری آج تک ہمارے عوام اہلسنت اسلام کا ایک ہیرا سمجھتے تھے اور ان کے مبلغین، واعظین، مقررین کو دیکھتے ہی ان کا دستک سے ہمارے عوام ہتھوڑا اہلسنت کو پھنساتے جگہ ان ہمارے مبلغین، واعظین، مقررین کو کہتے ہیں

کہ وہ قرآن نہیں پڑھتے اگرچہ ان وہابیوں، دیوبندیوں کا قرآن مجید کا وعظوں، تقریریں میں زیادہ سے زیادہ پڑھنا بے موقعہ اور بے محل ہوتا ہے لیکن عوام تو ان کے دام تزدیر میں پھنس جاتے ہیں۔

(۳) تجویز۔ قرآن کو تو اپنا فن سمجھتے ہیں اور اسی فن کے ذریعے اونچی مجلسوں کی زینت بننے میں بازی لے جاتے ہیں۔

(۴) قرآن کی ترجمانی اور تفسیر کرنے کے استاد ہیں اگرچہ ان کی تفسیریں تحریف و تفسیر کا سرشتہ ہیں مثلاً غلام خان اور مودودی اسی طرح دیوبندیوں، غیر مقلدین کی کلمی ہوئی تفسیروں کو اسلاف صاحبین رحمہم اللہ تعالیٰ کی تفسیر کا موازنہ کریں تو آپ کو زینت و آسان کا فرق محسوس ہوگا۔ چند نمونے فقیر اویس غفرلہ نے تفسیر اویسی میں پیش کئے ہیں اور چند ضروری نوٹ احسن البیان میں دیکھئے۔

(۵) مدارس کھول کر درس و تدریس کی خدمات تو اتنا بڑھا دئے گئے ہیں کہ سترہل بھی ان کی کارروائی سے انگشت بدندان ہیں اور پھر درس قرآن بوقت صبح و مغرب وغیرہ اور دورہ قرآن پڑھنے پڑھانے کے ایسے مشاق ہیں کہ ان کا ہر فرد غفلت قرآن اور نسخہ القرآن ہے۔ خواہ آیات قرآنیہ کو غلط اور سخت غلط طریقہ سے بیان کریں تفصیل آتی ہے۔

(۶) تبوں کی آیات انبیاء و اولیاء و جملہ اہل اسلام پر چسپاں کرتا

یہ معجزہ ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ سولتے خارجیوں اور ان کے تابعداروں نجدیوں و بابیوں دیوبندیوں کے اس قسم کی حرکت کسی اور بہتر فرقوں میں سے کسی نے نہیں کی اگر کی ہوگی تو مسمول اس بارے میں پہلے مندرج ذیل حدیث مبارکہ کا ملاحظہ ہو۔

وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كَانُ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِتْقَانِهِمْ
هَمَّ حَتَّى يَسْبِغَتْ لَهُمُ الْيَسْمُونُ وَكَانَ ابْنُ عَسْرٍ سِرًّا هَمُّ
نَسْرًا رَخِلَ اللَّهُ وَقَالَ إِنَّهُمْ يَطْلُقُوا فِي آيَاتِ تَزَلَّتْ فِي الْكُفَّارِ
فَجَعَلُوا هَا عَلَى الْمَوْنِينَ (رواه البخاری ص ۱۲۳)

اور اللہ عزوجل کا ارشاد اور اللہ کی شان نہیں کہ گمراہ گھمراہ کسی قوم کو ہند
اس کے کہ ہدایت دی اس نے ان کو حتیٰ کہ بیان کرے ان کے لئے کہ وہ کس چیز سے
گمراہ کس ہیں اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان (خارجیوں) کو اللہ کی تمام خلقت
سے بہت بڑی شگاہ سے دیکھتے تھے اور فرمایا کہ بے شک ایسی آیتوں کو جو کفار
کے متعلق نازل ہوئیں انہیں وہ اہل ایمان پر چسپاں کریں گے۔

(ف) یہ حدیث مرفوعاً بھی مروی ہے چنانچہ امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ
وَصَلَّى الطَّبْرِيُّ فِي تَقْدِيمِ نَيْبِ الْأَشَارِ فِي مَسْنَدِ عَلِيٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ مِنْ
حَدِيثِ أَبِي ذَرٍّ مَرَّ قَوْمًا (قسطلانی شرح بخاری ص ۱۲۳)

طبری نے مسند حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تہذیب الاثر میں حضرت عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک مستند بیان کیا ہے اور مسلم کے نزدیک ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے مرفوع حدیث مذکور ہے۔

(ف) ناظرین یہاں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم غیب کی بھی دلیل ثابت
ہوئی۔ مثلاً

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسے لوگ خارجی ہوں گے جو
آیتیں کفار کے حق میں نازل ہوئیں وہ ان کو مومنین پر چسپاں کریں گے ظاہر ہے کہ آج
کل یہ شعار وہابیہ دیوبندیہ کا ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کے
ماتحت ایسے لوگوں کو خارجی اور ملحد کہا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجود ہے جو اس میں اس سے زیادہ سخت سزا
مذکور ہے جسے قسطلانی میں ^{۱۲۳} ملاحظہ فرمایا جاسکتا ہے۔ دیوبندیوں اور
وہابیوں کا عام شیوہ ہے کہ جہاں بھی غیر اللہ سمجھ پکارنے کو شرک کہا گیا ہے وہ تمام
آیات اولیاء کرام پر پڑھتے ہیں۔ حالانکہ جمہور اسلام و جمہور اللہ تعالیٰ بالاتفاق ان آیات
میں بُت مراد لئے ہیں اب ہم صرف ایک جہ پر اکتفا کرتے ہیں۔

(قُلْ) لَكُمْ (ادْعُوا الَّذِينَ رَحِمْتُمْ) إِنَّكُمْ مِنَ الْيَقِينِ (مِنْ)
دُونِهِ) كَانُوا لَا يَتَكَبَّرُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَزِيرٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَلَا يَكُونُ كَشَفِّ الضُّعْفِ عَنْكُمْ وَلَا تَخْوِيلًا (صحیح)

فرمایا دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کو کہ بلاوجہ ان کو تم محبوب و گمان
کرتے ہو مگر دُونِ اللہ (یعنی رسول اللہ) ہونے کے علاوہ جو تم ان کو اپنا مبود سمجھتے
ہو اس حیثیت سے ان کو بلاؤ (میں فرشتوں کی اور مسیحی علیہ السلام کی اور عیسیٰ علیہ
السلام کی تو وہ تم کفار سے تکلیف کو ہٹانہ سکیں گے اور نہ وہ کفار سے تکلیف تفع
کر ہی سکتے ہیں

(ف) معلوم ہوا کہ یہ کفار کو کہا گیا ہے کہ تم اپنے عقیدہ کے مطابق یعنی ابن
اللہ سمجھ کر پکارو تو وہ چونکہ ابن اللہ نہیں ہیں تو وہ تمہارے اسی شرکے عقیدہ کی
وجہ سے تمہاری پکار کا جواب نہ دیں گے اور نہ تمہاری تکلیف کو رفع کریں گے
کیونکہ تم نے خلاف رسالت ان کو خدا بنایا ہے اور یہ نہیں منع فرمایا کہ اگر تم ان
کو بحیثیت رسول اللہ ہونے کے بھی پکارو گے تو بھی وہ تمہاری تکلیف کو دور نہ کریں
گے۔ اس معاملہ میں غلام خان دیوبندی پیش پیش ہے اس نے صرف اس کا ٹھیکہ لیا ہے
ہے کہ تمام آیات احصاء باطلہ انبیاء اولیاء کے لئے ثابت کرے چنانچہ مشتبہ نمونہ
از خروارے اس کے جواہر القرآن مطبوع قدیم کا ایک صفحہ ۳۱ ملاحظہ ہو۔

اویائے کرام کے حق میں آیات

اَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ وَ
مَثُورَةَ النَّارِ الشَّامَةَ الْاُخْرٰی
ترجمہ: کیا تم نے لات، عوی اور ایک
منات کو دیکھا۔

(پکا: ۵۳: ۵۴)

ان میں سے لات ایک بزرگ تھا۔ جیسا کہ بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۷ میں ہے۔ عوی اور
ناتہ دو بدکار مرد وزن تھے۔

وَقَالُوا لَا تَذْكُنَا اللَّهُ ذِكْرًا
كَذَّبْتُمْ وَذُكِّرْتُمْ وَكَلَّا
يَعْقُوتُ وَيَعْقُوتُ وَفُتْرًا ط
ترجمہ: اور انہوں نے کہا کہ تم اپنے معبودوں کو
ہرگز نہ چھوڑو۔ اور دو۔ سواج۔ یعقوت
اور تسر کو بھی ہرگز نہ چھوڑنا۔

(پارہ ۲۵: توح: ۷: ۷۴)

یہ پانچ نوح علیہ السلام کی قوم میں نیک آدمی تھے جب فوت ہوئے تو ان کی صورتیں
پتھروں پر کندہ کیں اور ان کو غائبانہ حاجات میں پکارا گیا۔ کافی البخاری جلد ثانی صفحہ ۳۳
اور تفسیر عزیزی میں اس مقام پر ہے کہ یہ پانچوں حضرت شہید علیہ السلام کے نیک بیٹے
تھے۔ فتح الباری میں ایک روایت برسل ہے کہ وہ حضرت شہید علیہ السلام کا نام ہے
اور چار ان کے بیٹے ہیں۔

بہر حال یہ پانچوں نیک مرد تھے پتھر نہ تھے۔

حالا کہ مسلمان کا ہر فرد مانتا ہے کہ یہ آیات یقیناً بتوں کے لئے ہیں لیکن غلام خان
اس کے برعکس کہتا ہے۔

مزید توضیح

ہمارے اہل سنت ہیں مضمون کرتے ہیں اور دیوبندیوں و بابیوں سے جب سنتے ہیں
کہ قرآن مجید پر ٹھنا پر ٹھنا ان کی جماعت پر ختم ہے واقعی ایسے ہیں لیکن عوام کو کون سمجھائے

کہ قرآن مجید کے آیات صرف یاد کر کے فر فر پڑھ لینا مطلوب نہیں بلکہ روح اسلام کے مطابق
ان کے مضامین صحیحہ مقصود ہیں ورنہ صرف (بابی طور آیات پڑھنے میں تو بعض ہندو اور
انگریز بھی آجکل کے وہابیوں اور دیوبندیوں سے بازو لے گئے چنانچہ جن دو مسئلوں نے
گماذ می اور اس کے ہندو ہندوؤں کی تقریریں سنیں ہیں وہ فقیر کی تقریر ہذا کی تصدیق کر لیا
ایک دفعہ فقیر کے ہاں ایک انگریز سیرانی مسجد میں مناظرہ کیلئے آدھمکا۔ تو وہ نہ صرف
آیات قرآنیہ فر فر کر کے پڑھتا تھا بلکہ قرآن مجید کی تفسیر کے بیشتر حوالے پیش کرتا تھا
ہمارے عوام کو یقین ہونا چاہیے کہ قرآن مجید کے آیات کو بے محل پڑھنے کی وجہ سے ہی
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لئے کو گمراہ فرمایا اور بدبنائے قرآن پڑھنے والوں کو
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شاہش کے بجائے گمراہ اور بے دین کیوں فرمایا اس کی
تفصیل ابھی آتی ہے بلکہ خود قرآن مجید نے تصریح فرمائی ہے کہ "یضلل بہ کثیرا"
انہ تعالیٰ قرآن مجید کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے معلوم ہوا کہ قرآن مجید
پڑھ چڑھ کر غلط معانی بنانا اسی ٹوک کا خاصہ ہے۔

(اعجوبہ)

ہمارے ایک دوست تقریر کرتے ہوئے کہہ بیٹھے۔ مدینہ پاک۔ غوث پاک رسول
پاک وغیرہ وغیرہ۔ تو جلتے ہیں ایک وہابی دیوبندی کھڑا ہو گیا اور کہا کہ مولانا صاحب
آپ نے مدینہ۔ غوث۔ رسول کے لفظ کے ساتھ لفظ پاک کہہ کر بہت بڑا شرک کہا
اس لئے کہ پاک تو صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور تم نے غیروں کو پاک کہہ دیا ہمارے
مولانا نے پوچھا وہ کیسے۔ اس نے کہا کہ مندرجہ ذیل آیات میں اللہ تعالیٰ نے پاک صرف
اپنی ذات کو کہا ہے مثلاً سُبْحَانَ الَّذِي اسرّٰی بعبیدہ
سُبْحَانَ الَّذِي مَعْلٰیٰ ہٰذَا۔ سُبْحَانَكَ اللّٰہُمَّ
سُبْحَانَكَ اللّٰہُمَّ عَالِیْ صَفُوۃ۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ

سبحان اللہ حیرت سے تسوئے و حیرت سے تصدیق

وغیرہ وغیرہ اس طرح کی بیسیوں آیات پڑھ ڈالیں۔ ہمارے عوام کہے کہ جو کئے ہو گئے کہ واقسی
وہابی دیوبندی قرآن کے درجنوں آیات پڑھ رہا ہے اسی لئے واقعی مدینہ بخداد غوث
رسول وغیرہ وغیرہ کو پاک کہتا شرک ہوگا۔

ہمارے مولانا نے فرمایا وہابی جی پاک کا اطلاق غیر اللہ پر شرک ہے تو بتائیے تم نے
کھانا کھایا وہ پلید یا پاک۔ وہابی نے کہا پاک۔ پھر پوچھا پانی اس نے کہا پاک۔ پھر
پوچھا تمہارا لنگر کس پاک۔ پھر پوچھا تمہارے نماز پڑھنے کا مصلیٰ کس پاک۔ اسی طرح
بسیوں مثالیں گزرائیں۔ تمام وہابی کہتا گیا پاک۔

اب ہمارے عوام کی آنکھ کھلی کہ یہ لوگ اس طرح سے دھوکہ دے کر قرآنی آیات
پڑھ کر غلط مطالب بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ اس پر وہابی کو اپنے جلسہ سے بھگا دیا
دوستو! اس طرح دیوبندیوں و بابیوں کے دوسرے مضامین کا حال ہے۔

(۱۳) لایتما وزعن تراقہم

یعنی خدام القرآن ہونے کے باوجود انہیں خدا جل جلالہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کا درگاہ سے دھتکارنا نصیب ہوگا

حدیث شریف کا مذکورہ جملہ کا خلاصہ فقیر نے عرض کیا ہے تاکہ عوام کے ادہم ذائق
ہوں اور ان کی آنکھیں کھلیں کہ ان دیوبندیوں و بابیوں کے اتنا بڑے خدمات کے باوجود
ان کے گلے سے نیچے راتنے کا یہی معنی ہے کہ وہ قرآن مجید پر دھیں گے لیکن ان کا
مقصود صرف دنیوی ہوگا یا سیاسی انہیں یا پیٹ کی پوجا یا عوام کو دام تزدیر میں
چسپا نایا اپنی شان و شوکت کی دھاک عوام کے ذہنوں پر بٹھانا وغیرہ وغیرہ۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ان کا رد فرمایا کہ وہ فریب کی خبر دی ہے اس کے

بعد بھی کوئی ہمت ان کے دام تزدیر میں چسپا ہے تو پھر وہ اپنی بدہمتی کا اتم کرے۔

دیوبندیوں و بابیوں کا قرآن مجید کے ساتھ برتاؤ

ہمارے عوام سمجھتے ہیں کہ وہابی دیوبندی قرآن مجید کے کچے اور پچے عاشق ہیں اور ہمارے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا قرآن مجید سے عشق محض مفاد پرستی کے تحت
ہوگا اور صرف ظاہر داری کے طور پر حقیقت انہیں قرآن مجید سے کوئی نسبت نہ ہوگی بلکہ اس
کے ساتھ انہیں ولی گاؤ نہیں ہوگا۔

بسمہ تعالیٰ ہم اہلسنت کو اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی نبی خبر پر پورا ایمان ہے اور ہم نے آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ واقسی دیوبندیوں
و بابیوں کے ہاں قرآن مجید کی ذرہ برابر بھی تکریم و قیمت نہیں اس کے متعلق ہمارے ہاں
مندرج ذیل شواہد ہیں۔

(۱)

وہابی دیوبندی کہتے ہیں پچھے پرانے قرآن اور ان کے پرانے اوراق کو جلا دو
چنانچہ متعدد مقامات پر پکاروگوں نے جلائے بھی

(۲)

دیوبندیوں و بابیوں کو خواب میں قرآن مجید پر پیشاب کرنا اچھا ہے۔
(امریکین المجید تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) والاضافات الیومیہ تھانوی اشرف علی صاحبہ

(۳)

وہابیوں دیوبندیوں کے نزدیک قرآن مجید فصیح و بلیغ کلام نہیں

(۴)

بوقت ضرورت قرآن مجید کو پاؤں کے نیچے رکھ کر اوپر کی چیز اٹھانا جائز ہے

(۵۵)

بلا ضرورت قرآن مجید کی طرف پاؤں پھیلانا اور اسے نیچے زمین پر ڈال دینا وغیرہ وغیرہ۔

(۵۶)

قرآن مجید کے اعزاز کے اسباب میں کسی کرنے کی کوششیں مثلاً قرآن مجید کو غلامت پر لٹھانا بدعت اور اس کے لئے کھڑا ہو جانا بدعت اور اسے بوسہ دینا بدعت اسے نیت کا جیلہ وسیلہ بنانا بدعت اسے میرت کے ساتھ رکھنا بدعت وغیرہ وغیرہ مزید فقیر کے رسالہ دیوبندی بریلوی میں فرق اور المصنوع من الشکر والبدعت میں دیکھیے۔

(۱۲) میچو ما دیگر سے نیت

یہ علامت اسی حدیث کا مفہوم ہے جسے ہم نے ایک واقعہ کی صورت میں نقل کیا اب نجدیوں و دہلیوں و دیوبندیوں کا ہر فرد قرآن و حدیث اپنی مرضی مطابق بیان کرنے کا مدعی ہے اگر کسی امام مجتہد سابق عالم ولی کامل وغیرہ کے متعلق عرض کیا جائے تو جواب ملے گا ہم نہیں مانتے آج کل غیر مقلدین کا ایک ایک فرد حدیث کا اردو ترجمہ کر امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم گراہ کر رہا ہے اور دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت کا بھی یہی حال ہے جس کا احساس انہیں خود ان کا ایک مستم خوردہ لکھتا ہے۔

کچھ عجیب سی بات ہے جو تبلیغی جماعت سے جتنا قریب تر ہوتا ہے وہ اتنا ہی دوسرے علماء سے بعید تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ آخر ایسا کیوں ہوا جس نے دو چار چلے دے دیئے تو پھر تو اس کی ترقی درجات

۱۔ کے کیا کہنے پھر زورہ علماء کی بھی کوئی حقیقت اپنے سامنے نہیں کھتا

اصول دعوت و تبلیغ ص ۵۰

جس طرح ذرا اندھ بصرہ نے اپنے آپ کو اعلیٰ سمجھ کر حضور علیہ السلام کو ٹوکا وہی خمار دہانیوں و دیوبندیوں کے اکابر اصرار قریض اب بھی وہ سمجھتے ہیں کہ وہ نبی علیہ السلام سے بھی اعلیٰ کارکردگی کے حامل ہیں۔ چنانچہ مولوی ابیاس حدیث الامان تبلیغی جماعت کا امیر اہل لکھتا ہے۔

اگر حق تعالیٰ کسی سے کام نہیں لینا چاہتے تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کریں تب بھی ذرہ نہیں مل سکتا اور اگر کنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے۔" مکاتیب ابیاس ص ۱۰۷۔

اس گروہ کی ایک نشانی یہ بھی بتائی گئی ہے کہ وہ سادہ لوح بے سمجھ اور نوعمر لوگوں پر مشتمل ہو گا۔ دہلیوں و دیوبندیوں کے حق میں اس نشانی کی تصدیق کرنا چاہتے ہو تو دیوبندیوں و دہلیوں کے کسی بھی اجتماع میں پہنچ جائیے وہاں وہ قوی ہی طرح کے لوگ آپ کو مل جائیں گے بہت بڑی تعداد ان کم پڑھے لکھے سادہ لوح عوام کی نظر آئے گی کام سمجھ کر تبلیغی جماعت کے ساتھ ہو گئے ہیں۔ اور وہ سرگروہ اسکولوں کالجوں مدرسوں اور مسلم آبادی کے ان پرورش نوجوانوں کا ملے گا جو اپنے مذہبی جذبے کی تسلیں کا ذریعہ سمجھ کر تبلیغی جماعت سے وابستہ ہیں۔ کوئی اپنی سادہ لوحی اور حماقت ثانی سے فریب کا شکار ہے اور کوئی اپنی نوعمری اور ناتجربہ کاری کے سبب غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ چہرے کا نقاب الٹ کر کسی نے بھی اصل حقیقت سے واقفیت بہم پہنچانے کی کوشش نہیں فرمائی ہے۔

یعنی آخری زمانے میں کڑے نمونوں کی طرح (سفہام الاعلام ہر طرف ملے ہی ملے نظر آئیں گے اور مجددوں کو جو پال بنا لیا جائے گا۔ تجربات و مشاہدات کے طور پر بھی ان کے

عزاس و اجتماعات خصوصاً تفسیر کے دوروں میں آئے تو دیوبندی وہابی اس پیشین گوئی کی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔ لاف و ادایہ افزائی گروہ سے پھوٹ پڑتے ہیں جو چند اردو سنی پڑھ کر "مولانا" بن گئے ہیں اور بڑے بڑے علماء کو بھی اب وہ خاطر میں نہیں لاتے جیسا کہ اس کا شکوہ اب ان گروہ کے علماء بھی کرنے لگے ہیں مولوی عبدالرحیم شاہ دیوبندی کے یہ الفاظ پڑھیے:

"فرد کا مقام ہے مگر کوئی شخص بغیر سند کے کھوڑ تک نہیں ہو سکتا مگر (ان لوگوں نے دین کو اتنا آسان سمجھ لیا ہے کہ جس کا بھی چاہے وہ عطا و تقریر کرنے کھڑا ہو سکتا ہے کسی سند کی ضرورت نہیں ایسے ہی موقع پر یہ مثال خوب صادق آتی ہے نیم حکیم خڑا جان، نیم لانا خڑا ایلان"

افہول دموت و تبلیغ ص ۵۴

اسی سلسلے میں موسوت کی تقریر کا یہ حصہ بھی پڑھنے کے قابل ہے۔

"میرے بزرگوار! جب اوقات و احوال لوگ منصب خطابت پر فائز ہوں گے تو وہ اپنے مبلغ علم کے مطابق ہی نہیں بولیں گے بلکہ اپنے علم سے آگے نچتے پیدا کریں گے۔ ان کو اتنی جرأت ہو گئی کہ وہ لوگ اپنے خطابات میں تنبیہات فرماتے ہیں:

لطیفہ

دیوبندیوں وہابیوں کے دور سے تفسیر میں بڑے بڑے دائرہ والے ان پڑھ شامل ہو جاتے ہیں عوام کو تاثر دیا جاتا ہے کہ یہاں کتنے بڑے بڑے علماء ہیں لیکن ان کو سکھا دیا جاتا ہے کہ اگر کوئی پڑھے کہ تم کیا پڑھتے ہو تو جواب دینا کہ ہم بیضادی کا من پڑھتے ہیں تاکہ پردہ چاک نہ ہو۔ حالانکہ بیضادی کا متن قرآن مجید ہے اس حال سے لوگ اپنی گاڑی چلاتے ہیں

(۵) (ہم شر الخلق و الخلیقہ)

وہ تمام انسانوں اور حیوانوں درندوں اور تمام موزیوں سے بد اور شر ترین ہوں گے۔

ادھر والا عربی جملہ محبوب خدا امام انبیاء رحمۃ اللعین انیس القریبین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث شریفین کا ہے۔

نکتہ احادیث میں لکھا ہے "الخلق" انسانی مخلوق اور "الخلقۃ" جانوروں درندوں تمام موزیوں کو کہا جاتا ہے اور "شتر" صیغہ فعل التفصیل ہے۔ اس سے ہمارے عوام تھوڑا سا غور و فکر کر کے انصاف سے کام لیں کہ آقائے کونین مولائے ثقیین صلی اللہ علیہ وسلم ان علامات والوں کو "الخلق و الخلیقۃ" بھی بدترین قرار دے ہیں۔ اب اگر ہمارا کوئی جو شیعہ مقرر اور شعلہ بیان واعظ انہیں خنزیر اور گدھا سے بدتر کہہ دے تو اس کا کون سا قصور ہے جب نہ صرف ہمارا آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بدترین اور شر ترین فرمایا ہے بلکہ خالق کائنات اور مالک جمیع مخلوقات نے بھی ایسے ہی فرمایا ہے کہما قال تعالیٰ

رَأَيْتَ شَرَّ الْوَدَّابِ عِنْدَ اللَّهِ
الضَّمُّ أَتَيْكُمْ الَّذِينَ لَا يَفْقَهُونَ

الودّاب درجہ کی جمع ہے بمعنی ما یدبّ علی الارض زمین پر چلنے والے انسان حیوان درندے موزی تمام۔ اور شتر فعل التفصیل کا صیغہ ہے لیکن صرف وہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے اور آپ کی قدرت و منزلت سے نا آشنا رہے جیسے ابوجہل۔ عقبہ۔ شعیبہ۔ و دیگر ان کے ہمنوا اسی لئے سرور کون و مکان آقائے انس و جان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لَیْسَ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا دَعَا لِعُمَرَاءِ النَّبِیِّ رَسُوْلُ اللَّهِ دُنْیَا وَآخِرَتِی کَیْ لَا یَسْئُرَ لَیْسَ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا دَعَا لِعُمَرَاءِ النَّبِیِّ رَسُوْلُ اللَّهِ دُنْیَا وَآخِرَتِی کَیْ لَا یَسْئُرَ لَیْسَ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا دَعَا لِعُمَرَاءِ النَّبِیِّ رَسُوْلُ اللَّهِ دُنْیَا وَآخِرَتِی کَیْ لَا یَسْئُرَ لَیْسَ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا دَعَا لِعُمَرَاءِ النَّبِیِّ رَسُوْلُ اللَّهِ دُنْیَا وَآخِرَتِی کَیْ لَا یَسْئُرَ

حق دیدے

کہ اگر درندوں موزیوں کے سامنے جس بھی نبی آخر الزمان آقائے کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی آیا تو سر جھکا دیا۔ کیا اسلام کے شہدائی کو حضرت رضی اللہ عنہ کا واقعہ یاد نہیں کہ جب شیر حملہ کرتا ہے تو اسے فرماتے ہیں انا مولی رسول اللہ۔ اسے شیر غردار امیں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔ پھر شیر نے نہ صرف محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر نہ صرف سر جھکا دینا ہے بلکہ غلام بن کر سر جھکا دینا ہے اور دوسروں کو بھی تلقین کرتا ہے کہ اسے کچھ نہ کہو۔ یہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے۔

اسی طرح جس بھی نبی نے نبی کی چھینی تو اس نے یہودی کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کرنے کی تلقین کی۔ پھر یہودی کی بکریوں کی نگرانی کرنے لگا جب تک کہ وہ دولت اسلام سے مشرف ہو کر واپس نہ لوٹا۔

گدھا عالم دنیا میں سب سے احمق ترین جانور ہے لیکن مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و عشق سے اتنا سرشار ہے کہ جو نبی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوتے تو پیشاب اور لید نہیں کرتا تاکہ آقائے کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی نہ ہو جائے۔

سبے چاری مکھی کتہا گندی سہی لیکن ادب کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیتی۔ اس لئے سورہ حجرات میں بڑے عقل والوں کو اللہ تعالیٰ نے لایعقل (احمق) کہہ دیا حالانکہ انہوں نے صرف اتنی غلطی کی کہ حضور علیہ السلام کو دروازہ پر

سک دے کر باہر تشریف لائے کا عرض کیا۔ اگرچہ وہ سخت مجبور تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی ایک نہ سنی اور انہیں انھم کا یعقلوت جیسے کڑوے القاب سے نوازا۔ ابو جہل باوجودیکہ عرب میں چوٹی کا دانشور تھا اسے عرب جیسے غیور انسان ابو الحکم کا خطاب بخشا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے احمقوں کا باپ (ابو جہل) فرمایا۔ کیوں صرف اس لیے کہ وہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔

لیکتے افسوس

کہ ہمارے دور کے لمبے راڑھے والے، موٹی گردن والے، گنجے ملاٹھے اور ان کے چھوٹے بڑے کھلے بندوں نبیوں کے تاجدار کل کائنات کے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جی بھر کر گستاخیاں کریں تو ہمارے مسلمان بھائی بھائے ان سے خفا ہونے کے ہماری مذمت کرتے ہیں لیکن ہم تو حق سناتے رہتے ہیں اور سناتے رہیں گے کیوں نہ مانے تو وہ جانتے اور اس کا خدا۔

ان کے شرارت

عیاں ہے کہ جب سے اس پارٹی نے سراٹھایا ملک سے اس وحین آٹھ گیا ہے گھر گھر میں فتنے اور فساد برپا ہیں۔ حجرہ کچھ سارا شہر پر سکون ہوتا ہے جب ان کا کوئی ایک فرد وہاں قدم دھرتا ہے تو نہ صرف تمام شہر بلکہ سارا علاقہ جھگڑت اور فساد کی لپیٹ میں ہوتا ہے ان کے ہزاروں جلتے جلوس ہوتے رہیں گے کبھی ہمارے سنی عوام ان کے درپے آزار نہیں ہوں گے بلکہ ان سے ہزاروں گستاخیاں بے ادبیاں دریشان نبوت و ولایت سن کر بے غیرتی سے خاموش رہیں گے لیکن جو نبی ہمارا جلسہ یا وعظ کا پروگرام ہوگا۔ ہزاروں فتنے کھڑے کر دیں گے۔ گورنمنٹ کو سینکڑوں درخواستیں بھیجیں گے وفد کی صورت میں حکومت کو جاکر خونی زبانی دھمکی دیں گے۔ جلسے میں اگر شور و غل مچائیں گے۔ مناظرے کا بیج

اور پرچی نویسی غرضیکہ ہزاروں پریشانیوں پر پا کریں گے۔
آخر یہ کیوں اور کہاں تک اور ہمارے عوام اہلسنت ان باتوں کو کیوں نہیں سمجھتے۔

ہم نے تو "شواہل الخلق و الخلیفۃ" کے مجموعے کو تفصیل سے عرض کر دیا ہے۔ اس کے بعد عوام اہلسنت جانیں اور ان کا کام وصا علیہنا البلاغ

(۱۶) سفہاء الامام

جنی پرے درجے کے ہوں گے ان کے باوجود خندہ اور ہٹ دھرمی میں ضرب المثل آزماکر دیکھئے کہ جس طرح انہیں لیڈروں نے آیات و اسامیت کا مفہوم بتایا ہے اس کے خلاف ہزاروں آئمہ و مشائخ اقطاب و اغوات ادنیاء علماء کے اقوال دکھائیے برگزینہ نہیں گئے ہاں انہیں ان کی جماعت دیوبند و غیر مقلد و بابی کا قول دکھائیے تو سرا کر سوچنے کا کہیں گے ورنہ انہیں میں نہ مانوں (لا نسلم) کا ایسا سبق یاد کرا دیا گیا ہے کہ فقہ قزوینی جہرا لعل والے بھی ان سے پناہ مانگتے ہیں ان کا حال اسی بادشاہ کے لڑکے جیسا ہے کہ بادشاہ نے اعلان کیا کہ ایک رات میں جو شخص میرے لڑکے کو پڑھا دے تو میں اسے بڑے انعامات سے نواز دوں گا ایک منچلے نے حامی بھر لیا۔ اس نے اسے خاک پڑھانا تھا بس یہی سکھا دیا کہ تیرے سے جو کوئی پوچھے تو کہنا میں نہیں مانتا۔ صبح کو بادشاہ کو کہا گیا کہ تیرا لڑکا فارغ التحصیل ہو گیا ہے اس نے بڑے بڑے علماء و فقہاء بلوائے اس سے جو بھی سوال کرنا اسے وہی جواب دیتا۔ "میں نے تمہیں سے مانتا" ایک فقیر ایسی جیسا بیٹھا تھا اس نے کہا مجھے کچھ سوال کرنے دو۔ اس سے پہلے دو چار سوال علمی کر کے پوچھا اللہ تعالیٰ خالق ہے اس نے کہا میں نہیں مانتا۔ اس نے کہا حضور نبی پاک صلی اللہ

علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اس نے کہا میں نہیں مانتا۔ آخر میں اس نے بادشاہ کی طرف اشارہ کیا اور کہا یہ تیرا باپ ہے۔ اس نے کہا میں نہیں مانتا بادشاہ نے اٹھ کر دو چار تھپڑ لڑکے کو رسید کئے اور دو چار اس کے استاد کو بھی۔ ایسے ہی یہ لوگ ہیں ان سے جتنا عقائد و دلائل سے کھجاؤ سب میں لا قلم کہیں گے جیسے وہ غریب نہ دین کا راہ نہ دنیا کا۔ ایسے ہی ان کے پڑھانے والوں نے ایسی پٹی پڑھائی ہے کہ اب نہ خدا کے رہے نہ رسول رسول اللہ علیہ وسلم کے

اور ان کی عبادت کی داستان طویل ہے فقیر نے دیوبندیوں کیلئے "دیوبندی بریلوی فرق" اور دیوبندیوں کے لئے "آئینہ و بابی نما" میں بے شمار نمونے لکھے ہیں

غیر مقلد یعنی چٹے و بابی

چونکہ یہ کسی امام کے مقلد نہیں یہ خود مجتہد ہوتے ہیں۔ دو چار اردو کی کتابیں پڑھ کر احادیث کی کتابوں کا مطالعہ کر کے پھر دل چاہا ڈینگ مار دی۔ اسی لئے یہ ایسے مسائل گھڑ لیتے ہیں جس سے عوام سن کر شمشیر رو رہ جاتے ہیں۔
لیجئے ان کے چند مسائل

جانوروں کی منی پاک ہے۔ کتے اور خنزیر کے سوا تمام جانوروں کی منی پاک ہے۔

(فقہ محمدیہ ص ۱۸)

منی کھانا جائز ہے۔ (مرور اور غورت) دونوں کی منی پاک ہے اور جبکہ منی پاک تو ایسا
اس کا کھانا بھی جائز ہے یا نہیں۔ اس میں دو قول ہیں (یعنی بعض منی کھانا جائز سمجھتے ہیں۔)
(فقہ محمدیہ ص ۱۸ مصنف مولوی ابوالحسن)

آپ یہ باتیں دیکھ کر حیران نہ ہوں۔ غیر مقلدین کی شریعت ہی انوکھی ہے۔

نیکو کھانا جائز ہے۔ (مرد و عورت) (عرف الجہاد ص ۲۳۵)

اصناف اور جانوروں میں سب کی مٹی پاک ہے۔ "مٹی ہر چیز پاک است"

(عرف الحدادی ص ۱۱۱) و فقہ محمدی ص ۱۱۱

کچھوا حلال ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ جلد دوم صفحہ ۱۳۳)

گوزہ حلال ہے۔ (تفسیر ستاری ص ۲۲)

ڈاڑھی والے مرد کے لئے عورت کا رو دھو بیٹا جائز ہے

(روضۃ النبویہ ص ۲۳۴)

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسی غلیظ غذاؤں اور مساک کے خوگر گیارہویں اور عرس وغیرہ کی مشیاء کو حرام کہتے ہوئے شہر ماتے ہیں نہیں۔

دیوبندیوں کی حلال غذائیں

کڑا کھانے والے کو ثواب ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۳۳)

ہندو تہوار۔ ہولی اور دیوالی کی پوڑیاں وغیرہ کھانا جائز ہے

(فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۱۲۳)

کجرویوں کی حرام کی کمی سے ہندی کھانا غریب دیوبندیوں کے لئے جائز ہے۔

(ارواح ثلاثہ ص ۳۷)

ہندو جو بیابانی کی لگاتے ہیں (سودی روپیہ صرف کر کے) مسلمانوں کو اس کا پانی

پینا درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۳۴)

دیوبندیوں اور وہابیوں کی حرام غذائیں

لیکھتے

وہ کھائے بغیر دھتے بھی نہیں

(۱۲۶۹ء) (۱۲۶۹ء)

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سبیل کا پانی اور دودھ حرام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۳۳)

کھانے پر ختم قرآن پڑھنے والا جہنمی ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد دوم ص ۱۱۱)

کھانے پر ختم پڑھنا اہل ہند سے مشابہت ہے۔ (مسوۃ الہدیہ ص ۱۱۱)

گیارہویں اور بیارہویہ نکاح ہے کہ مذکورہ بالا اغراض کے لئے دیتے ہیں اگرچہ اس کا نام

ایضاً ثواب رکھیں لہذا اس کا دینا اور لینا حرام اور کھانا حرام ہے۔ (مسوۃ الہدیہ ص ۱۱۱)

اس قسم کی ذریعہ ذمہ شرک ہے اس کا کھانا خنزیر کی طرح حرام ہے۔ (جواہر القرآن ص ۱۱۱)

تبیخ (قلوٹی) و سوال کا کھانا حرام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم ص ۲۳۴)

حقیقت یہ ہے

کہ ان فتاویٰ نے انہیں غی۔ ہندی بنا کر ایسی غلیظ غذاؤں کی کھلا کر ایک طرف اپنے نبی علیہ السلام

کا معجزہ ظاہر فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا اس شکل و صورت اور ایسی طرز اور روش

کے لوگ پیدا ہوں گے اور الحمد للہ ہم نے انہیں دیکھا اور میں مجرہ مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ و

سلم کی تصدیق ہوئی۔ دوسری طرف انہیں اللہ تعالیٰ نے سزا دی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ

کی پاک مشیاء کو حرام کہا تو انہیں اللہ تعالیٰ کو ہجو۔ اُکو اور کوا وغیرہ کھلایا۔ (جناب

سینہ شہداء)

واللہ یقودون من قول خیر البریۃ

یہ حدیث پاک کا جملہ ہے جس میں اشارہ ہے کہ سوائے قرآن و حدیث کے ان

کا اور کوئی مطالبہ نہ ہوگا۔ تاہم خود لاطف فرما سکتے ہیں کہ معمولی سے معمولی مسئلہ پر کہتے

میں دکھاؤ قرآن مجید یا نبیؐ کی حدیث شریف میں ہے اور ہر وقت قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی رٹ لگاتے ہیں بزرگان دین کا کوئی حوالہ نہیں کرتے اور

احادیث و قرآن مجید کو جس طرح اسلاف نے بیان کیا اسے ہرگز نہیں ملتے اپنی من مانی منواتے ہیں اگرچہ خود ہزاروں مسائل میں ایجاد بندہ کے ترکیب ہیں لیکن اپنے جلد مسائل سنت بتائیں گے اور خواہ مخواہ دوسروں کو بدنام کریں گے

خلاصہ یہ ہے

یہ لوگ بظاہر اچھی باتیں اور اخلاق و شرافت کا ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں بات بات پر حدیث کا نام لیتے اور احادیث سے ثبوت مانگتے ہیں اور حدیث کی آڑ میں سادہ لوح مسلمانوں کو امور خیر سے روکتے اور معتقات و معمولات اہل سنت کو حدیث کے خلاف سمجھتے اور بدعت قرار دیتے ہیں۔ مگر اپنے لئے انہیں ثبوت حدیث کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ نہرو کو رسول السلام بنائیں۔ راجندر پر شاد کو دیوبند بلا کر اس کا جلوس نکالیں گاندھی کی سادھو و امریکی انگریزوں کی قبر پر پھولی پڑھائیں۔ غرضیکہ جو چاہیں کرتے پھر یہ انہیں کھلی چھٹی ہے ان کا ہر ایرا غیر بھی اپنے کو اہل حدیث و شریعت کا ٹھیکیدار سمجھتا ہے۔ چاہے بالکل جاہل ہی کیوں نہ ہو۔

اسی طرح ان کو اپنے اعمال و نماز روزہ پر اتنا گھمنڈ ہے کہتے ہیں کہ محض اپنے اعمال کی بنا پر پار جوں گے ہیں رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ و سہارا کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ نہ ان سے کوئی فائدہ ہے۔ اور عامۃً مسلمان بھی اپنی نماز روزہ کو ان کی نماز روزہ کے سامنے حقیر سمجھتے اور ان کی دوزخ سو پ پھر قی و ہوشیاری اور اپنی کمزوری پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں۔

(۱۸۸) نبوت پر طعن و تشنیع

ایک نشانی ان لوگوں کی یہ بھی ہے کہ یہ لوگ نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب شریف پر طعن و تلخہ چھٹی اور نہایت ناپاک حملے کرتے ہیں چنانچہ ایک موقع

پر جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے علم غیب شریف کا خطبہ ارشاد فرمایا کہ مجھ پر میری تمام امت سچی صورتوں کے ساتھ پیش کی گئی اور مجھے معلوم ہو گیا کہ کون مجھ پر ایمان لا گیا اور کون میرا انکار کرے گا تو اس پر منکرین علم غیب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام متنافقین نے استہزاء کیا۔

”محمد یہ زعم ہے (معاذ اللہ) کہ جو لوگ ابھی تک پیدا نہیں ہوئے وہ ان کے متعلق بھی جانتا ہے۔ کہ کون ان میں سے ایمان لانے کا اور کون انکار کرے گا حالانکہ ہم (منکرین علم غیب منافق) اس کے ساتھ رہتے ہیں اور ہیں تو وہ پہچانتا نہیں...“
ان کی اس بات پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا: ”ما ہا ل اقوام طعنوا فی علی لا تسئلونی عن شیء“

فیما بینکم و بین المصاعنا الا نہا تکم بہا“

کیا حال ہے ان لوگوں کا جو میرے علم پر طعن کرتے ہیں۔ اے منکر و اب سے لے کر قیامت تک جس چیز کے متعلق مجھ سے سوال کرو میں اس کا جواب دے سکتا ہوں الخ (تفسیر خازن معالم التنزیل۔ تفسیر قادری تفسیر ترجمہ تفسیر حسینی۔ بیضاوی جامع البیان وغیرہ)

اس حدیث پاک میں سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت کے منافقین و منکرین علم غیب کے خطاب فرماتے ہوئے ماہال اقوام کہہ کر ان قوموں کے متعلق بھی پیشین گوئی فرمادی جو بعد میں پیدا ہو کر علم غیب کا انکار کرنے والی تھیں چنانچہ اس وقت اس پیشین گوئی کے مصداق یقیناً نجدی۔ دیوبندی ہیں جو انکار علم غیب کے علمبردار ہیں۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

علم غیب کی طرح چونکہ نجدی دیوبندی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات و فیوض و برکات کے بھی منکر ہیں اور علانیہ کہتے ہیں کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی شہزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے اور ان کے کچھ کام نہیں آسکتے اس لئے حضور نے علم غیب کی طرح اللہ کے اس عقیدہ کا بھی تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

الانما ہاں اقوام یزعمون ان ھمی لا تنفع والذی

نفسی یدہ ان ھمی موصولۃ فلی للذی والآخرۃ

دکنز اعمال پڑھ

خبردار ان توں کا کیا حال ہے جن کا یہ زعم ہے کہ میرا رحم (قرابت داری و رشتہ داران) دنیا و آخرت میں نہیں کام آئے گا۔

(۹) بہت کے پچاریوں کے دوست اور مسلمانوں کے دشمن اور ان کے قتل غارت کو

جہاد سمجھیں گے

یہ آخری نشانی تفصیل طلب ہے اس کے چند حوالے فقیر کی کتاب "ابلیس تا دیوبند" میں ہیں یہاں پر بقدر ضرورت خارجیوں سے لے کر دیوبندیوں کے چند حوالے قلمبند کرنا ہوں۔

خارجیوں کی متعلق

فوج اباری شرع بخاری نہ میں کہتے ہیں کہ
و کفوا عن اموال الذمۃ
عن التعرض لہم مطلقاً فکما
فیمن ینسب الی الا الاسلام
بالقتل والسی والتہیب۔

یہاں پر مذکور ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو قتل کرے یا اس کا مال لوٹ لے یا اس کو تہیب کرے تو اس کا اسلام ختم ہوگا۔

ان کی داستان طویل ہے فقیر کی کتاب "ابلیس تا دیوبند" میں دیکھئے

نجدیوں کے متعلق

انبیاء و اولیاء علیہم السلام جو نورانی عقائد ہیں نجدی ہابی ان کو شرک و کفر حرام و بدعت قرار دیتے ہیں اور ان کی اسلام و اہل اسلام اور شان رسالت سے دشمنی ایسی مکمل ہوئی حقیقت ہے کہ جس کا خود دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد صدر دیوبند کو بھی اعتراف کرنا پڑا۔ چنانچہ وہ اپنی مولوی حسین احمد نے اپنی کتاب الشباب الناقب میں لکھا ہے۔

"صاحب محمد بن عبد الوہاب نجدی (وہابیت کا بانی اور دیوبندیوں غیر مقلدوں و دو دیوبندیوں کا بڑا پیشوا) ابتداء تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسد رکھتا تھا۔ اس لئے اس نے اہل سنت و الجماعت سے قتل و قتال کیا۔ ان کو با بھرا اپنے خیالات کی تکلیف دینا رہا۔ ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور سلال سمجھا گیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعث رحمت و ثواب شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائی۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے عینہ منورہ و مکر مستطہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خوشخوار فاسق شخص تھا۔ اس کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم اور تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے یہ عقائد ان کا اہل اسلام سے سلوک اب بہت کے پچاریوں کے متعلق چند نمونے

لاحظہ ہوں۔

نجدی وزیر اعظم گاندھی کی سادھ پر

نجدی سعودی حکومت کا وزیر اعظم امیر فیصل ۵۵ ع میں ہندوستان پہنچا تو بھارتیوں نے اس کے استقبال میں "بھارت سعودی عرب زندہ باد۔ راجا بھارت سعودی عرب زندہ باد" کے فریے لگائے۔ امیر فیصل نے بھارت میں قیام کے دوران میں ڈاکٹر واجد پریشاد۔ ڈاکٹر راجا کشن اور پنڈت نہرو سے ملاقاتیں کیں۔ اور راج گھاٹ پر ہاتھ لگا کر سادھ پر پھول چڑھانے لگے۔ نیز ایک گاؤں رتن گڑھ میں تشریف لے گئے۔ جہاں دیہات سیکھار کا کام دیکھ کر اس قدر متاثر ہوئے کہ وہیں دس ہزار روپے کا عطیہ عنایت فرمایا (نوائے وقت لاہور ۱۱/۱۲/۱۹۵۵ء) (۱۱/۱۲/۱۹۵۵ء)

حیرت کا مقام ہے کہ ایک طرف تو مدینہ پاک میں روضہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نجدی حکومت کی طرف سے نجدی سپاہی پہرہ کے لئے مقررین جو روضہ پاک کی طرف پشت کر کے بیٹھے رہتے ہیں اور دوسری طرف کام ہے کہ کوئی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم روضہ پاک کی نوافی جالیوں کے قریب نہ آئے۔ بلکہ باندھ کر سلام عرض نہ کرے اور دمانہ مانگے اور جو ایسا کرتا ہے اس کو دھکے دینے جاتے ہیں اور بیٹھا جاتا ہے۔ اگرچہ مستورات ہی ہوں اور دوسری طرف اسی نجدی حکومت کا وزیر اعظم امیر فیصل اسلام و اہل اسلام و پاکستانی کے دشمن مشرک نجس گاندھی کی سادھ (مرحی) پر پھول چڑھانا ہے تو نہ نجدی توحید میں آباں آتا ہے اور نہ ہی نجدی حکومت میں آتی ہے۔

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے ناامیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

سیدنا اعظم حضرت قدس سرہ نے فرمایا ہے اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدی کلہر چڑھانے کا بھی اسان گیا

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

(کا پورہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۵ء)

(۲) نجدی وزیر واشنگٹن کی قبر پر

سعودی عرب کے وزیر دفاع امیر فہد ابن سعود نے جو شاہ سعود کے ہمراہ امریکہ آئے ہیں۔ کل امریکہ کے پہلے صدر جارج واشنگٹن کی قیام گاہ کی بارش کے باوجود انہوں نے مکان کے پائین باغ کی بھی سیر کی اور جارج واشنگٹن کی قبر پر پھول چڑھائے (کوہستان ۱۶ فروری) ۱۹۵۶

(۳) شاہ سعود اور قبر پرستی

واشنگٹن یکم فروری ۰ آج صبح شاہ سعود پوٹوٹک دریا کو عبور کر کے واشنگٹن قبرستان گئے اور گناہ سپاہی کی قبر پر پھول چڑھائے یہ قبر گزشتہ جنگ میں ہلاک ہونے والے تمام امریکی سپاہیوں کی یادگار سمجھی جاتی ہے۔ دوپہر کا کھانا شاہ سعود نے نائب صدر ٹکس کے ہمراہ کھایا (نوائے وقت۔ نسیم۔ مغربی پاکستان ۱۶ فروری ۱۹۵۵ء) یہ ہے وہابیوں کا جندیہ توحید (اللیلا ذی اللہ تعالیٰ) کہ جس کے ماتحت ناسور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پاک کی زیارت کی نیت سے جانا تو مذہب و بدعت بلکہ شرک ہے۔ لیکن دریا عبور کر کے گناہ امریکی سپاہی کی قبر پر جانا۔ نہ بدعت نہ شرک ہے

تفت نجدیت نہ کفر نہ اسلام سب پر حرف
کاقرار دھر کر ہے نہ آدھر کی آدھر کی ہے

رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت یا سعادت کے مقام کی زیارت تو بہت محض جس سے پرہیز واجب اور بارش کے باوجود واشگوش کی قیامگاہ۔ پائین باغ اور قبر کی زیارت جائز ہے۔

بخاری و ترمذی ہی گزشتہ طبیعت حسیری (۶۱)

کفر کیا شرک کا فصل ہے نجاست تیری

مسلمانوں کا پھولوں کا گھرا ہوا خدا شرک حضرات اولیاء کرام کے مزارات شریفہ پر چادر مار پھول چڑھانے مکروہ۔ حرام۔ بدعت۔ بلکہ گندمی کی سادہ جساج واشگوش اور گنہگار سپاہی کی قبر پر پھول چڑھانا بالکل صحیح و درست۔ وہابیوں کے ان اسرار توحید تک بھلا کسی کی رسائی ہو سکتی ہے۔

ناظرین! غم نہ کیجئے یہ تھا ان کا بغیر دل سے برتاؤ

اب ان کا اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے متعلقین کے بارے میں سینئے۔

نواب صدیق حسن خان (دہلوی) نے کہا کہ: "شان نبوت و حضرت رسالت علیٰ صلیا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے کو مائیں ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی اسماں اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اسکا دہرے تو سل رہا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں ان کے بڑوں (محمد بن و ابیہ) کا منقولہ ہے: "صاذا اللہ صاذا اللہ نقل کفر کفر نہ باشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاشی ذات سرور کائنات سے ہم کو زیادہ نص دینے والی ہے ہم اس سے کئے کو بھی دق کر سکتے ہیں اور ذات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ (اشہاب الثاقب ص ۳۳ ص ۳۴)

ان بعد الوباب بخاری کے بعد سوئے اتفاق سے پھر ایسا وقت آیا کہ انہی بخاریوں کا حرمین طہین پر تسلط ہو گیا اور بخاری حکومت کے سربراہ عبدالعزیز ابن سعود اپنی بخاری توحید کا خوب مظاہرہ کیا۔ اہل بیت و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مزارات علیہ بلکہ مساجد تک کو شہید کیا۔ مقامات متبرکہ پر قفل لگایا۔ اور پیرہ بٹھایا اور اہل سنت و الجماعت کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا عبدالعزیز ابن سعود کا (لکھا رسول) بخاری و بانی حکومت کا فرمان روا ہوا اس کو بھی برعم خویش اسلام و توحید کی تبلیغ کتاب و سنت کی نشر و اشاعت اور شرک و بدعات کے مٹانے کا فکر و استیلا رہے چنانچہ وہابیوں کے شہنشاہ شاہ سعود جس کو قرآن اسلامی کے صدر تھے اس کی شائع شدہ پرشاد (۱۳۳۸ھ) کے منہ پر ہے کہ: "موتہر اسلامی بہت جلد مبلغین کی ایک ایسی جماعت ترتیب دینے والی ہے جو انشاء اللہ اسلام میں داخل شدہ ایسی تمام بدعات و خرافات کو خارج کر سکے گی جو قرآنی نقطہ نظر سے محض مہمل ہیں۔ دین اسلام کی عظمت و حرمت کا اعتراف کرانے کے لئے ضروری ہے کہ ان مہمل اور بے بنیاد اعتقادات کو مسترد کر دیا جائے جو اس کی اصلیت کو منح کئے دیتے ہیں۔"

چنانچہ اس بخاری شاہ سعود کے حکم سے جو رسالہ مسائل حج مطبوعہ مطبع حکومت سعودیہ شائع ہوا۔ اس میں ان بدعات و خرافات اور بے بنیاد اعتقادات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ

(۱) کسی عین اور مخصوص قبر (روضہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء) کی زیارت کے لئے سفر کرنا ایک بدعت ہے اور زیارت تبرئہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب میں جو احادیث وارد ہیں اس قسم کی تمام احادیث صحیف اور ان میں سے بعض موضوع بھی ہیں حضور کے روضہ پاک پر جانے کی کوئی ضرورت نہیں جس مقام پر ہو وہیں سے درود

بھیج دو۔ (رسالہ مذکورہ مختصراً ص ۳۳)
مذکورہ خاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریفہ پر دعا کرنا بدعت ہے یا نہ

۳۔ درگاہ کا قبر شریف کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا اس قدر بدترین منکرات میں سے ہے جو کہ انسان کے ایمان کو ناسد کر دیتا ہے۔ (صفحہ ۴۴)

۴۔ جن زیارت کرنے والوں کا یہ مقصد ہوتا ہے کہ میت سے اپنی حاجت طلب کر لیں یا وہاں جا کر نماز پڑھیں یا اس کی قبر کے پاس دعا کریں یا اس پر جو تعمیر اور کھڑیاں لگی ہوں انہیں چھو لیں اور ان پر ہاتھ پھیریں وغیرہ (مطلوبہ) ہونا چاہیے کہ اس قسم کے تمام امور عین بدعت و گمراہی اور شرک کے وسائل ہیں۔ پھر تجویز کی جالیوں اور دیواروں کو چومنا اور ان سے پٹنٹا ایک ندم لال اور انتہائی جہالت اور غفلت کی دلیل ہے (صفحہ ۵۱۱۴)

۵۔ (لکھیں) مسجد حرمہ رضی اللہ عنہا یا مسجد جبل البقیع اسی طرح وہ مقام کہ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت یا سعادت ہوئی تھی یا جمل جہاں پہلی مرتبہ دفن ہوئے تھے یا وہ پہاڑ کہ جہاں اسماعیل علیہ السلام کی بجائے قربانی ہوئی تھی وغیرہ دیگر ایسے مقامات و آثار جن پر راستوں میں مساجد تعمیر کرادی گئی ہیں ان مقامات یا اس قسم دیگر مقامات کی زیارت کا قصد کرنا اور ان میں نماز پڑھنا اور وہاں دعا کرنا یا تمام امور عین بدعت ہیں۔ جن سے تجنب (پرہیز) کرنا واجب ہے (صفحہ ۵۱۱۳)

۶۔ بعض عوام اپنی (نڈا و پکار) میں دفع ضرر اور طلب منفعت کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ (مدد طلب) کرتے ہیں۔ معلوم ہونا چاہیے کہ ان کا یہ فعل شرک اکبر (بت پرستی) سے بھی بڑا شرک ہے حق تعالیٰ نے آپ کو اس سے نہیں بھیجا ہے کہ لوگ انہیں پکاریں اور ان سے استغاثہ کریں اور نہ اس سے بھیجا ہے کہ وہ تعاضے حاجات اور دفع کربات کے لئے عباد اور بندوں کے درمیان واسطہ ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور سے دنیا میں شفاعت کا طلب کرنا بزرگ جائر نہیں

(رسالہ مذکور صفحہ ۴۹-۵۱)

(۷) (کعبہ شریف) کے رکن یمان کو چومنا یا اس پر ہاتھ پھیر کر چوم لینا جائز نہیں

۸۔ کعبہ کے دیگر ارکان کو سلام کرنا یا اس کے پردے پکڑ کر لٹکنا یا ان کو چومنا یا بٹے سینے یا پیٹ کو بیت اللہ سے لگانا سوا ملتزم کے یہ تمام اعمال محدث و بدعت ہیں۔ خانہ کعبہ کے پشتہ پر ہاتھ پھیرنا یا اس پر سجدہ کرنا بھی غیر مستون (بدعت) ہے (صفحہ ۱۲۳)

ہندو کونجریوں کی دعوت

نام نہاد علم بردارانِ توحید و مدعیانِ عل بالحدیث (دہابیوں) کے شاہ سعود و وزیر اعظم امیر فیصل نے بھارت میں ہندوؤں کی شرکوں کی دعوتیں اڑوانے لگائیں۔ گاندھی کی سادھ پر پھول چڑھانے، نہرو کے زیر سایہ اپنے قعرے دراجکار سعودی عرب لاندہ بان لگوانے، جلوس نکالنے اس کی خوشنودی کے مطابق بیان دینے اور ناچ دیکھنے کے بعد نہرو کا حق نمک ادا کرنے کے لئے اس ظالم شخص کا خر کو "سعودی عرب" آئے کی دعوت دی۔ چنانچہ ستمبر ۱۹۵۷ء کے آخر میں نہرو نے سعودی عرب جانے کی تیاری کی۔ عین انہی دنوں میں ہندوستان میں ایک رسول نے عالم کتاب "نہرو" پر ہتھیار اٹھایا جس میں نبی اکرم سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (قداد امی والی) کی ذات مبارک پر ناپاک حملے کئے گئے تھے) کی اشاعت کے خلاف ہندوستان کے مسلمان احتجاج کر رہے تھے اور نہرو حکومت میں اس کتاب کی ضبطی کی بجائے مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا تھا (العیاذ باللہ تعالیٰ) اور ادھر پاکستان اور بھارت میں اس ناپاک کتاب کی اشاعت، توہین شان رسالت اور مسلمان بھائیوں پر نہرو حکومت کے انسانیت سوز مظالم کے خلاف زبردست مظاہرے ہو رہے تھے۔ خود مشرقی پنجاب کے بعض ہندو اخبار (پر بھات بسنا بھاپ) بھی "نہرو" پر ہتھیار اٹھانے کی مذمت کرتے ہوئے نہرو حکومت سے اس کی اشاعت پر پابندی

لگانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ (روزنامہ امتیاز، ۱۷ ستمبر ۱۹۵۹ء) مگر نجدی سعودی حکومت اس معاملہ میں باطل خاموش تھی اور وہابی شاہ سعود نہرو سے احتجاج کرنے کی بجائے اس کے استقبال کرنے کی تیاریوں میں مشغول تھا۔ نجدیوں کی یہ روش مسلمانوں کے تازہ دخول پر گویا ناک پاشی تھی جس سے ان کی بے چینی و اضطراب میں مزید اضافہ ہو گیا۔ اور سب سے بیک لڑائی سعود سے مطالبہ کیا کہ وہ اس حالت میں ظالم نہرو کو سعودی عرب آنے کی اجازت نہ دے۔ مگر مشرک نواز شاہ سعود نے پھر بھی کوئی پردہ نہ کی اور اس کے کان پر جوں بھر نہ دیکھی۔

نہرو کے استقبال کا پروگرام

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ میلاد و جلوس مبارک کو بدعت و شرک کہنے اور اس پر پابندی لگانے والے نجدیوں کی طرف سے نہرو کے ریاض (نجد) پہنچنے سے پہلے ہی اس کے شاہی استقبال کا پروگرام شائع ہو گیا چنانچہ اخبارات میں آیا کہ "سعودی عرب میں چندت نہرو کی مدارات کا ایسا انتظام کیا جا رہا ہے جو الف میلاد کے جہاد و جلال کی یاد تازہ کر دے گی۔ نہرو روز طائف کے باغوں سے گلاب کے تازہ پھول پیارہ کے ذریعہ ان محلات میں لائے جائیں گے جہاں نہرو قیام کریں گے۔ وزیر اعظم (نہرو) اور ان کی پارٹی کے لئے شاہی خوش غاتوں میں خاص تقدمات کئے جا رہے ہیں۔ ہوائی مستقر سے ریاض میں شاہ سعود کے شہریت پر شکوہ محل تک نہرو کو جلوس کی صورت میں لے جایا جائے جس کی پیشوائی شاہ کا محافظ دستہ اور موٹر سائیکلوں پر سوار فوجی کریں گے۔ تمام شاہزادوں کو تہارتی اور سعودی پریموں سے مزین کیا جائے گا۔"

(روزنامہ امروز، لاہور، ۱۷ ستمبر ۱۹۵۹ء)

نہرو کی تعریف میں قصیدے لکھے، شاعری لکھی۔ حبیب خاں شاہ ہر دو سر محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی نعت پاک کو بہت بڑے بڑے کتبے لکھنے اور چھپانے والے وہابیوں کے اخبارات نے نہرو کی آمد کے موقع پر اس کے قصیدے لکھے۔ چنانچہ اخبارات میں آیا کہ "مکہ معظمہ کے ایک روزنامے البیاد السعودیہ نے چندت جواہر لال نہرو کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اپنے ادارہ "بھارتی نہرو کو عرب میں خوش آمدید" لکھا ہے کہ "سعودی عرب ایک رہنما (نہرو) کو خوش آمدید کہنے میں غرضوں کرتا ہے۔ سر نہرو ایک ایسی شخصیت ہیں جو ہمیشہ پر امن اور دانشمندانہ پالیسی کے قائل رہے ہیں۔ آخر میں اس اخبار نے دعائی ہے کہ اس کا یہ داعی (نہرو) ہزاروں برس بعد "شاہ سعود کی موثر اسلامی کے میکروئی کرنل انور سادات بنے بھی سرکاری روزنامے الجھوری میں چندت نہرو کو "ایشیائی فرشتہ" بتایا ہے یہ اخبار لکھتا ہے "اسے ایشیا کے فرشتے (نہرو) تم پر سلامتی ہو آگے چل کر کرنل سادات لکھتے ہیں "سر نہرو کی نرم اور علام آواز توپوں کی گرج سے کہیں زیادہ اثر ہے۔ کیونکہ یہ۔ سچائی کی علمبردار ہے۔" (روزنامہ کوہستان لاہور، ۱۷ ستمبر ۱۹۵۹ء)

نجدی اور نہرو

وہ نجدی وہابی جن کے نزدیک ایک مسلمان صرف تیار رسول اللہ پکارنے سے شریک واجب القتل گردانا جاتا ہے۔ جن کی حکومت میں مسلمانان اہل سنت کو اپنے نورانی مسلک پر عمل کرنے کی بناء پر بلا جہر پریشان کیا جاتا ہے جن کا عقیدہ ہے کہ "جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار ان معنوں میں ہر قبیلہ اپنی اہمیت کا سردار ہے (تقویر الامان) انبیاء علیہم السلام اللہ کی شان کے آگے ہمارے بھی زیادہ ذلیل بلکہ اس کے ذلیل تر ایک ذرا ناچیز سے بھی کمتر ہیں (تقویر الامان) حضرت محمد مصطفیٰ

علیہ الصلوٰۃ والسلام عام انسانوں جیسے ایک انسان تھے۔ حضور گمی کا وسیلہ و سہارا نہیں (رسالہ مسائل حج وغیرہ) بلکہ آپ اپنی صاحبزادی سیدہ نساء العالمین کے بھی کچھ کام نہیں آ سکتے (کتاب التوحید) حضور رحمۃ اللعالمین علیہ اللہ علیہ وسلم کو دافعِ زحمت و بلا کہنا شرک ہے (فتاویٰ رشیدیہ وغیرہ) ہاتھ کی لاشی ذاتِ سرور کائنات سے زیادہ نفع دینے والی ہے (الشباب الثاقب) انہی نجدیوں کی نظر میں اب نہرو کی عظمت و شخصیت اور اس کا مقام و اعزاز و احترام دیکھتے۔ وہ نہرو جو کھلا ہوا بت پرست، کافر و مشرک ہے جس نے حیدر آباد، جونا گڑھ اور کشمیر کو غصب کر رکھا ہے جس کی مکارانہ سیاست نے مسلمان ملکوں کو ایک دوسرے کے مخالف بنا دیا۔ جس کی حکومت میں مسلمانوں کی عزت، جان و مال پر وحشیانہ دست درازی کی گئی۔ مساجد و صابریں بے حرمتی اور دینی کتب کے ذخائر کو پامال کیا گیا۔ اور گزشتہ تین سال میں شدھی تحریک سے بچا کس ہزار افراد کو ہندو بنایا گیا۔ جن میں زیادہ تعداد مسلمانوں، سکھوں، عیسائیوں کی ہے۔ (کوہستان ۶ ستمبر ۱۹۵۶ء)

الغرض جس نہرو کی حکومت میں پندرہ لاکھ مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا اور اسی لاکھ کو گمبار چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا (کوہستان لاہور ۱۹ دسمبر ۱۹۵۶ء)

جس نہرو کی اسلام و مسلمان دشمنی کے یہ نظامانہ اور شرمناک کارنامے ہیں۔ وہی نہرو ان نجدیوں کا محبوب ہے سینے

نہرو کی آمد پر نجدی توحید کے مظاہرے

دہائیوں نجدیوں کے مرکز ریاض (نجد) میں ظالم و کافر نہرو کا جس طرح استقبال کیا گیا اخبارات کی سرخیوں اور بعض اقتباسات سے اس کا اندازہ فرمائیے اور دہائیوں کی شرک دشمنی، جذبہ توحید و اتباعِ حدیث کی داد دیجیے۔ اخبارات لکھتے ہیں:

”سعودی عرب میں نہرو مرحا نہرو رسول السلام۔ امن کے پیغمبر نہرو ہم تیسرا خیر مقدم کرتے ہیں“ اور جے ہند کے نعروں سے استقبال شاہ سعود نہرو کی تیج شیلہ پر ایمان لے آئے۔ سعودی عرب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ نہرو کے استقبال کے لئے عرب (نجدی) عورتیں بھی موجود تھیں۔ یہ خواتین ٹرکوں اور کید بلاک کاروں میں بیٹھی ہوئی۔ سڑ نہرو کو نقابوں سے جھانک جھانک کر دیکھ رہی تھیں۔ ریاض پہنچنے پر شاہ سعود نے نہرو کو گلے سے لگایا۔

سرزمین حجاز پر پہلی مرتبہ بھارتی ترانہ ”ہانا مانا گانا“ بجایا گیا۔ پنڈت نہرو جب سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض پہنچے تو ہزاروں (چھ ہزار سے زیادہ) افراد نے جی میں شاہ سعود۔ سعودی شہزادے دذراء اور سعودی فوج کے اعلیٰ افسران ملے تھے نہرو کا استقبال کیا اور ایک فوجی دستے نے نہرو کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ (تعلیمی قیام و سلام کیا) اس کے بعد نہرو دایک کل کار میں شاہ سعود کے محل روانہ ہو گئے راستے میں۔ سڑک پر دونوں طرف کھڑے ہزاروں افراد نے نہرو کو دیکھ کر زندہ باد کے نعرے لگائے۔ چوبیس ستمبر کی رات کو شاہی محل الحمر میں شاہ سعود نے نہرو کے اعزاز میں شاہی فیاف دی۔ اس کمرہ کو رنگا رنگ روشنیوں سے سجایا گیا تھا جب نہرو کمرہ میں داخل ہوا تو شاہ سعود نے آگے بڑھ کر ان کی شہر دانی کے کالج میں سرخ رنگ کا ایک ٹانک دیا

سپاس نامہ

دہران میں سعودی عرب کے گورنر نے نہرو کی خدمت میں ایک سپاس نامہ پیش کیا۔ جس میں کہا گیا کہ پنڈت نہرو اور ان کی حکومت نے اسلام اور مسلمان کی دوستی اور ان کے مفادات کے تحفظ کے لئے جو شاندار خدمات کی ہیں۔ سعودی عرب کے

(نجدی) لوگ ان کی قدر کرتے ہیں اور انہیں نہرو پر فخر ہے۔ نیز کہا گیا کہ پیدائش نہرو دنیا کی عظیم ترین شخصیتوں میں شمار ہوتے ہیں اور بھارتی فیصلے کے مطابق دورہ ایسے ظاہر ہے کہ نہرو اور شاہ سعود کو ایک دوسرے سے کتنی عقیدت ہے۔

نجد میں گیتا نخل کے بھجن

بھارتی وزیر اعظم نہرو کو ریاض کے ایک سکول میں لے جایا گیا جہاں سعودی عرب کے شہزادے بھی تعلیم حاصل کرتے ہیں جب نہرو اس سکول کے ایک کمرے میں داخل ہوئے تو انہیں یہ دیکھ کر بے حد خوش ہوئی کہ طلباء گرد و پیش کی "گیتا نخل" کے بھجن لے کر گارے تھے جو اسکول کے نصاب تعلیم میں شامل ہے۔

نجدیوں کا نہرو پر بھروسہ

جب نہرو ایک اور کمرے میں پہنچے تو طلباء نے ان کا استقبال عظیم گاندھی کے جانشین کا نعرہ لگا کر کیا۔ انہوں نے یہ نعرہ بھی لگایا کہ عربوں (نجدیوں) کا غیر متنازعہ (ملے شدہ) دوست، پیدائش نہرو تھے بھی یہاں مسٹر گاندھی کا پروفیکینڈا کیا، اس اسکول میں شاہ سعود کے بھائی سلطان نے نہرو کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا، آپ اس کے بیروں اور ہر دو جدائزادی میں حصہ لینے والے لیڈروں کے قائد ہیں۔ نیز کہا کہ نہرو ایک ایسا مضبوط ہاتھ ہیں جس پر عرب (نجدی) بھروسہ کر سکتے ہیں۔ شہزادے نے کہا کہ آپ (نہرو) عرب نہیں لیکن ہمارے بھائی ہیں۔

نہرو نجدی محبت کا مظاہرہ

شاہ سعود نے پیدائش جواہر لال نہرو کو نئے اول کی سات نشستوں والی ایک کینڈل لگا

کا تحفہ دیا۔ اس کے علاوہ سوتے کی ایک جسی گھڑی اور دو عرب پوشاکیں بھی دیں۔ اور نہرو نے شاہ سعود کو راجستھان کا بنا ہوا پتیل کا ایک میپ دیا جس پر قرآن مجید کی ایک آیت کندہ ہے اور عرب شہزادوں کو نہرو نے ایئر کنڈیشنڈ ریڈیو سیٹ اور بھارت کی بنی ہوئی سلائی کی مشینیں دیں۔ (روزنامہ جنگ کراچی)

۲۸، ۲۹، ۳۰ ستمبر ۱۹۵۶ء (دیگر اخبارات)

نجدیوں کی نہرو سے استمداد

حکومت ہند نے سعودی عرب کو دس ہزار ٹن چاول روانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ فیصلہ حکومت سعودی عرب کی درخواست پر کیا گیا اور اس سال کے آخر میں بھارت سے سعودی عرب کو مزید چاول دے گا۔

(روزنامہ کوہستان ۲۰ ستمبر ۱۹۵۶ء)

تیری اٹکے تو نہرو سے کرے استمداد
یا رسول اللہ سے بگڑتی ہے طبیعت تیری

دورہ نہرو کی یادگار

ہندوستان کا ایک سہ روزہ دیوبندی اخبار "صدیقینہ" بخیر بھی دعویٰ ملتان کے باوجود نہرو کی محبت میں گرفتار ہے یہ نجدیوں کی طرف سے نہرو کے استقبال پر اتنا خوش ہوا ہے کہ اس نے اپنی ہر اکتوبر ۵۶ء کی اشاعت میں ادارہ کا عنوان ہی "نہرو رسول السلام" لکھا ہے (معاذ اللہ) یہی اخبار اپنی یکم نومبر ۵۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ "وزیر اعظم نہرو کے دورہ سعودی عرب کے موقع پر ہندو میں مولانا کرم علی (نجدی و باجی) نے وزیر اعظم کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کے بعض

قبائلیات ہیں۔ "محترم وزیر اعظم ہم ایک ایسی سر زمین پر آپ کا استقبال کرتے ہوئے
بہت مسرور ہیں جس کی نگراں ایک ایسی محترم ذات کے ہاتھ میں ہے جو ہمارا مذہبی امام اور
خليفة المسلمين ہے۔ ہم آپ کی محبوب ترین شخصیت پر فخر کرتے آئے ہیں۔ ہماری دہلیت کہ
آپ ہمارے عظیم ترین رہنما کی حیثیت سے ہمیشہ زندہ و سلامت رہیں محترم پنڈت جی!
ہم آج آپ کے احسانات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بڑی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ معزز
نمائندہ محترم راہنما۔ پنڈت جی! ہم آپ کے استقبال اور خوش آمدید کہنے کے لئے
جو کچھ بھی کہیں یا کریں وہ سب آپ کی عظیم ترین شخصیت کو دیکھتے ہوئے کم ہے۔
ہم آپ کی ذات پر فخر کرتے ہوئے آپ کو برکت و سلامتی کا پیغام بے سمجھتے ہیں
ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم سب مل کر یہاں اپنے محبوب ترین لیڈر کی آمد کی یادگار
قائم کریں۔ عالی جناب وزیر اعظم مبارک باد۔ اے عظیم شخصیت کے مالک۔ عرب ہند
دوستی زندہ باد۔ شاہ سعود زندہ باد۔ جواہر لال نہرو زندہ باد۔

نہرو کا چڑچوش الوداع

واپسی کے وقت ایک ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس میں پنڈت جی کو امن کا انسان اعظم
اور ہند کی کامیابیوں اور ترقیوں کا معمار کہا گیا۔ ایڈریس کے جواب میں پنڈت شرو نے
تائیدوں کی گونج میں تقریر کی۔ طمران کے ہوائی اڈہ پر پنڈت نہرو کو الوداع کہنے کے
لئے مشرقی صوبوں کے گورنر اور دیگر حضرات و افسران موجود تھے۔ ہوائی اڈہ پر پنڈت
نہرو نے سودی عرب فوج کے ایک دستہ سے سلامی لی اور گارڈ آف آنر کا معائنہ
کیا۔
("مدینہ" ۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

وہابیوں کی دیانت

وہابیوں کی مذہبی حکومت نے ایک مشرک پنڈت کو جس طرح بڑھایا چڑھایا اور انکھول

پر بٹھایا وہ سب پر ظاہر ہو گیا ہے۔ ادھر تو وہابی اس طرح نہرو کے ساتھ پیش آئے
ہیں اور ادھر ایک مسلمان اگر شرعی مدد کے اندر نیاز مندی اور عظمت و احترام کے
جذبات سے مجربان خدا تعالیٰ حضرت اولیاء کرام و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے
ساتھ عقیدت و محبت کا اظہار کرے تو یہی وہابی فوراً چیں بچیں ہوتے ہیں اور ان کی
نام نہاد توحید کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ مگر ان کی مایہ ناز موجود حکمت کے حد سے
بڑھ کر ایک دشمن اسلام کا بخندہ پیشانی اعزاز و احترام کرنے سے نہ ان کی توحید
کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ اور نہ ہی موصداہ پوزیشن میں کوئی فرق کیا۔ اور وہابیوں کی طرف
سے بھی نہ سعود پر کوئی شرک و بدعت کا فتویٰ لگایا گیا نہ اس کے خلاف کوئی قرارداد
نہت پاس ہوئی اور نہ ہی اس سے کوئی شرعی ثبوت طلب کیا گیا۔ بلکہ اس شرماک نہرو کا
"ڈرامہ" کے باوجود وہابی سود کے گیت گار ہے ہیں اور سعود کے نام سود فعل کو
طرح طرح کی تاویلوں اور سیر پھیر سے چھپانا چاہتے ہیں یہ ہے وہابیوں کی دیانت
کفر و دوستی، مشرک و نازک۔ اور اسلام و مسلمان دشمنی۔

ناظرین! وہابی دن رات اہل سنت کو مشرک بنائیں، شرک کی وعیدیں سنائیں
اور خود خالص مشرکوں کو سیتے سے لگائیں اور اس طرح آپس میں گھل مل جائیں اور
پھر بھی

نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

رسول اسلام

نجدیوں کا امر جابر و رسول اسلام کا نعرہ خاص طور پر دل دکھا
دینے والا ہے۔ ایک مشرک پر رسول جیسے مقدس پیارے اور مخصوص لفظ کا اطلاق

کتنے ستم کی بات ہے۔ کیا نجدیوں کو جناب رحمۃ اللہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رسالت میں سلامتی نظر نہیں آئی جو انہیں ایک کافر کو رسول السلام بنانے کی فحش رت پڑی ہو وہ وہابی جس کے نزدیک نبی اکرمؐ، مجسم رحمت و برکت صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والرباء کہنا شرک ہے انہوں نے نہرو کو کس دلیل سے اپنا رسول السلام بنالیا جس کافر کو مسلمان السلام علیکم (تم پر سلام ہو) نہیں کہہ سکتے وہابیوں نے اندھی عقیدت سے اس کافر کو رسول السلام ہی بنا دیا ہے۔

بہیں تفاوت راہ از کہا تا کیا است!

ہندوپرس کا تاثر!

نجدیوں کے اسی فقرہ ”مرحبا نہرو رسول السلام سے غیر مسلموں نے جو اثر قبول کیا اور جن خیالات کا اظہار کیا اسے ذرا بغور پڑھئے اور اسلام کے رعب و دبدبہ اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شوکت کو غیروں کی نظریں کم کرنے کی ناپاک کوشش کرنے اور اسلامی اصطلاحات کا مذاق اڑانے والے وہابیوں کے ضمیر و ذہنیت کی کچی کا اندازہ فرمائیے

بھارت کے ہندو اخبار ”تیج“ دہلی مؤرخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۵۴ء کے ادارہ میں خوش گوید پیغمبر امن کے عنوان کے تحت دوسری باتوں کے علاوہ حسب ذیل فقرے بھی موجود ہیں :-

(۱) پردھان منتری شری جواہر لال نہرو ”پیغمبر اسلام کی دنیا میں پہنچے تو ان کا استقبال پیغمبر امن کے نعروں سے کیا گیا۔

(۲) اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو اسلام کے معنی امن کے ہیں۔ سلامتی کے ہیں پیغمبر اسلام کے معنی بھی امن و سلامتی کے پیغام نبی کے ہیں۔

(۳) ”پیغمبر اسلام کے ملک بایسوں (نجدیوں) نے پیدت جی کی عزت افزائی کیلئے وہی لفظ منتخب کیا جس پر اسے (دنیا کے اسلام کو) ناز ہے جس کی وجہ سے (دنیا کے اسلام میں) عرب دشمنی کی عزت ہے۔“

(۴) (پیدت جی) کے اسی دورہ کا نتیجہ کیا ہو گا۔ یہ تو وقت بتانے کا۔ مگر اس سے کمزور کافر کے فلسفہ میں تبدیلی ہو گئی تو یہ دورہ کی بہت بڑی فتح ہو گی۔“

(ترائے وقت لاہور یکم اکتوبر ۱۹۵۵ء کالم ایڈیٹر کے نام خطوط)

انا لله وانا اليه راجعون!

سلامتی کا کرشمہ

اس بات پر بھی غور فرمائیے کہ ادھر تو نہرو کا ناپاک قدم اور آخر ستمبر میں سعودی عرب پہنچا اور وہابیوں نے اسے ”رسول السلام“ کے خطاب سے نوازا اور ادھر نہرو کے سعودی عرب جاتے اور نجدیوں کی طرف سے یہ لقب پانے کے چند ہی روز بعد (اکتوبر میں) ”مشرق وسطیٰ“ اور مصر کے حالات نازک صورت اختیار کر گئے اور مصری جنگ کے شعلے بھڑک اُٹھے

یہ ہے نجدیوں کی زبان کا اثر اور وہابیوں کے ”رسول السلام“ (نہرو) کی برکت و سلامتی کا ایک کرشمہ۔

قدم نامبارک و نامسود جوں بدیا رود بر آرد وود

اسماعیلی جہاد کی کہانی

آج حقائق پر پردہ ڈال کر اسماعیل کے معتقدین اسے جنگ آزادی کا ہیرو مجاہد و شہید۔ انگریزوں اور سکھوں سے نبرد آزما ہونے والا اور کیا کچھ بنا رہا

ہیں۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ دراصل اسماعیل کی ٹکر نہ سکھوں سے تھی نہ انگریزوں سے بلکہ اس کا اصل مقابلہ مسلمان اہل سنت کے ساتھ تھا جہاں تک سکھوں سے اس کی لڑائی کا تعلق ہے۔ اگر اسے تسلیم کر لیا جائے تو یہ جو دی طور پر ایک تحریک ہوگی۔ جو سکھوں کی بجائے پنجاب میں انگریزوں کے قدم چلانے کے لئے چلائی گئی تھی۔ ورنہ ذاتی طور پر اسماعیل و سید احمد اس کے پیرا کے ہندوؤں، سکھوں سے کافی تعلقات و مراسم تھے۔ چنانچہ اسماعیل کا سیکرٹری "منشی میرالال" تھا۔ اور اس کا ایک سپاہی "راج رام ہندو" تھا۔ (حیات طیبہ صفحہ ۳۲۷) غور فرمائیے جس شخص کے کافروں مشرکوں کے ساتھ تعلقات کا یہ عالم ہو کہ میرالال دراج رام جیسے کافر و مشرک و دشمن اسلام ہندو اس کے سیکرٹری و سپاہی ہوں۔ وہ کافروں مشرکوں کے ساتھ کیا جاد کرے گا؟

باقی رہا سکھوں کا معاملہ وہ بھی سنئے۔ حیات طیبہ کا مصنف مرزا حیرت دہلوی لکھتا ہے: "یہ غیر معتبر معلوم ہوتی ہے کہ دوسرے دن شیر سنگھ نے ان دونوں بزرگوں (اسماعیل و اس کے پیر سید احمد) کی نعشوں کو شہنشاہت کر اگر نہایت عزت کے ساتھ انہیں بالا کوٹ میں دفن کیا" (حیات طیبہ صفحہ ۲۷۵)

اور مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کی مصدقہ کتاب شائع امدادیہ ۹۹ پر لکھا ہے۔ "کہ آدمیوں نے حضرت سید احمد کا بدن پایا۔ امر سنگھ نے بتوعلیم و کرام عام مزار تیار کیا نیز حیات طیبہ میں یہ بھی مذکور ہے کہ اسماعیل کے پیر سید احمد نے رنجیت سنگھ کی افواج کے جنرل بدھ سنگھ کو جرح لکھا۔ اس میں بدھ سنگھ کو ان القاب کے ساتھ یاد فرمایا کہ "از امیر المؤمنین سید احمد رضیر بہت تجریر سپہ سالار جزو و عساکر مالک خزان و دنال۔ جامع دیاست و سیاست حادثی امارت و ایالت۔ صاحب شمشیر و جنگ۔ عظمت نشان سردار بدھ سنگھ" (حیات طیبہ صفحہ ۲۹۹)

خیال فرمائیے جو لوگ سکھوں کو ان انقلاب و آداب کے ساتھ یاد فرمائے کہ جن القاب و آداب کو ان کی نجدی توحید انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام علیہم الرضوان کے متعلق استعمال کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتی اور جن کی نعشوں کو سکھ نہایت عزت کے ساتھ دفن کریں۔ بلکہ ان کا مزار بنائیں۔ کیا ان نجدی و بابی لیڈروں کی سکھوں کے ساتھ کوئی دشمنی ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ بتائیے اگر انہوں نے سکھوں کے ساتھ صحیح معنوں میں جاد کیا ہوتا تو واقعی ان کے دشمن ہوتے تو کس صورت میں سکھ ان کو عزت کے ساتھ دفن کیے تے۔ ان کا مزار بناتے۔ بلکہ ان کی نعشوں کو کئے ٹکڑے اڑاتے؟ ان حقائق سے واضح ہوتا ہے کہ اسماعیلیوں کی سکھوں کے ساتھ کوئی مذہبی دشمنی نہ تھی بلکہ انہوں نے خود پر بھائی چارہ تھا۔ یہی تو سکھ ان کی اس طرح عزت و تعظیم بجالاتے تھے

انگریز دوستی

باقی رہا یہ کہنا کہ اسماعیل سنگھ نے انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا تو یہ بھی سراسر جھوٹا نثر اور غلط ہے کیونکہ اسماعیل و سید احمد کا انگریزوں کے ساتھ کوئی جھگڑا نہ تھا۔ چنانچہ سید احمد نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ سرکار انگریزی سے رہا کر کوئی مقابلہ نہیں اور نہ میں اس سے کچھ خصمت و جھگڑا ہے" (حیات طیبہ صفحہ ۲۸۵)

اسی کتاب کے صفحہ ۲۸۵ پر ہے کہ گورنمنٹ خود جانتی ہے کہ اس کی سلطنت کے قانون کو فرقہ اہلحدیث (و بابی) نے کس قدر تسلیم کیا ہے۔ اور اس کے کیسے فرمانبردار و مطیع اس گروہ کے لوگ ہیں اور کبھی ان کا رد ایوں میں شریک نہیں ہوتے۔ جو گورنمنٹ (انگریزی) کے خلاف کی جاتی ہیں۔ اسی طرح مولوی عبد الحمید سوبھانی مدیر اہلحدیث نے بھی (انگریز کے ساتھ) جہاد کے خلاف نثر ہی دیا۔ خطاب بھی پایا اور انہوں نے بھی (انگریز اور بابی صحت) بلکہ یہاں تک تصریح موجود ہے کہ "بلکہ میں

جب مولانا اسماعیل دہلوی نے جہاد کا وعظ فرمنا شروع کیا۔ تو ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ انگریز پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے (وہ بھی تو دشمن اسلام کا فرہے) آپ نے جواب دیا کہ ان پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں..... ہم ان کی رعیت ہیں..... ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے بلکہ اگر کوئی ان پر حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ (برطانیہ) پر آنچ نہ آنے دیں (حیات طیبہ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی ص ۲۶۱) دیکھئے مسلمانوں کو گورنمنٹ برطانیہ پر کس طرح قربان کیا جا رہا ہے۔ اور اس کی حفاظت کو کیسے فرض قرار دیا جا رہا ہے۔

ادریسینے۔ وہابیوں کی مشہور معتبر ایضاً نازک کتب سوانح احمدی (جو اسماعیل دہلوی مصنف تھیوت الایمان کے پیرسید احمد کے حالات پر مشتمل ہے) میں اس کا مصنف مولوی محمد جعفر تھانیسری (جو سید احمد واسمعیل دہلوی کا زبردست متفقہ دنیازمند ہے) رقمطراز ہے کہ

سید صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کا ہرگز ارادہ نہیں تھا وہ اس آزاد عملداری کو اپنی ہی عملداری سمجھتے تھے اور اس میں شک نہیں کہ اگر سرکار انگریزی اس وقت سید صاحب کے خلاف ہوتی تو ہندوستان سے سید صاحب کو کچھ بھی مدد نہ پہنچتی مگر سرکار انگریزی اس وقت دل سے چاہتی تھی کہ سکھوں کا زور کم ہو (سوانح احمدی ص ۱۳۹) وہابی مورخ جعفر تھانیسری لکھتا ہے کہ "آپ (سید احمد) کے سوانح احمدی اور کتابتیں میں مبنی^۲ سے زیادہ ایسے مقام پائے گئے ہیں جہاں کھلے کھلے اور علانیہ طور پر سید صاحب نے بدلائل شرعی اپنے پیرو لوگوں کو سرکار انگریزی کی مخالفت سے متغ کیا ہے (سوانح احمدی ص ۲۴۷)

کیا ان روشن تصریحات کے بعد بھی کوئی اسمعیل دیوبندی وہابی یہ کہہ سکتا ہے

کہ اسماعیل نے انگریز کے ساتھ جہاد کیا اور اس کے خلاف عم بغاوت بلند کیا۔ مان جس کی شرم دہیا اور دیانت و صداقت کا بخاڑہ گل چکا ہے وہ ج چاہے کتنا پھرے

انگریزی بندے

صرف میر احمد واسمعیل دہلوی اور علمائے اہلحدیث ہی انگریز کے مداح و بندہ بنے ام نہیں بلکہ بڑے بڑے دیوبندی وہابی علماء بھی انگریز کے منظور نظر اور وظیفہ خوار ہیں۔

جمعیت العلماء اسلام

چنانچہ مشہور و معروف معتبر دیوبندی کتاب مکالمۃ الصدیقین میں مذکور ہے کہ مولوی حفظ الرحمن دیوبندی نے مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی کو مخاطب کر کے ان کی جمیۃ العلماء اسلام کے متعلق کہا کہ "کلکتہ میں جمیۃ العلماء اسلام حکومت (برطانیہ) کی مالی امداد اور اس کے ایماء سے قائم ہوئی ہے۔ گفتگو کے بعد طے ہوا کہ گورنمنٹ ان کو کافی امداد اس مقصد کے لئے دے گی۔ چنانچہ ایک مثنیٰ قرار رقم اس کے لئے منظور کر لی گئی اور اس کی ایک قسط مولانا آزاد بھائی صاحب کے حوالہ ملی کر دی گئی اس روپیہ سے کلکتہ میں کام شروع کیا گیا۔ (مکالمۃ الصدیقین ص ۱۷)

تبلیغی جماعت

نیز مولوی حفظ الرحمن دیوبندی نے نام نہاد دیوبندی تبلیغی جماعت کے متعلق بھی انکشاف کیا کہ "مولانا ایسا صاحب کی تبلیغی تحریک کو بھی اجتہاد حکومت (برطانیہ)

لے اس کے مزید حوالہ جات فقیر کی کتاب "انگریزی بندے دیوبندی یا بریلوی"

کی طرف سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا (مکالمہ ص ۱۳۱)

اشرف علی تھانوی

اور مولوی شبیر احمد دیوبندی نے مولوی حسین احمد وغیرہ دیوبندی علماء کو مخاطب کر کے کہا: "دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ہمارے دلیں کے مسلم بزرگ و پیشوا تھے ان کے متعلق (جی) بعض لوگوں کو کہتے ہوئے سنا گیا کہ ان کو چھ سو روپیہ (انگریزی) حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے (مکالمہ ص ۱۶)

اور آپ حضرات کے متعلق بھی عام طور پر مشہور کیا جاتا ہے کہ آپ ہندوؤں سے روپیہ لے کر کھا رہے ہیں (مکالمہ ص ۱۷)

ناظرین کرام غور فرمائیں کہ مولوی حفظ الرحمن اور شبیر احمد عثمانی دونوں ہندو بڑی مکتبہ فکر سے متعلق ہیں اور کس طرح صفائی کے ساتھ ایک دوسرے کا راز فاش کر رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر دیوبندی وہابی علماء کی ہندو انگریز دوستی و وظیفہ خواری کی ادویہ دلیل ہو گی۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

شرمناک بہتان

وہابیوں کے دشمنان اسلام کے ساتھ گٹھ جوڑ اور انگریز دوستی کی منگی تصویر آپ کے سامنے ہے لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ یہی غیر منصفانہ دیوبندی وہابی خود انگریز کا آلہ کار، ٹکڑاؤ و گمراہ دوست ہونے کے باوجود دوسروں پر کیچڑ پھینچتے اور انگریز دوستی کا شرمناک بہتان لگاتے ہیں۔ چنانچہ وہابیوں سے اور کچھ نہیں ہو سکا تو انہوں نے عورتوں سے سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت شیخ الاسلام

مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض دیگر علماء و مشائخ اہل سنت و جماعت پر انگریز دوستی کا الزام تراشا اور ایک طے شدہ سکیم کے تحت غیر منصفانہ دیوبندی ملاؤں نے اس بات کو جبراً دینے کی ناکام کوشش کی۔ لیکن اس شرمناک کوشش میں حقائق پر پردہ ڈال کر وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ دروغ بے فروغ ہے اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دامن اس شرمناک بہتان و ناپاک اتہام سے قطعاً پاک ہے۔ جیسے ہم نے اکابر دیوبندیہ وہابیہ کی ہندو سکھ انگریز دوستی پر روشنی ڈال ہے۔ ہے کوئی وہابی جو زبانی شور مچاتے اور خرافات کا مظاہرہ کرنے کی بجائے اسی طرح کسی معتبر و معقول دلیل سے سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی انگریز دوستی کا ثبوت پیش کر سکے اور ہمارا چیلنج ہے کہ اگر کسی کے پاس کوئی دلی مضبوط ہے تو پیش کر کے نہ مانگا انعام پائے۔

تصویر کا دوسرا رخ

مولوی اسماعیل دہلوی و سید احمد دہلوی کی انگریزوں، ہندوؤں سکھوں سے کوئی دشمنی و لڑائی نہ تھی۔ بلکہ ان دشمنان دین کے ساتھ ایسا گہرا رشتہ تھا کہ ان دونوں کے مرنے کے بعد سکھوں نے ہی ان کو عورت کے ساتھ دفنایا اور انہوں نے ہی تقسیم و اکرام سے ان کا مزار بنوایا۔ جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔ ان دونوں وہابی لیڈروں کی اصل دشمنی و لڑائی تو مسلمانوں کے ساتھ تھی۔ چنانچہ دیوبندیوں کی مشہور کتاب تذکرۃ الرشیدیہ میں ہے کہ "حضرت (گنگوہی جی) نے فرمایا کہ حافظ جان ساکن انبیہ نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ ہم قافلہ کے ہمراہ تھے۔ مولوی عبدالحی صاحب مولوی اسماعیل صاحب دہلوی اور مولوی محمد حسین صاحب رامپوری بھی ہمراہ تھے۔ اور یہ سب حضرات سید فاضل کے ہمراہ جہاد میں شریک تھے قید

صاحب نے پہلا جہاد کسی یا محمد خان حاکم یا غسٹان سے کیا تھا" (تذکرۃ الرشید جلد ۲ صفحہ ۲۴۵)

دیکھئے اسماعیلی جہاد کی ابتداء ہی مسلمانوں کے ساتھ ہوئی ہے۔ پھر اور سنئے مرزا حیرت لکھتا ہے "مولانا شہید کی پہلی نظریہ درانی (مسلمانوں) کی قہروں پر لگ رہی تھی۔ آپ نسب سے پہلے ان پر جا پڑے۔ گو کہ انداز نے مہتابی کو روشن کر کے چاہا کہ پہلے مولانا شہید کو اڑا دوں گو مولانا (اسمعیل) نے توار کا پھرتی سے وار کر کے اس کی گردن اڑا دی۔ دوسرا تو بچی بھی پڑا ہی مارا گیا۔ مولانا شہید نے فوراً وہ دونوں قہریں درانیوں (پٹھان مسلمانوں) کی طرف پھیر کر غیر کرتے شروع کئے۔ ایک وفادار ہندو (راجہ رام) جو مولانا (اسمعیل) شہید پر نفرت نہ تھا گو کہ اندازی پر مقرر ہوا۔ اس نے اس پھرتی سے گو کہ اندازی کی کہ درانیوں کے پاؤں لکھڑ گئے۔ ادھر مولانا شہید ان پر ٹوٹ پڑے۔ بھلا اب درانی کیونکر میدان میں ٹھہر سکتے تھے۔

اپنا کل سامان چھوڑ کر بھاگے۔ جب وہ فرار ہو رہے تھے سید صاحب بھی ان پر آپڑے تھے۔ جتنے درانی مارے گئے ان کی تعداد ٹھیک معلوم نہیں۔ بلکہ جن مردوں کو وہ میدان میں چھوڑ گئے تھے وہ چار سو سے زیادہ تعداد میں تھے۔ مولانا شہید کی فوج کا ایک آدمی بھی زخمی نہ ہوا تھا (حیات طیبہ ص ۳۲۱-۳۲۲)

یہ ہے اسماعیلی تحریک جہاد کو راجہ رام ہندو کو ساتھ لے کر مسلمانوں کو قریح کیا جا رہا ہے۔ ایک اور مسلمان خادین خان کے ساتھ اسماعیلی جہاد کا تذکرہ یوں کیا گیا ہے۔ کہ "مولانا شہید نے کہا سکھوں سے تو ہم لڑتے ہی رہیں گے مگر سب سے پہلے اس کاٹنے (خادین خان) کو راہ سے ہٹا دینا چاہیئے۔ مبادا کسی وقت اس سے سخت جھگڑم زخم پہنچے سات سو آدمیوں کو ساتھ لے کر آپ ہنڈ کی طرف بڑھے۔ آپ نے خاموشی سے بارہ ہندو قہریوں کو بھیج دیا کہ تم دروازے کے پاس اس ٹیلے کے پیچھے چھپ کر کھڑے ہو جاؤ جوں ہی دروازہ کھول کر قلعہ میں سے لوگ نکلیں اور شر کی طرف جانے لگیں تم فوراً قلعہ میں گھس جانا اور انہیں گولیاں مار دینا۔ جونہی مولانا شہید نے بند و قہروں کی آواز سنی آپ

بھی فوراً آج ہماریوں کے داخل قلعہ ہوئے ہتھیار اٹھانے کی بھی فرصت نہ دی اور سب کو خوف و ہراس کا ہر حال دیا۔ قلعہ کے دوسرے حصے میں خادین خان ہوتا تھا۔ لوگوں کو قتل سنائی دیا تو پریشان باہر نکل آیا۔ دیکھا تو یہاں گولی ہی اور کھلا تھا۔ آخر ایک (اسماعیلی وہابی) مسلمان کی گولی نے اسے (خادین خان مسلمان کو) مار دیا (حیات طیبہ ص ۳۳)

اختصار کے باوجود اس بیان سے مسلمانوں کے ساتھ اسماعیلی وہابیوں کی دشمنی و لڑائی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مسلمانوں پر اسماعیل کے مظالم کا یہ عالم تھا کہ مرزا حیرت غیر مقلد دہلوی لکھتا ہے "لفظ اسماعیل پنجاب میں بچہ کو مظلوم تھا اور اس کا ایسا خوف چھایا ہوا تھا کہ درانیوں (مسلمانوں) کی عورتیں اپنے بچوں کو اسماعیل کے نام سے ڈراتی تھیں۔ (حیات طیبہ ص ۳۳۹)

مارا اسمعی اور مرایا اسمی

اسمعیل دہلوی نے حیرالال و راجہ رام کو ساتھ لے کر خود بھی مسلمانوں کو مارا اور دوسری سکھوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو ان سے بھی مروایا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ایک موقع پر وہابی مولوی اسماعیل دہلوی کے پیر سید صاحب ذرا بیہوش ہو گئے تو اسماعیل صاحب ان کو بکے کر اور مسلمانوں کو میدان میں چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ پھر مسلمانوں کا کیا حشر ہوا۔ سینے مرزا حیرت لکھتا ہے۔

"مولانا شہید نے پہلے سکھوں کے خونخوار حملہ کو روکا۔ مگر جب دیکھا کہ سید صاحب (راجہ ہوش پڑے ہی اور ان کا ہاتھ جنبش نہیں کھاتا۔ اور وہ (سید احمد) عنقریب سکھوں کے قبضہ میں آئے کوہی (تو) آپ نے میدان سکھوں کے ہاتھ سوئپ کر سید صاحب کو سنبھالا اور بمشکل کئی آدمیوں کے مدد سے اپنے گھوڑے پر بٹھا کر صاف میدان جنگ سے نکل آئے جب جہادین نے سید صاحب و مولانا شہید کو اپنے میں نہ پایا۔ ان کے پیروں بھی اکٹڑ گئے (چنانچہ) جہادین کا سنگ سلا۔ سراسیمہ ہو کر بھاگے۔ سکھوں نے تعاقب کیا اور مظلوم

مسلمانوں کو نہایت بے کسی کی حالت میں قتل کیا۔ ان کا سامان لوٹ رہا تھا اور ان کی جائیں ضائع ہو رہی تھیں اور سید صاحب کے لینے کے دینے پڑے تھے بہت سے مسلمان سکھوں نے قید کر کے لاہور روانہ کئے جہاں وہ نہایت بے رحمی سے قتل کئے گئے۔

(حیات طیبہ ص ۳۵۴)

اسی میں ہے کہ آپ (امامعلی دہلوی) کو ملک سمہ چھوڑے ہوئے دو تین دن ہی گزرے ہوں گے۔ کہ خالصہ نوجوانان سمہ پر آپ کا اللہ دیسپوں کی ایسی خوریزی کی کہ جس کی نظیر ان ملک کی تاریخ میں کہیں نہیں ملے گی۔ اہل سمہ کے گھر ملا دیئے اور سکھوں کی جس تلوار نے ماؤں کو قتل کیا ان ہی تلواروں نے بچے بھی قتل کئے۔

(حیات طیبہ ص ۳۵۲)

سکھوں کے یہ سارے مظالم اسماعیل کی گردن پر ہیں جس نے وحشی سکھوں کو چڑایا۔ نہتے مسلمانوں کو ابھارا۔ اور پھر انہیں چھوڑ کر خود قرار ہو گیا۔

چندہ اصل۔ جہاد بہانہ

اسماعیل جہاد کی ساری بنیاد محض وہا بیت کے فروغ اقتدار کی ہوس اور شکم پرستی پر مبنی تھی چنانچہ ادھر تو "انگریز بہادر" اسماعیل صاحب کا پشت پناہ تھا اور ادھر اسماعیل صاحب جہاد کے نام پر چندہ بطور رہے تھے۔ شیعوں سے بھی اور سنیوں سے بھی۔ چنانچہ مرزا حیرت رقمطراز ہے:

"ابھی سید صاحب (بعد اسماعیل صاحب) کو چار دن لکھنؤ میں آئے ہوئے گورے تھے۔ دعوتوں کے صد ہا پیغام سنی اور شیعوں کے ہاں سے آپکے تھے اتنی دعوتیں کیونکر منظور کر سکتے تھے آپ نے عموماً نفقہ روپیہ لینے پر قناعت کی (حیات طیبہ ص ۳۵۶)

اکامیں ہے۔" انہوں نے یہ التزام کر لیا تھا کہ اپنی کمائی کا آٹھواں حصہ مولانا شبید کے لشکر کی نذر کر دیں اور جو کچھ وقتاً فوقتاً ان سے بن آئے وہ لشکر اسلام کی خدمت کرتے

(حیات طیبہ ص ۳۵۴)

نیز لکھا ہے: "باہم مشورہ ہونے کے بعد طے پایا کہ مختلف شہروں میں مختلف آدمی روانہ کئے جائیں اور جو کچھ ان سے وصول ہو۔ وہ سید صاحب کی خدمت میں روانہ کر دیں۔" سید احمد صاحب نے سکھوں سے (برائے نام) جہاد کرنے کے لئے روپیہ جمع کرنے کے واسطے مختلف شہروں میں خلیفے مقرر کئے ان کا یہ کام تھا کہ ہر قصبہ اور گھاؤں گھاؤں دغظہ کہتے پھر میں اور سکھوں سے جہاد کرنے کے لئے روپیہ جمع کریں۔

(حیات طیبہ ص ۲۵۹-۵۰۹)

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ صاحب تقویٰ تہ الا یات اسماعیل صاحب اور ان کے پیر سید احمد صاحب نے انتہائی پیالاکی و ہشیاری کے ساتھ کتنے وسیع پیمانے پر لوگوں سے چندہ وصول کیا (اور آج ان کے پیر و کار بھی اپنے عقائد پر پردہ ڈالنے اور پیٹ کا دھندہ کرنے کے لئے مختلف تحریکیں چلا کر لوگوں کی جیبوں پر ہاتھ صاف کرتے ہیں اور کئی سادہ لوح سنی بھی ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔)

ہوشیار اے مرد مومن ہشیار

چندہ یا پیٹ کا دھندہ

جہاں تک اسماعیل جہاد کا تعلق ہے اس نام نہاد جہاد کے متعلق تو آپ پڑھ ہی چکے ہیں۔ باقی رہا جہاد کے نام پر چندہ قویہ صرف عیش و عشرت اور شکم پرستی کے لئے جمع ہوتا تھا۔ چنانچہ خود ایک بڑے غالی و متعصب اور مسلمانوں کے دشمن و باہنی مولوی محبوب علی (جو کھلم کھلا یہ فتویٰ دیتا تھا کہ سکھوں سے زیادہ ان مکہ گو کافروں (درانیوں) پر جہاد فرض ہے۔) (حیات طیبہ ص ۳۱۸) نے اپنی ایک تقریر میں اسماعیل شہرید جہاد کا راز کاشش کر دیا تھا چنانچہ اس نے اسماعیل صاحبوں

ہے کہا کہ۔

”تم پر بال بچوں اور والدین کا حق ہے تم ان کے حق کو تلف کر کے یہاں کیوں بیٹھے ہو لوگوں نے کہا جہاد کے لئے بیٹھے ہی تو مولوی محبوب علی صاحب نے کہا کہ جہاد کہاں ہے ہاں کس دن تم نے کسی کا ذوق قتل کیا۔ اور کون سے ملک میں تمہارا عمل دخل ہے بیچ سے شام تک تم لوگ کھانے پکانے کی فکر میں رہتے ہو۔ جہاد کا نام لینا ایک دیوانہ پن ہے۔ بیعت لوگوں سے بہانے سے یہاں بیٹھ کر رہے ہیں۔ تمہاری دنیا و آخرت دونوں خراب ہیں (حیات طیبہ ص ۵)“

اسماعیل دہلوی کا اصلی مہم تھا مسلمانوں کو مارتا

جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ دراصل مولوی اسماعیل دہلوی وہابی کی نہ سکھوں سے لڑ رہے تھے نہ انگریزوں کے ساتھ جھگڑا تھا۔ نہ ہندوؤں سے دشمنی تھی اور نہ ہی شیعوں سے کوئی پر خاش تھی چنانچہ مرزا حیرت لکھتا ہے۔
رو سید صاحب اور پیارے شہید کو شیعوں سے کچھ پر خاش تو تھی ہی نہیں کہ خواہ مخواہ انہیں ستاتے۔ اور ان پر حملے کرتے۔ پیارے شہید..... تو اکثر اپنے اعظم میں شیعوں اور شیعہ مذہب کا ادب سے ذکر کرتے رہتے تھے (حیات طیبہ ص ۲۹)

(ج) یہ حوالہ دیوبندی وہابی چیئر نگار پڑھیں تاکہ الجہنت پر الزام لگاتے وقت انہیں رسوائی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

الجہنت کے دشمن وہابی

اسماعیل صاحب کا اصل مقابلہ مسلمانان الجہنت کے ساتھ تھا۔ اور وہ مسلمانوں کو محمد بن عبد الوہاب نجدی کی طرح جو کہ شمشیر وہابی بنانا چاہتا تھا اور وہابی کی تحریک

اصل غرض صرف وہابیہ کی اشاعت تھی چنانچہ حیات طیبہ کا مصنف لکھتا ہے۔

”پیارے شہید کا پہلا مدعا یہ تھا کہ دین خدا کی اشاعت ہر اور مسلمان اس بدعت و شرک کی گھنا سوز گھٹا سے نکلیں۔ وہ مدعا جیسا دہلی میں حاصل ہوا تھا۔ ایسا ہی پنجاب میں بھی حاصل ہوا۔ لوگ سچے محمدی (محمد بن عبد الوہاب کے پیروکار) بننے لگے گورپرتی اور پیرپرتی (وہابیہ) کی مخصوص اصطلاح کی پرستش کو لات مار دی۔“
(حیات طیبہ ص ۲۶)

”ان مولوی اسماعیل کا منشا یہ تھا کہ ہر مسلمان موحّد وہابی بن جائے اور شرک و بدعت مسلمانوں میں سے نکل جائے“ (حیات طیبہ ص ۲۶)

”پیارے شہید نے ہزاروں بند لاکھوں کی زبان سے (حق، شافعی، حنبلی، مالکی کی بجائے) یہ نکلوا دیا کہ ہم محمدی (محمد بن عبد الوہاب کے پیروکار) ہیں۔ چاروں طرف سے آوازیں بلند ہو رہی تھیں کہ اس ضلع میں اتنے محمدی (وہابی) آباد ہیں۔ اور اس ضلع میں اتنی تعداد محمدیوں (وہابیوں) کی ہے“ (حیات طیبہ ص ۳۲)

”وہ پیارا شہید تھا جس نے ہندوستان میں شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی طرح شریعت محمدی کا ٹھنڈا خوشگوار شربت ہندوستانی مسلمانوں کو پلایا (نجدی وہابی بنایا) (حیات طیبہ ص ۳۵)

ان عبارات و حوالہ جات سے دہلوی صاحب کی ساری جدوجہد کا پس منظر بالکل سامنے آ جاتا ہے۔

چنانچہ دیوبندی مودودی ماہنامہ تنجلی دیوبند (جس کا ایڈیٹر برادر زادہ شبیر احمد عثمانی فاضل دیوبند عامر عثمانی ہے) لکھتا ہے۔

”دنیا کی مشہور دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند کی دعوت پر ۱۳ جولائی کو جمہوریہ ہند کے صدر

پنجاب

ڈاکٹر راجندر پرشاد صاحب تشریف لائے جناب صدر کی آمد سے قبل تقریباً دس روز تک دارالعلوم کے تمام اساتذ نے جس ذوق و شوق تن دہی اور دلچسپی سے اپنے معزز مہمانوں کے استقبال کی تیاریاں کیں۔ ان کا تفصیلی بیان ایک دفتر چاہتا ہے۔ ہمیشہ حید تر بان پر دس بارہ دن کی چھٹیاں بڑا کرتی تھیں۔ لیکن اس مرتبہ انہیں بھی ختم کرنا پڑا۔ اور دفتر ابہتمام سے آرڈر جاری ہوا کہ تمام اساتذ (راجندر کے) استقبال انتظام کی تکمیل میں پوری طرح مصروف رہے۔ میرے (مدیر تعلیم) اپنے کئی اقربا مدرسہ میں ملازم ہیں۔ ان میں سے ایک کے ذوق و شوق کا عالم تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ علی الصباح مدرسہ تشریف لے جاتے اور رات تک ان کا پتہ ہی نہ چلتا۔ جمعہ کے دن دوپہر کا کھانا کھانے بمثل تین بجے گھر آ سکے۔ جی چاہا کہ پوچھوں کیا نماز جمعہ کی بھی چھٹی نہیں ملی۔ مگر چپ رہا۔ کہیں ان کے مقدس جذبات کو ٹھیس نہ لگ جائے۔ آخر چھ تو ساتویں روز آتے ہیں۔ مگر صدر جمہوریہ (راجندر پرشاد) روز بروز نہیں آتے۔ جلسے کی شرکت کے لئے انگریزی زبان میں نہایت نفیس دعوت نامے چاہے گئے مگر جلسہ اس پینڈال میں ہوا جو ہزار سے زیادہ روپے خرچ کر کے وسیع دارالطباء میں بنوایا گیا تھا۔ بہت شاندار معزز حلق کی تران کے مطابق سب سے پہلے وطنی ترانہ پڑھا گیا۔ اس وقت صدر جمہوریہ اور تمام اساتذہ و منتظمین (دوبند) اور پورا مجمع کھڑا تھا۔ ترانے کے آخر تک سب کھڑے تھے اور پھر صدر محترم کی تقلید کرتے ہوئے بیٹھ گئے۔ اب (ترانہ کے بعد) تلاوت قرآن سے جلسہ شروع ہوا تلاوت قرآن کے وقت کھڑے ہونے کا رواج ہمارے ہاں نہیں ہے اس لئے اس کا مقابلہ ترانہ کے ادا اب سے نہیں کرنا چاہیے۔ تلاوت کے بعد تعلیم ہوئی گلوکار صاحب نے نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ بتلایا کہ اگر مولانا حسین احمد مدنی مدظلہ دین مجازی کے عہد و خزن میں تو صدر جمہوریہ دین غیر مجازی کے امام و شیخ ہیں ایک

ولی ہے تو دوسرا دھرم اتنا۔ دونوں ہی کے فیض و برکت سے جمہوری حکومت اپنے میں بہا کام سرانجام دے رہی ہے۔ انور صابری صاحب قومی و ملکی خیالات کو جامہ شہر پہنانے میں جس قدر مشاق ہیں۔ وہ مشاعرے سننے والے حضرات سے پوشیدہ نہیں۔ گاندھی جی کی مظلومانہ موت پر غالباً "باپوشہید" کے عنوان سے جو نظم انہوں نے کہی تھی اس کا مقابلہ اس موضوع کی شاید کوئی نظم نہیں کر سکی۔ فلموں کے بعد حضرت (مولانا محمد طیب) ہتم صاحب دارالعلوم نے سپاس نامہ پڑھا۔ سپاس نامے کے آخر میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ جناب صدر جمہوریہ کی تھم رنجہ فرمائی دارالعلوم کی تاریخ کا ایک تابناک نقش ہے جس پر دارالعلوم کو ہمیشہ غرور ہے گا۔ سپاس نامے کے بعد جناب صدر جمہوریہ نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد محترم علماء نے رسم شکریہ ادا فرمائی حضرت مولانا مدنی مدظلہ نے اس سلسلہ میں پانچ دس منٹ تقریر فرمائی۔ شیخ نے اپنی معروف صاف گوئی کو پریمی طرح قائم رکھا اور فرمایا ہم (دیوبندی) غریب ہیں فقیر ہیں بے زائیں۔ عالیجناب صدر جمہوریہ۔ (راجندر پرشاد) نے اپنی تشریف آوری سے فواز کر ہمیں نہایت درجہ معزز فرمایا ہے۔ صدر جمہوریہ جلسہ ختم ہونے پر دیوبند سے روانہ ہو گئے میں نے دیکھا ان کی فراموشی بھرتی ہوئی کار کو صرف ایک نظر دیکھ لینے کے لئے ایک ٹکڑوں دیوبندی، لوگ اس طرح بھاگ رہے تھے جیسے قرون پہلے تیس ہاتھ لینے کی طرف بھاگا ہو گا۔ کیوں نہ بھاگتے۔ آخر صدر جمہوریہ کی کار تھی دارالعلوم نے اپنے محبوب صدر (راجندر پرشاد) کی آمد پر ہزاروں روپیہ خرچ کیا۔ (اور) جناب صدر نے اپنی جیب خاص سے نقد ایک ہزار روپیہ دیا اور صدر کا روپیہ پانی کی طرح بہایا گیا تھا)

تشریف دینی :- چنانچہ اگلے روز جناب ہتم صاحب نے نہ صرف یہ کہ کامیابی

کی مٹھائی تقسیم فرمائی۔ بلکہ جلسہ عام میں جناب صدر کی خوش اخلاقی فراح نظری روایت
شفقت، جود و سخا انسانیت پروری حلم و رافت اور بندہ نوازی کو بڑے وزنی الفاظ
میں بہت مسرت و دلی جوش کے ساتھ سراہا (اجنامہ تھیل دیوبند اگست ستمبر ۱۹۵۷ء)

دارالعلوم

خانانہ دارالعلوم دیوبند کی زبانی دیوبند میں راجندر پرشاد کی ہنگامہ خیر و خیرین گیز
آگے کا حال سننے پر اس سے دہائی توحید کے چند "مزید اسرار" آپ پر منکشف ہوں گے
"دارالعلوم رتھڑا لے کہ:-"

۱۳ جولائی ۱۹۵۷ء کی تاریخ دارالعلوم دیوبند میں وہ تاریخی دن تھا جب دارالعلوم
میں عالی جناب ڈاکٹر راجندر پرشاد صاحب بالفاظ نے صدر جمہوریہ ہند کی حیثیت
سے قدم رنجہ فرمایا۔ پروگرام کے مطابق صبح کے ۸ بجے جب صدر جمہوریہ اپنے سیلون
سے برآمد ہوئے تو حضرت مولانا مدنی اور حضرت مولانا محمد طیب صاحب جو سیلون
کے دروازے کے قریب کھڑے تھے آگے بڑھے۔ مولانا حفظ الرحمن صاحب (کالکسی)
نے ان حضرات کا تعارف کرایا اولاً حضرت مولانا مدنی سے اور پھر حضرت مولانا محمد
طیب صاحب مدظلہ سے صدر محترم نے مصافحہ کیا۔ حضرت ہتھم صاحب نے صدر کو
بارسپنایا۔ ۸ بجکر ۱۰ منٹ پر صدر محترم دارالعلوم (دیوبند) کے لئے اپنی کار میں روانہ
ہوئے۔ اسٹیشن سے بے کردارالعلوم تک راستہ خیر مقدم کے لئے بنائے ہوئے خوشام
دردازوں اور رنگ برنگ کی جھنڈیوں سے آراستہ تھا۔ دیوبند اور قریب و چور کے
ہزاروں اشخاص سڑک پر دو دو یہ صدر کے استقبال کے لئے کھڑے ہوئے تھے دارالعلوم
سے تقریباً ۳-۴ فرلانگ کے فاصلے تک طلباء نے دارالعلوم کی دو روید قطاریں کھڑی
ہوئی تھیں۔ بند و بیرون بند کے طلباء کے علیحدہ علیحدہ گروپ بنادیتے گئے تھے

جو متعدد ماٹولے ہوئے تھے جب طلباء کی ان دلکش قطاروں کے درمیان سے
صدر محترم کی کار گزرتی شروع ہوئی۔ تو دیوبند کی قضاہ استقبالیہ نعروں سے
گوچر اٹھی۔ کتب خانہ کے معاند کے بعد صدر جمہوریہ ٹھیک فوجی استقبالیہ جلد میں
شرکت کے لئے پنڈال میں تشریف لے گئے۔ عظیم الشان اور حسین پنڈال مختلف سیلروں
میں تقسیم تھا۔ صدر محترم نے جونہی ڈانس پر قدم رکھا پورا مجمع صدر (راجندر پرشاد)
کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔ حضرت مولانا مدنی نے صدر محترم کو سنہارا بپنایا۔ دارالعلوم
کی جانب سے اللہ اکبر دارالعلوم زندہ باد۔ صدر جمہوریہ ہند زندہ باد اور جمہوری
ہند دستان زندہ باد کے نعروں سے صدر محترم کا خیر مقدم کیا گیا۔ اور ضلع کے حکام
کی جانب سے سرکاری رسم کے مطابق قومی ترانہ پیش کیا گیا جسے انگریزی سکول کے
بچوں نے پڑھا۔ ترانہ ختم ہوتے ہی صدر محترم اور پورا مجمع بیٹھ گیا۔ اور جلسہ کی
کارروائی شروع کی گئی۔ سب سے پہلے دارالعلوم کی جانب سے حضرت مولانا
حفظ الرحمن صاحب نے صدر محترم کی قدم رنجہ فرمائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے
فرمایا کہ "آج دارالعلوم کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہو رہا ہے (کیونکہ
ہر ایک مشرک جو آگیا ہے۔ صدر محترم ہندوستان کی صرف ایک عظیم شخصیت
ہی نہیں بلکہ جنگ آزادی کے ایک جاسنا نذ سپاسی بھی ہیں۔ آج وہ صدر جمہوریہ
کی حیثیت سے یہاں رونق افروز ہیں آپ کی قدم رنجہ فرمائی پر ہمیں مسرت ہے اور
ہم اس کے لئے راجندر پرشاد کے) شکر گذار ہیں۔ اس ترانہ دسکرٹ راجندر
کے بعد تلاوت قرآن تلاوت جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا (قرآت قرآن کا کیا
خوب موقع ہے) اور اس پر کیا عمل ہو رہا ہے (ان نظروں کے لئے حضرت ہتھم صاحب
مدظلہ نے سپاسنامہ پڑھ کر سنایا جس میں دارالعلوم کی باطنی روحانیت اور توکل
و امانت اس توکل کا کیا کہنا جس نے راجندر کے چرنوں میں ڈال دیا) وغیرہ پر

صدر محترم کی توجہ دلائی گئی۔ صدر جمہوریہ کو یہ سپاس نامہ ایک منقش صندوق میں رکھ کر پیش کیا گیا۔ جلسہ کے اختتام پر صدر جمہوریہ دیوبند کے اسٹیشن پر تشریف لے گئے دارالعلوم کی جانب سے دوپہر کا کھانا صدر محترم کو ان کے سیلون میں پیش کھلایا گیا۔ حضرت مولانا رفی مظلہ حضرت اہتم صاحب مظلہ اور دوسرے منفذ حضرات کھانے میں شریک تھے۔

(ماہنامہ دارالعلوم دیوبند ستمبر ۱۹۵۷ء)

”دارالمومنین“ (دیوبند) میں راجندر پرشاد جیسے کافر و مشرک کا یہ عظیم الشان استقبال دیکھئے۔ اور وہابیوں کی شان رسالت سے سداوت مسلمانوں سے بیزار اور کافر و مشرک کو نازی پر غور فرمائیے کہ خالص مسلمانوں کو تو یہ لوگ شخص انجینی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرنے پر مشرک اور واجب القتل قرار دیتے اور ان سے بیزار ہوتے ہیں۔ مگر جو خالص مشرک و کافر ہیں۔ ان کے اعزاز و احترام میں کیا کیا اہتمام کرتے ہیں! اور رسول پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جن غلامانہ و نیا زندانہ تعلقات پر اہل سنت کو بدعتی و مشرک گردانتے ہیں خود وہی تعلقات پھر راجندر پرشاد سے کس طرح استوار کرتے ہیں۔

بوقت صبح سچو روز شود معلومت
کو در شب دیکھ عشق با کہ با خستہ

خالص شرک نوازی

دیوبندی و نجدی وہابیوں کی اسلام و پاکستان کے دشمنوں۔ کافر و مشرکوں سے حقیقت و محبت رشتہ و تعلق کی کوئی نواپ اچھی طرح سن چکے ہیں اب ذرا ان کی خالص شرک نوازی و کفر دوستی بھی ملاحظہ ہو۔

”ہندوستان کے ایک نام نہاد مسلمان فضل الرحمن سیٹھ بڑی دالے نے “

لکشی نرائن مندر کی تعمیر میں بیس ہزار روپیہ دیا اور اس کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے گیارہ سو روپے بطور ہدیہ مسرت اور دیئے۔ مندر کے موجودہ کیرن ہال میں بجلی بھی سیٹھ صاحب نے اپنے خرچ سے لگوائی اور مندر کا سنگ بنیاد رکھتے وقت یہ اعلان بھی کیا کہ مندر کے لئے شری لکشمی نرائن کی سنگ مرمر کی مورتی (بت) بھی ڈھائی ہزار کی رقم سے اپنے خرچ پر مہیا کروں گا۔

(ماہنامہ تجلی دیوبند اکتوبر ۱۹۵۷ء)

(نوائے وقت لاہور اکتوبر)

وہ کو نسا مسلمان ہے جو اس ملعون حرکت کی مذمت نہ کرے گا۔ اور جس کا دل اس ناپاک شیطانی فعل پر نہ کدھے گا۔ مگر ”بزرگان دین“ کے مزاہات شریف پھانڈی دیتے اور فاطمہ پڑھنے کے ”جرم“ میں مسلمانوں کو قبر پرست و پیر پرست کہنے۔ اور دوضہائے مقدسہ کو بتوں سے تشبیہ دیتے والے دیوبندیوں وہابیوں کی ”توحید“ کی داد دیکھئے کہ انہوں نے نام نہاد فضل الرحمن عدار اسلام کے اس شیطانی ڈرامہ کی مذمت کرتے اور اس پر اظہار نفرت کرنے کے بجائے اس کی تحسین کی ہے چنانچہ لائل پور کے ایک دیوبندی وہابی اخبار پاکستانی نے ہار ستر کی اشاعت میں اسے ”مسلمانوں کی روایتی ایثار پٹلی“ سے تعبیر کیا ہے۔ گویا دیوبندیوں کے نزدیک سادات مسلمان پہلے سے ہی مندر و بت شکنی کی بجائے مندر و مورتی سازی اور بت فروشی کرتے چلے آئے ہیں۔ حالانکہ کوئی باغیرت سچا مسلمان و مجاہد اس شیطانی فعل کا تصور بھی نہیں کر سکتا یہ شرک نوازی و کافر دوستی تو ”وہابی توحید“ ہی کے حصہ میں آچکی ہے پھر پاکستانی دیوبندیوں پر یہ بات ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ ہندوستانی دیوبندی بھی فضل الرحمن کی تائید اور اس کے فعل کی تحسین کرتے ہیں چنانچہ ماہنامہ تجلی دیوبند رقمطراز ہے کہ۔

”فضل الرحمن کی بات اگر سب تک رہ جاتی ہے تو ہم کو کوئی خاص دیکھی نہیں تھی

لیکن دلچسپی کا باعث وہ مختصر تصویر ہے جو علمائے حقہ (دیوبند) کے واحد سرکاری آرگن اور ترجمان المجتہد (جند) نے اس پر فرمایا ہے کہ :

”ہمیں اسی خبر سے یہ دکھانا ہے کہ ۳۶ کروڑ کی آبادی میں مذہبی رواداری کی مثال قائم کرنے کی توفیق بھی صرف مسلمانوں ہی کو حاصل ہے۔ یہ سیریشی۔ یہ وسیع النظری اور یہ رواداری سوائے مسلمان کے آپ کو کہاں نظر آسکتی ہے (المجتہد ۲ اکتوبر ۱۹۵۷ء) بجلی :- غور طلب یہ امر ہے کہ اگر مسلمان صاحب مذکور کا یہ کارنامہ سیریشی۔ وسیع النظری اور رواداری جیسے بلند و بزرگ افکار سے نوازے جانے کے قابل ہے تو اس وقت ہمارے علماء دیوبند اپنے بلند جمہوری و قومی جذبات کا اظہار کن لفظوں میں کریں گے۔ جب یہ مسلمان صاحب یا اور کوئی مسلمان مادرے سیریشی کے موتی کے سامنے بھیجے گا کہ مسجد سے میں گرجا بنائے گا یا قاعدہ طور پر اعلان کرے گا کہ میں آج سے اپنا تنہا من موہن داس رکھتا ہوں اور نماز فجر کے بعد روز ایک گھنٹہ موتی کے آگے بیس تھوڑوں گا۔ اگر آپ (علماء دیوبند) ہی بت پرستی اور کفر و شرک سے نفاق و قتال کی ترغیب دینے لگ جائیں تو اس کے بعد آخر گھر ہی و دین فروشی کا کونسا درجہ باقی رہ جاتا ہے ۔“

دیکھ مسجد میں شکستہ رشتہ تبسیم شیش
بتکدہ میں برہمن کی پختہ زناری بھی دیکھ
(بجلی دیوبند اکتوبر ۵۷ء)

نہرو حکومت کے ایجنٹ و مبلغ

روزنامہ کوہستان لاہور ۲۸ فروری ۱۹۵۷ء میں ہے کہ
”ہندوستان کی وزارت خارجہ عربی مالک میں پرائیویٹ کے لئے ان لوگوں کو

منتخب کرتی ہے جو ہندوستان کے عربی مدارس خاص کر دیوبند میں تسلیم حاصل کر چکے ہیں۔ ایک تو وہ لوگ (دیوبندی عالم) نظریاتی طور پر ان سے متعلق ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ عربی جاننے کے ساتھ اپنے ملک کے حالات سے بھی بخوبی واقف ہوتے ہیں چنانچہ عربی مالک میں ہندوستانی سفارت خانوں کے پرائیویٹ اسسٹنٹ میں کام کر نیوالے جتنے لوگ ہوتے ہیں ان میں سے ان (دیوبندی) عالموں کی بڑی اکثریت ہوتی ہے اور یہ لوگ بڑی جانفشانی سے کام کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ مسلمان (دیوبندی) ان جگہوں پر نہ ہوں تو شاید ہندوستان کی شہرت اتنی ہرگز نہ ہو۔“

روزنامہ سہادت لائل پور ۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں ہے کہ :

”بھارت سے کانگریسی مولویوں کا ایک وفد جس کی قیادت مجتہد العلما ہیں (دیوبند) کے سیکرٹری کر رہے تھے وہاں (کہہ کر) آیا ہوا تھا اس وفد نے شہر مسجد کو یقین دلایا کہ ”بھارت کے مسلمان بڑے امن و سکون سے اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔ پنڈت نہرو کی حکومت ان کے ساتھ بڑا اچھا سلوک کر رہی ہے حالانکہ اس وقت تمام بھارت میں مسلمانوں پر ظلم و تشدد کی انتہا کی جارہی تھی ان کو قتل کیا جا رہا تھا۔ ان کے خون سے ہولی کھیلی جارہی تھی۔ ہزاروں مسلمانوں کو توہین رسالت کے خلاف احتجاج کے جرم میں جیل میں ڈال دیا گیا تھا۔ اور مساجد کو مندروں میں تبدیل کیا جا رہا تھا۔ اور پچاس ہزار کے قریب مسلمانوں کو شدید گھبراہٹ کا اعلان ہو چکا تھا۔“

روزنامہ کوہستان لاہور اپنی ۲ نومبر ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے

کہ :-

بھارت سے ہر سال حاجیوں کے قافلہ کے ساتھ احمدی مولوی یا کانگریسی مولوی کو بھیجا جاتا ہے جو پاکستان کے خلاف اور بھارت کے حق میں پرائیویٹ کرتا ہے ان مذکورہ حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ نہرو کی بھارتی حکومت دیوبندی

علماء کو اپنا مخلص و نیا دیندہ اور خیر خواہ سمجھ کر ان کو پراپیگنڈا کے لئے منتخب کرتی ہے دیوبندی و دہلوی علماء نہرو حکومت کی ایجنسی و تبلیغ کے فرائض بڑی جانفشانی سے انجام دیتے ہیں۔ دیوبندی علماء نظریاتی طور پر نہرو حکومت سے متفق ہوتے ہیں۔ پاکستان کے خلافت اور تجارت کے حق میں پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ نہرو حکومت کی طرف سے مسلمانوں پر ظلم و تشدد کو ان و سکون کے ساتھ تعبیر کر کے ظلم و ستم پر پردہ ڈال کر اس کا وقار بڑھاتے ہیں۔ وَلَا تَوْفَاقًا إِلَّا بِاللَّهِ

نہرو کانگریس اور گاندھی پرستی

دہلوی علماء کو نہرو، گاندھی اور کانگریس سے جو پیار ہے وہ محتاج بیان نہیں ہاویں کانگریسیوں نے گاندھی کی جے کے نعرے لگوائے۔ مشرک کانگریسی لیڈروں نے میں بار ڈالے۔ مشرک کانگریسی لیڈروں کو مسجدوں میں لا کر منبر پر بیٹھایا۔ اور صلاحوں کا واعظ و بادی بنایا۔ گاندھی کو امام مقرر۔ سردار رہبر بنایا اور کہا کہ امام ہمدی کی جگہ امام گاندھی تشریف لائے ہیں۔ اگر نبوت ختم نہ ہو گئی ہوتی تو مہاتما گاندھی نبی ہوتے۔ دس ہزار جناح، شرک اور ظفر جواہر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جاسکتے ہیں وغیرہ وغیرہ حوالہ کے لئے دیکھو دیوبندی سب الزار آفتاب صداقت وغیرہ پھر دہلیوں کا گاندھی کے ساتھ یہ رشتہ و تعلق صرف اس مشرک کی زندگی تک ہی نہ تھا بلکہ اب بھی اسی طرح قائم ہے۔ چنانچہ ستمبر ۱۹۵۷ء میں دہلیوں نے اپنے دار الخلافہ نجد میں نہرو کو بلا کر اس کی زبان گاندھی کی دو آیتیں ”میں اور گاندھی کا نہرو لگا ہوا (دیکھو ص ۱۷) اور ہندوستان میں ۳۰ جنوری ۱۹۵۷ء کو (تک مال کانپور میں کانگریس کی طرف سے ”مہاتما“ گاندھی کا ”یوم شہادت“ منایا گیا جس میں علاوہ دیگر کانگریسیوں کے قوم پرست مسلم دہلوی کانگریسیوں نے بھی اپنے باپ

کے غم میں حسب استطاعت شرکت کی۔ جناب حافظ بیت اللہ صاحب دکن (دیوبند) جمعیت العلماء اور حضرت بابا خضر محمّد سابق سرپرست جمعیت العلماء کانپور نے مہاتما گاندھی کی روح کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے قرآن کریم کی آیتیں ان کی تصویر کے سامنے بیچ کر پڑھیں اور ان کی روح کو بخش دیں۔ ایک جانب لوگ بھی گارے تھے تو دوسری جانب جمعیت العلماء ہند دیوبند کے کچھ ذمہ داران کانپور تادیب قرآن کریم کر رہے تھے (ماہنامہ مارچ ۱۹۵۷ء) بحوالہ اخبار سیاست کانپور بھارت یکم فروری ۱۹۵۷ء

دیوبندیوں و دہلیوں کے شیخ الاسلام حسین احمد صدر دیوبند کی کانگریس و گاندھی پرستی کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے اپنے لئے یہ اصول بنایا تھا کہ جس میت کا کفن کھد کا نہ ہوگا۔ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھاؤں گا۔ اور اس ”آزادی“ کے بعد بھی وہ اسی پر جے ہوئے ہیں۔ دہلی ماہنامہ تجلی دیوبند خاص نہرو فروری مارچ ۱۹۵۷ء

نیز ماہنامہ تجلی ماہ اپریل کے ص ۳۵ پر ہے کہ: پڑت نہرو کی ہاں میں ہاں ملائے گا سادات مندانہ فرضی بڑے بڑے علماء ربینین (دیوبند) کو بھی ”تقاضائے دینی“ ادا کرنا پڑ رہا ہے۔ اگر نیت نہرو یہ کہہ دیں کہ دین اور سیاست کو ایک سمجھنے والے نے لے کر لے لیا ہے تو علماء و باقی و حقانی (دیوبند) کی ایک بڑی کمیپ اس پر تصدیقی دستخط کر دے گی! اور جو پرانے خیال کے مولوی و ملا دستخط سے گزر کریں گے انہیں زندیق و کافر ٹھہرا کر جیل میں بھجوانے کی ترکیبیں کرے گی (مجموعاً)

”الحاج نہرو“ (معاذ اللہ)

دہلوی علماء کی کانگریس نہرو اور گاندھی سے محبت کا مظاہرہ بھی آپ نے دیکھ لیا اور ان لوگوں کی بلا و عیب میں نہرو حکومت کی تبلیغ کے متعلق بھی پڑھ لیا۔ ان ملاؤں نے دین اسلام و پاکستان بھارتی حکومت کی تبلیغ کرتے ہوئے مشرک لیڈروں نہرو و

گاندھی کو جس طرح بڑھا چڑھا کر دیگر بلاد میں بھی کیا ہے اور اس کے جوتاج و اثرات اچھے
اور دوسرے ملکوں کے باشندوں پر جو اثر ہوا ہے اس کے متعلق نمائندہ کوہستان مقیم بغداد
رقم طراز ہے کہ

”حقیقت میں دنیا عرب میں ہندوستان کا پروپیگنڈا اور لوہندوں کی بدولت بہت
زبردست ہے۔ یہی سبب ہے کہ عرب لوگ ہندوستان کی محبت میں بہت غلو کر گئے ہیں اور
ہندوستانی لیڈروں کو مقدس ہستیاں تصور کرتے ہیں۔ جب پنڈت جواہر لال نہرو ارض
مقدس کا دورہ کرنے گئے تھے۔ تو انہیں رسول اسلام کے لقب سے نوازا گیا تھا
اور یہاں (بغداد) کے اخبارات نے جلی سرخیوں سے الحاح نہرو لکھا تھا اور اس
پر بہت خوشی کا اظہار کیا گیا۔ جب کبھی اخبارات پنڈت نہرو کے بارے میں کوئی خبر
شائع کرتے ہیں تو ان کا فوٹو ضرور چھاپتے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان
کو ایک غیر مسلم سے کتنی محبت ہے۔“

میرے ایک شاگرد کہنے لگے واللہ نہرو عظیم (خدا کی قسم نہرو عظمت والا ہے
وہو راجل ذین) (اور بہت اچھا آدمی ہے) کوہستان لاہور ۱۲ فروری ۱۹۵۸ء
روزنامہ جنگ کراچی ۲۸ ستمبر ۱۹۵۷ء میں دیکھیں امر و ہوی نے ایک شعر میں طنزاً نہرو
کو ”نیم حاجی“ لکھا تھا۔

عرب کی خاک پر تقدیر نے پہنچا دیا ان کو

بے پنڈت جواہر لال نہرو ”نیم حاجی“ بھی

گر یہاں دیکھئے کہ کافر نہرو کو پورا اصلاح بنا دیا گیا ہے یہاں دیکھیں امر و ہوی کی

ایک اور رباعی نہرو کے دورہ نجد کے متعلق سن لیجئے لکھتے ہیں

جب رہا ہے آج مالا ایک پنڈت کی ”عرب“

برہمن زادے میں شان دبیر ہی ایسی تو ہو

حکمت پنڈت جواہر لال نہرو کی قسم

مرئے ”اسلام“ جس پر کافر ہی ایسی تو ہو

(جنگ کراچی ۲۹ ستمبر ۱۹۵۷ء)

یہ نہ بھولے کہ کافروں ظالموں کے ساتھ یہ سارا معاملہ دباویوں کی طرف سے اور دباویز
کی دہر سے ہوا اور ہو رہا ہے۔ آم

شیخ در عشق بتاں اسلام باخت

رشتہ تسبیح از زمار ساخت

گاندھی کو دوش ہینڈل کا ثواب

صرت الشرق ایک ابھار عربی رسالہ ہے جو مصر میں ہندوستانی سفارت قلمبے جن میں
دیوبندی عالموں کی اکثریت ہوتی ہے کے حکم اطلاعات کی طرف سے نکلتا ہے۔ اس
رسالہ میں تمام مضامین ہندوستان سے متعلق ہوتے ہیں اس میں مصر کے ایک ممتاز
ادیب استاد عزیز زہبی کا ایک مقالہ ہے جس میں اس نے تمام تر زور اس بات پر صرف
کیا ہے کہ گاندھی جی نے جو سیاسی طریقہ اختیار کیا تھا اس کی بناء پر وہ بیک وقت
ہندو بھی تھے اور مسلمان بھی۔ وہ قرآن پڑھتے ہوئے قتل کئے گئے۔ اس لئے وہ مسلمان
شہیدوں میں سے ایک شہید ہیں۔ (بلکہ قُلُّہٗ عِنْدَ اللّٰهِ مَقَامٌ شَہِیدِیْنِ اَشْتِیْنِ
لا شہید واحد۔ اس گاندھی کے لئے خدا کے ہاں دو شہیدوں کا ثواب ہے نہ کہ ایک
شہید کا۔ فقہ صلی اللہ علیہ وسلم غاندھی ہو و ملا نکستہ فعاکان غاندھی و
ماکانست حیاتہ الا فوڑ علی نور پس تحقیق تھا اور اس کے فرشتوں نے گاندھی پر
درد بھیجا۔ گاندھی اور اس کی زندگی فوڑ علی نور تھی (معاذ اللہ)

(روزنامہ کوہستان ۴ فروری ۱۹۵۷ء)

دیوبندیوں کے شیخ الاسلام کا بولہبی نظریہ

کوہستان لاہور ۳ اکتوبر ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

”فکرمیں نے پاکستانی قوم کی ایک نئی اصطلاح وضع کی ہے لیکن انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ اس جدید قومیت کی اساس کیا ہے؟ پاکستان کا وجود ایک نظریہ حیات کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس نظریہ حیات کو ترک کر کے کوئی نظریہ اختیار کیا جائے گا۔ کیا وہ جہین احمد دینی والا نظریہ کہ ”اقوام اعداں سے بنتی ہیں“ کے معلوم نہیں کہ یہ نظریہ مسلمانوں نے رد کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ شارع اسلام علامہ اقبال نے اسے بولہبی قرار دیا تھا

فیقر نے بڑی شرح و بسط کے ساتھ خارجیوں و بابیوں دیوبندیوں کی نشانیاں بتائی ہیں۔ مزید تعارف کے لئے آیات قرآنیہ اور خصوصاً سورۃ توبہ کی تفاسیر تحت آیت ”ہم نہم منی“ الخ اور کتب حدیث میں باب الخوارج ملاحظہ ہوں۔ اصل خوارج و بابیہ تجدید دیوبندیہ کیلئے متدرج ذیل کتب کا مطالعہ کریں۔

صحیح بخاری شریف ج ۱ ص ۵۰۹ و ج ۲ ص ۱۲۱ و ج ۳ ص ۱۰۲ و ج ۴ ص ۱۱۰ -
مشکوٰۃ شریف باب قتل اہل الردۃ الخ و باب المعجزات عن علی۔ رواہ الشیخان ص ۲۰ -
ص ۳۰۰ عن ابی سعید الخدری۔ رواہ ابو داؤد و عن شریک۔ رواہ النسائی۔ ص ۳۰۰ عن
ابن غالب۔ رواہ الترمذی و ابی ماجہ و ص ۳۰۰ عن ابی سعید الخدری۔ متفق علیہ علیہ الدار المنیر
ص ۵۵۹

شرح بخاری ص۔ اور یعنی شرح بخاری ص۔ خصائص کبریٰ ص۔ اور حجتہ اللہ
علی العالمین ص۔ الکامل للبیر۔ تاریخ طبری ص۔

مسلمانوں سے اپیل

ہم سب کا مقصد یہی ہے کہ قیامت میں نجات نصیب ہو۔ اور یہ سب معلوم ہے کہ قیامت میں صرف اسی گروہ کو نصیب ہوگی جنہیں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل ہوگی ورنہ بے شمار ایسے بد نصیب کلمہ گور نیک غازی عابد زاہد۔ متقی پرہیزگار۔ مدعیان اسلام ہوں گے جنہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ”محققاً محققاً“ فرما کر جہنم دھکیل دیں گے وہ کیوں صرف اسی لئے کہ انہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وابستگی نہیں ہوگی۔

اسی لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے عنایت کردہ علم سے سیکڑوں سال اپنی امت کو آگاہ فرمادیا کہ قرب قیامت میں ٹنڈی دل کی طرح فرقے ہو جائیں گے فلہذا تم لمے میرے امتیوا ہر بد مذہب سے بچنا پھر آپ نے ہر فرقے کے علامات اور نشانات بتائے۔ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ان تمام فرقوں سے شر پر اور بدترین فرقہ خارجیوں کا ہوگا اسی لئے اُن غازی فرقہ کے علامات اور نشانات بڑی وضاحت سے بتائے تاکہ کوئی بد قسمت امتی ان کے پیچھے نہ آجائے

فیقر اولیٰ نے علیم الغرضی کے باوجود ان علامات و نشانات کو جمع کر کے اہل اسلام پر واضح کر دیا ہے۔ ان علامات و نشانات کو دور حاضرہ کے تمام اسلامی فرقوں کے ہر فرقہ میں نہایت غور و فکر سے دیکھیں جس فرقہ میں جملہ علامات مذکورہ یا بعض نشانات بحیثیت فرقہ اور جماعت کے مل جائیں تو ان کے ساتھ وہی برتاؤ کریں جو امت کے شفیق رؤف رحیم سرایا رحمت اور کریم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے متعلق آگے تفصیل ہے)

(دیکھئے۔ موچھے منڈے۔ مانتے ڈالئے)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مالک و مولیٰ تمام مخلوق کا خالق و خالق تعالیٰ

پس پیا رسے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری امت کا خیر خواہ ہے اسی لئے اس خالق کریم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی جن نشانیاں خصوصیت سے نمایاں فرمائیں تاکہ انجان بھی جان جائے کہ یہ وہی ہیں
(نجدی - وہابی - دیوبندی)

مذکورہ بالا تینوں علامتیں آپ اپنے علاقہ میں انسانوں میں دیکھیں جن میں بحیثیت جنت میں مل جائیں انہیں سمجھیں یہی ہیں وہی ہمیں تیرھویں چودھویں صدی کی اصطلاح میں نجدی وہابی دیوبندی کہا جاتا ہے جن کی ان دو صدیوں میں ایک درجن مختلف ناموں کی شاخیں ہیں ان کا نقشہ فقیر آدمی نے ۱۳۱۰ھ پر لکھا ہے۔ آئندہ دجال لعین کے آنے تک نامعلوم کتا رنگ بدلتے ہیں لیکن بفضلہ تعالیٰ ان کی یہ نشانیاں ان پر چھاپ لگ گئی ہیں

انتباہ

یاد رہے سرسبز اترے کا آغاز محمد بن عبد الوہاب نجدی سے کیا چنانچہ شیخ الاسلام بالہذا الحرام مولانا سید احمد ابن زینی مفتی مکہ مکرمہ اپنی کتاب مستطاب الدرر السینہ فی الرد علی الوابیہ مطبوعہ میں یہ احادیث نقل کرتے کے بعد فرماتے ہیں :-

روى قوله صلى الله عليه وسلم سيماهم التحليق تنصيص
عليه هؤلاء القوم الخاضعين من المشرق والبايعين

لابن عبد الوهاب فيما ابتدعه من المحدثات
صريح فيهم وكانت السيد عبد الرحمن الاهدل
مفتي زبدي يقول لا يجتمع اثنان يوقف احل تاليفا
للوه علي ابن عبد الوهاب بل يكفى للرد عليه

قوله صلى الله عليه وسلم سيماهم التحليق فائده لم
يقتضها احد من المتقدمين عليه هم -

یعنی حضور کا یہ فرمانا کہ "ان کی علامت سرسبز انا ہے" یہ نجدی خارجی قوم کے متعلق نص صریح ہے۔ مولانا سید عبدالرحمن مفتی زبیدی فرماتے تھے کہ وہابیوں کے رد میں اور کوئی کتاب لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ان کے رد کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہی کافی ہے کہ ان (وہابیوں) کی علامت سرسبز انا ہے۔ کیونکہ کسی گمراہ فرقہ نے محمد بن عبد الوہاب نجدی اور اس کے پیروں کے سوا سرسبز انا میں تعلق نہیں کیا۔ نیز فرماتے ہیں کہ یہ مغرور محمد بن عبد الوہاب قسیم سے ہے اور احمق ہے کہ یہ اسی ذی الخیرہ نبی کی نسل سے ہے جس کے متعلق حضور نے فرمایا تھا ان من ضلعتی وهذا اقرب ما یقرودن القران الحدیث (جیسا کہ اوپر گذرا) کیونکہ یہ خارجی اہل اسلام کو قتل کرتا تھا۔ اور بت پرستوں کو کچھ نہیں کتا تھا۔

فخر احسان حضرت علامہ محمد بن عابد بن شامی رحمۃ اللہ علیہ بھی نجدیوں وہابیوں کو یاغیوں خارجیوں میں شمار فرماتے ہیں۔ چنانچہ کتاب الجہاد باب البغوات میں زیر بیان خواج غلام تھے ہیں۔

"خارجی ایسے ہوتے ہیں جیسا ہمارے زمانے میں پیروان عبد الوہاب کے واقع ہوا۔ جنہوں نے نجد سے خروج کر کے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ پر تغلب کیا۔ وہ اپنے آپ کو کہتے تو منہل تھے (جیسے آج کل ان کے پیروکار دیوبندی اپنے کو حنفی کہتے ہیں) مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ مسلمان بس وہی ہیں اور جو ان کے (نجدی وہابی) مذہب پر نہیں وہ مشرک ہے۔ اس وجہ سے انہوں نے اہلسنت و جماعت کا قتل اور ان کے علماء کا شہید کرنا مباح ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی ان کے شہر ویران کئے اور مسلمانوں کے لشکر کو ان (نجدیوں وہابیوں) پر فتح بخشی ۱۲۳۳ھ میں" (رد المحتار علی الدر المختار جلد ثالث ص ۲۳)

خود مخبر بن عبد الوہاب نجدی کے بھائی سلیمان بن عبد الوہاب نے اس کے رد میں

جو کتاب (رسالہ سلیمانہ لکھی ہے اس میں محمد بن عبدالوہاب امیر لشکر و بابیہ کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ "حدیث قرن الشیطان کی رو سے پہلا فتنہ جو ظاہر ہوا۔ وہ ہماری ارض نجد میں (محمد بن عبدالوہاب نجدی) ظاہر ہوا غور کر دیکھ مدت مدید سے مکہ مدینہ و یمن ان امور سے بھرے پڑے ہیں جن کی بناء پر تم مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہو۔ (یعنی نداء یا رسول اللہ وغیرہ) بلکہ یمن و حجاز میں یہ امور سب جگہ سے زائد پائے جاتے ہیں اور ہمارے شہر نجد وہی ہے جہاں سب سے پہلے فتنے (محمد بن عبدالوہاب نجدی) کا ظہور ہوا۔ بلاد مسلمین میں کوئی شہر ایسا نہیں معلوم ہوتا۔ ہاں ہمارے شہر (نجد) سے زائد فتنے کا ظہور ہوا۔ نہ زمانہ قدیم میں نہ اس زمانہ میں۔ اگر آپ کو یہ علم ہو تا کہ نجد بھی کبھی دارالایمان ہو گا اور وہاں طائفہ منصورہ پایا جائے گا اور حرمین شیرقصین و یمن (بقول نجدی) بلاد کفر جاہیں گے۔ وہاں بت پرستی جاری ہو جائے گی تو حضور سرور بیان فرما دیتے اور نجد کے لیے دعائے برکت فرماتے۔ حالانکہ معاملہ برعکس ہے۔ آپ نے مشرق کے لیے عونا اور نجد کیلئے خصر صا ظاہر فرمایا۔ کہ قرن الشیطان سے ظاہر کر دیا۔ اور دعا سے انکار فرما دیا

دعوت غور فکر

ہاں بھی چوڑی داستان سے نتیجہ نکلا کہ عالم اسلام میں متعدد گروہ کا ہونا لازمی امر ہے اور ان میں ایک ایسا فرقہ بھی ضروری ہے جن میں گدشتہ اوراق کے مطابق علامات اور نشانات کا پایا جانا نہایت ضروری ہے اس لئے کہ وہ علامات اور نشانات ایسا ذات بابرکات علیہ اکل الصلوات و افضل التسلیلات تے بنائے ہیں کہ کائنات کی کوئی طاقت ان کے ارشادات کو ٹھکرا نہیں سکتی

اب ناظرین سے سوال ہے کہ جب تم سب مانتے ہو کہ ہمارے دور درجہ دوسرے

صدی) میں سینکڑوں نئے نئے مذہب پیدا ہو گئے ہیں اور ہر ایک اپنی حقانیت پر نہیں و آسمان کے قلابے ملتا ہے اور اپنے سوا باقی سب کو گمراہ اور بے دین گردانتا ہے۔ لیکن کوئی تو اس فقیر ادیسی غفرلہ کی بھی ماننے کی بیشک تمام پارٹیاں ہمیں گمراہ اور بے دین کہہ رہے ہیں مگر قرآن و کتب مطہرین ارشاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ مگر تراش۔ ملتے ملتے ہوئے ہم سب میں کون ہیں۔ خدا لگتی کہیں ورنہ فقیر ادیسی غفرلہ کو کہنے دیجیے وہ ربانی۔ دیوبندی یعنی بتلین جانت جاعت اسلامی (مودودی) احرار پارٹی۔ خاکساری پنجری۔ نجدی۔ غیر متعدد دوسری (سوال) وغیرہ ان سب کا نقشہ ص ۱۴ پر ملاحظہ ہو جن پارٹیوں کو تم نے اپنا نشانہ بنایا ہے۔ وہ دور حاضرہ میں دین کی بہت بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ دین کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جہاں ان حضرات کی نمایاں خدمات نہ ہوں بلکہ ان حضرات نے تو خدمت اسلام ہی اپنا مقصد حیات بنھ لیا ہے اُسے کیونکر گمراہ اور بے دین قرار دیا جاسکتا ہے اگر ایسے دین پرور لوگ بھی گمراہ اور بے دین ہیں تو پھر دنیا میں دیندار اور حق پرست کون ہے؟

جواب

تقریباً اسی طرح کی کشاکش حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی اس نوجوان نمازی کے متعلق پیش آئی تھی جسے قتل کرنے کا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا۔ وہ بھی یہ سوچ کر واپس لوٹ آئے تھے کہ ایک نمازی کو کیونکر قتل کیا جائے۔ جیسا کہ ان کا واقعہ تفصیل سے فقیر نے عرض کر دیا ہے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو خبر دی تھی کہ اخیر زمانے میں ایک جماعت نکلے گی جو قرآن پڑھیں گے۔ اچھی باتوں کی تلقین کریں گے، نماز و روزہ کا احکام ان کے یہاں سب سے زیادہ ہوگا اور اس کے باوجود دین سے ان کا کوئی تعلق نہ ہوگا

تو اس وقت بھی صحابہ کرام کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوا تھا کہ کسی بھی شخص کو دین دار اور پندہ قرار دینے کے لئے کسی ظاہری علامتیں دیکھی جاتی ہیں۔ دل کے اندر کون اُترتا ہے۔ اور جب یہ علامتیں بے دین اور شرف لوگوں کے لئے بھی حضور قرار دے رہے ہیں تو پھر دیندار نمازی اور بے دین نمازی کے درمیان امتیاز کس طرح کیا جائے گا؟

غالباً اسی حیرانی کا نتیجہ تھا کہ اصحاب نے سب کچھ سن لینے کے بعد پھر یہ سوال کیا کہ **وَمَا يُمَيِّزُهُمْ** یا رسول اللہ ان کی خاص علامت کیا ہے؟ مطلب یہ تھا کہ یہی علامتیں تو خدا پرست اور دیندار مسلمانوں کی بھی ہیں کوئی ایسی علامت بتائیے جو اسی بے دین اور گمراہ کن جماعت کے ساتھ خاص ہو تو اس کے جواب میں حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ **بِسَيِّمَاهُمُ التَّخَلُّقُ** ان کی خاص علامت سر نہ اٹانا ہوگی

کہنے کا مدعا یہ ہے کہ جن اوصاف کی وجہ سے عوام و بابوں دیوبندیوں کو پسند فرماتے ہیں دراصل وہی اوصاف ہیں ایک ایسی جماعت کا یقین دلاتے ہیں جو آخر زمانے میں ظاہر ہوگی۔ اور جس سے علیحدہ رہنے کی رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تاکید فرمائی ہے۔ اگر دیوبندی وہابی ان اوصاف کے حامل نہ ہوتے تو اس کی طرف سے گمانی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خطہ محسوس کرنے کا اصل موجب ان کا دین کے نبذات ہیں۔

فیصلہ کن بات

ساری بحث جانے دیجئے کم از کم حدیث پر یقین کے نتیجے میں اتنا تو نام لوگ تسلیم کریں گے کہ آخر زمانے میں ایک جماعت نکلاگی جو مذکورہ بالا اوصاف کی حامل ہوگی اگر یہ لوگ نہیں تو پھر آپ ہی بتائیے کہ دوسری وہ کون سی جماعت ہے جس میں ماضی حدیث کے بیان کردہ علامتیں پائی جا رہی ہیں۔

اس لئے اس کا خاص مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کو صرف روزہ نماز اور چند

ظاہری خوبیوں اور دین کی خدمت کی حیثیت سے نہ دیکھئے بلکہ احادیث میں اس بارے میں جماعت کی حقیقی علامتیں بیان کی گئی ہیں ان ساری علامتوں کے آئینے میں جائزہ لیجئے روزہ نماز اور دینی دعوت تو ان علامتوں کا صرف ایک حصہ ہے تصویر کا صرف ایک رخ دیکھ کر پوری شخصیت کا سراپا معلوم کرنا بہت مشکل ہے۔

مخلص اور سچے مسلمان کا فیصدی

ان حالات میں اب مومن کا ضمیر ہی اس کا فیصلہ کرے گا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی دیوبندیوں سے شک ہوئے ہیں یا ان سے علیحدہ رہنے میں یہ سوال صرف ان لوگوں سے ہے جنہیں صرف خدا و رسول کی خوشنودی کا جذبہ ہے باقی رہ گئے وہ لوگ جو کسی مادی منفعت کی لالچ یا مذہبی شقاوت کے جذبہ میں ان کے ساتھ ہیں تو ان کے ساتھ ہیں تو ان کے متعلق میں صرف اتنا عرض ہے کہ وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں جتنی دُور تک جانا چاہیں چلے جائیں۔ احترام نبوت کے قانون کی اب کوئی زنجیر ان کے اٹھے ہوئے قدروں کو نہیں روک سکتی۔ لیکن صرف اتنی سچائی برقرار رکھیں کہ اپنے نفس کے شیطان کی فرمانبرداری کرتے وقت خدا و رسول کی خوشنودی کا نام نہ لیا کریں

خلاصہ یہ کہ

جن اوصاف کی وجہ سے لوگ دیوبندیوں و بابیوں کو پسند کرتے ہیں افسوس کہ وہی اوصاف ہیں اس گروہ سے بھی روشناس کراتے ہیں جس کی نشان دہی آج سے تقریباً چودہ سو برس پیشتر خدا کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور اپنی وفادار امت کو تاکید کی تھی کہ جب ان نشانیوں کا کوئی گروہ تمہیں ملے تو تم اس سے دور رہنا۔

اب جس امتی کو اپنے رسول کی خوشنودی عزیز ہو وہ دہائیوں کی تمام پارٹیوں سے دور رہے اور جو اپنی خواہش نفس کا غلام ہو اسے ایک وفادار مومن کی روش اختیار کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔

سوال :- بتائیں آپ نے تیر پھیلے ہیں ان کا نشان غلط ہے اس لئے کہ آپ کی تمام بتائی ہوئی علامات اور نشانیاں خارجیوں کے لئے تھیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تھے اور وہ گذر گئے اب آپ محض تعصب اور ضد سے دیوبندیوں کو دہائیوں پر چسپاں کر رہے ہیں یہ محض مسلموں کو منتشر کرنے والا معاملہ ہے

جواب :- اچھا جس نے حضرت فیقر کی روایات نقل کر دی وہ غور سے پڑھا ہے وہ اس تاثر کو قبول نہیں کر سکتا ورنہ لیجئے ان احادیث مبارکہ میں مندرجہ ذیل الفاظ پاک موجود ہیں۔

(۱) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صنفی هذا قوماً "اس کی نسل سے ایک ایسی قوم اور آگے گی جو اسی کے اوصاف کی حامل ہوگی۔"

(۲) شرق کی جانب اشارہ کر کے فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے

(۳) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسکون فی امتی قوم "یعنی عنقریب میری امت میں ایسے ویسے پیدا ہوں گے۔"

ان روایات میں آنے والوں کی خبر دی لیکن اس کی تصریح سنئے۔

(۱) "سیخراج قوم فی آخر الزمان" یعنی وہ لوگ قرب قیامت یعنی آخر زمانہ میں پیدا ہوں گے اور یہ سیخراج اور یخراج فی آخر الزمان متعدد روایات میں ہیں۔ ان لوگوں کی آخری جماعت دجال معین کے ساتھ ہو جائے گی۔ کما قال لایزالو

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ مارا جاتا تو قیامت نہ ہی بھگوتے

یخراجون حتی یخرج آخرهم مع الدجال "ایسے ویسے لوگ یعنی گئے ملانے دین سے خروج کر گئے ہوں ان کا آخری گروہ دجال معین سے جائے گا۔"

ناظرین! مانیں یا نہ مانیں کہ فیقر کی بتائی ہوئی نشانی والے ہر زمانہ میں دین کے ٹھیکیدار بننے کے باوجود ان کا انجام برباد ہوگا

تعزیرات نبویہ برائے وہابیہ دیوبندیہ

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جب اپنے دشمنوں کی نشانیاں وضاحت سے بتائیں تو ساتھ ساتھ ان کی منزائیں بھی بیان فرمادیں تاکہ امت کے ذی اقتدار حضرات حق الامکان دشمنان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکوبی فرما سکیں۔

(۱) فاینما یقتلواہم فاقتلواہم فان فی قتلہم اجر لمن قتلہم

رواہ البخاری ص ۲۲۳

یعنی اے میرے امتیو! تم جہاں انہیں پایاؤ انہیں قتل کر دو قیامت کے دن ان کے قاتل کے لئے بڑا اجر و ثواب ہے

(۲) لئن اودکتہم لا قتلہم قتل عاد (کنز العمال ص ۳۳۳)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر وہ میرے زمانہ میں ہوں تو میں ان سے قوم عاد کی طرح لڑائی کروں

(۳) ایکس طرح کے گستاخ اور بے ادب کو قتل کرانے کے لئے صدیق اکبر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسی شخصیتوں کو خود رحمۃ اللہ علیہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا بالآخر مشیر خدا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بھیجا جب وہ خالی ہاتھ لوٹے تو آپ نے افسوس فرمایا کہ اگر وہ مارا جاتا تو قیامت نہ ہی بھگوتے

باوجود اینہم ہم اہلسنت کسی کو قتل کرنے یا مارنے اور اس سے لڑنے جھگڑنے کا نہیں کہتے اس لئے کہ یہ حکومت کے متعلق ہے۔

اہلنت ہم یہ کہتے ہیں کہ ایسے مذہبی بہر و پیوں سے عوام کو بچ کر رہنا لازمی ہے انہیں مذہبی لیڈر ماننے کے بجائے دین کے لیڈر سمجھ کر اپنے مسلک حق مذہب اہلسنت پر مضبوط رہیں۔

(۲)

آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فمن ادرك ذلك الزمان

فلينتعد باللہ (علیہ السلام)

جو ایسے لوگوں کو اپنے دور (زمانے) میں پائے تو ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے

غور کیجئے پناہ کس سے مانگی جاتی ہے۔ ادھر تو حضور علیہ السلام نے ان کی قرآن خرائی۔ نماز۔ روزہ۔ عبادت۔ اسلام کے لمبے چوڑے دعوای و دیگر خوبیاں بیان فرمائیں۔ ادھر امت پیاری کو دور رہنے اور ان سے پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی۔

خاتکہ :- پہلا حکم حکام کے لئے تھا دوسرا ہم غریب عوام کو۔ اس کے باوجود کوئی بر قسمت ان کے جالوں میں پھنستا ہے تو وہ بہت بڑا بر قسمت ہے۔

(۳)

لا یعودون فیہ حتی یعود السیم

الحی فوقہ دکنز العمال ج ۳۲

دین سے نکل کر ان کا واپس لوٹنا ایسے ناممکن ہے جیسے تیرکان سے نکلنے

کے بعد۔

غور کیجئے کہ وہ لوگ باوجود ممکن و مسلم کے نہ صرف لباس پہنتے ہوئے ہیں بلکہ اسلام کی تمام خوبیوں سے ایسے مزین ہیں کہ دیکھنے والے کو اپنے دین و اسلام پر تو شک ہو سکتا ہے لیکن ان کے دین و اسلام پر تو وہم و گمان ہی نہیں۔

دیکھتے

اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بچے بچے دین اور اسلام سے کورے اور ایمان سے کوسوں دور بلکہ شیطان ابلیس کے چیلے بیان تک کہ دجال لعین کی پارٹی میں مل کر دجال کے ساتھ جہنم میں جاؤں گے

کیا وہابی دجال کا ساتھ دیں گے

اس کا جواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث سے ظاہر ہے۔ حضرت ابو ہریرہ اسمی حضور سمید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی کہ حضور نے ان کے متعلق فرمایا لا یزالون یخرجون حتی یمخرج اخرهم مع المسیح الدجال رواہ النسائی مشکوٰۃ شریف ص ۳۹ وحقی یکون اخرهم مع المسیح الدجال الدجال الدجال فی ابو علی الوہابیت مفتی مکہ ص ۵۰ یعنی خوارج و گروہ کی طرح رنگ بدل کر کبھی خارجی کبھی معتزلی کبھی وہابی کبھی منفل کبھی فلاہری کبھی محمدی کبھی اسماعیلی کبھی دہلی غیر مقلد اور دیرینہ کبھی تبلیغی کبھی مودودی (عجا اسلامی) کبھی کبھی کچھ نام بدلے آخری ٹولہ (والداعلم) کو نسا نام بدلے دجال لعین کے ساتھ ہو گا۔

آخری گزارش

فقیہ کو کسی سے ضد نہیں لیکن اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو حق نہ دینا بھی جہنمی کا کام ہے جب ہمارے پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ ان علامات و نشانیوں والے امت میں پیدا ہوں گے ہم نے وہی نشانیاں اپنے زمانہ میں دہائیوں، دیوبندیوں اور ان کی تمام شاخوں میں دیکھیں۔ اگر ہم ان کو نہ مانیں تو اپنے نبی علیہ السلام کے غلات کریں۔ اسی لئے ہم نے مجبور ہو کر فیصلہ کیا ہے چاہے سارا جہان مخالف ہو جائے لیکن ہم اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے سے انکار نہیں کر سکتے اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ حاجت دیوبندی اور ان کی تمام شاخیں وہی ہیں جن کے متعلق چودہ سو سال پہلے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی

جو شخص

ان کے جال میں پھنستا ہے اس کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فیصلہ ہے کہ وہ کبھی دین کی طرف واپس نہیں آئیگا۔ وہ ان کی ٹوٹی میں اور ان کے مقام پر مرے گا۔ تو سیدھا جہنم میں جائے گا۔ اگر زندہ رہا تو دجال کی رفاقت نصیب ہوگی۔

اب سے فیصلہ نازن خود فرمائیں کہ کونسا راستہ چاہیے فقیہ نے نہایت وضاحت سے عرض کر دیا ہے فقط و ما علینا الا ابلاغ و ما توفیق الا باللہ العلیٰ العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین۔

محفل فیض احمدی رضوی عفرہ ۱۴۲۱ھ شہرہ قبل از ان العشاء شعبہ دارالفتیہ والتالیف دارالعلوم اہلسنت جالوسہ رضویہ و لیور

فہرست کتب

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰	دہائی مذہب کا آغاز	۲	علم غیب کلی کی احادیث
	دہائی مذہب کے نمونے		علم غیب کلی کے حوالے از شرح
۳۱	دہائی رسول اللہ پکارنا حرام	۵	واقعات علماء محدثین
	دہائی گزانا ضروری	۸	تہتر فرقے اور اس کے دلائل
	دہائی منورہ پر حملہ اور اولیاء کرام		دہائیوں دیوبندیوں کے
۳۲	اور دیگر جملہ اہل اسلام کا فر	۱۲	فرقوں کے اسما اور نقشہ
	درد و شریف کی جملہ کتابوں مثلاً		نجدی سے حضور علیہ السلام کو
۳۳	دلائل الخیرات وغیرہ پر پابندی		خطرہ اس کے متعلق تفصیلی
۳۴	دہائی نجدی مذہب کا پھیلنا	۱۳	روایات
	درد و سلام اور فقہ شریعی کا		شیطان ابلیس شیخ نجدی
	انکار۔ اور مسلمانوں کو بدنام کر		برائے دشمنی مصطفیٰ صلی اللہ
۳۵	پڑھوانا	۱۴	علیہ وسلم
	نجدی مذہب میں سرمنڈانا۔ تقیہ		نجدیوں کی اسلام دشمنی
	کرتا میلاد حرام۔ درد	۱۵ تا ۲۸	کے دلائل
	ناجائز دعا کے بعد درد اور		نجدیوں کو حضور علیہ السلام
	انبیاء و اولیاء کا وسیلہ	۲۲	کی بددعا۔
۳۶	ناجائز	۲۸	محمد بن عبد الوہاب نجدی کا تہذیب

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	محمد بن عبد الوہاب نجدی اسی قبیلہ سے		بتوں کی آیات اہل اسلام پر
۳۵	تھا جس قبیلہ کے آدمی نے گستاخی کی	۳۷	اور تحقیق شان رسالت
	گستاخ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی		نجدی کے نزدیک اس کا ڈنڈا
۳۶	اولاد و جال کا ساتھ دیگی		(عصا) حضور علیہ السلام سے
	ایک متقی اور نیک لیکن گستاخ	۳۷	بہتر ہے۔
۳۷	کے قتل کا حکم نبوی		ابن سعود نجدی کا کارنامہ اور
	حضور علیہ السلام گستاخ کی قلبی	۳۸	مزارات صحابہ و صحابیات و اہلبیت
	گستاخی کا پتہ دیا جس کا گستاخ		ہند و پاکستان میں دہائیت
۳۹	نے اقرار کیا	۳۸	کا داخلہ
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم		وہابیت کا پہلا پجاری
۵۱	نبی کا انکار منافقین کو تھا	۳۹	اسماعیل دہلوی
	احادیث نبویہ برائے علامات	۴۰	دیوبندیوں اور غیر تقلید یافتہ نجدی
۵۳	وہابیہ دیوبندیہ		دیوبندیوں و وہابیوں اور نجدیوں کے
۴۴	موتچے موتہ نے کی تحقیق		آباد مذہبی کا تعارف از رسول اللہ
۴۵	ماتھے کے سیاہ داغ کی احادیث	۴۱	صلی اللہ علیہ وسلم
	حضرت عثمان و علی رضی اللہ عنہما کو		حضور علیہ السلام کے زمانہ میں گستاخ
۴۷	خارجوں نے مشرک بدعت کہا	۴۲	کی نشانی
	حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خانیہوں		آیت قرآنی سے گستاخ
	کو حضور علیہ السلام کی بتائی نشانوں سے	۴۳	رسول کی نشانی
۶۸	پہچان	۴۴	رسول از دہلی جہاں وہابی

	حضور علیہ السلام کا گستاخ وہی ہوتا ہے		موتچے موتہ نا اور نالک کوٹنا برابر
۶۸	جو ولد الحرام یا والد الدنا ہو	۶۸	موتچے موتہ نا خانہ جوں کی عکاس ہے
	وہابیوں اور دیوبندیوں نجدیوں		اسلام میں موتچے ترشوتا ہے
۶۹	خارجیوں اور منافقوں کی پھپھی	۸۲	احادیث مبارکہ
	علامت کا خلاصہ		موتچوں کے متعلق جملہ امت اور
	وہابیوں دیوبندیوں کے قرہات		ائمہ اسلام کا فیصلہ اور خارجیوں کو
۷۳	کا ازالہ		کی علامت
	وہابیوں دیوبندیوں کا ہونا	۸۴	موتچوں کی مختلف روایات کی
۷۴	قرآنی معجزہ کا غور ہے		تطبیق اور سوالات کے جوابات
	وہابیوں دیوبندیوں کی پہلی	۸۷	خلاصہ بحث و احاطہ کا مذہب
۷۵	نشانی سرمنڈوانا		عوام اور دیوبندی اور غیر مقلدین
	وہابی دیوبندی سرمنڈنے سے	۸۹	سے لے لیں
۷۶	نجدی کی سنت پر عمل کرتے ہیں		دیوبندیوں وہابیوں کی تیسری نشانی
	سرمنڈنے پر وہابیوں دیوبندیوں	۹۰	ماتھے پر سیاہ داغ
۷۷	کی مجبوری اور اس پر اسے فخر ہے		یہاں ہم فی وجوہ ہم کے سوال کا
	وہابیوں دیوبندیوں کی دوسری	۹۱	جواب و مزید تحقیق
۷۸	نشانی موتچے چٹ مفا		وہابیوں دیوبندیوں کی چوتھی یا چوتھی
	امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ کہ		نشانی گردن موٹی اور موٹی پیڑنی
۷۸	موتچہ تراشی کو در سے مارو	۹۲	پہرے دار باندھنا
۷۹	موتچے موتہ نا بدعت		وہابیوں دیوبندیوں کی ساتویں نشانی
۷۹	وہابی دیوبندی بدعتی ہیں	۹۵	میں اور کھنٹی وار مٹی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت	۹۶
کے مطابق دائیں کے علاوہ	۹۷
دایوں دیوبندیوں کی اسٹوں	۹۸
نشان بھری ہوئی پستانی	۹۹
دایوں دیوبندیوں کی نافرمانی اور	۱۰۰
دشمنی نشانی اور پچھے رخسار	۱۰۱
اور گری آنکھیں	۱۰۲
دایوں دیوبندیوں کی	۱۰۳
گیارہویں نشانی قرآن خوانی	۱۰۴
قرآن دانی پھر آں کی خداوندی	۱۰۵
دایوں دیوبندیوں ہار ہویں نشانی	۱۰۶
بتوں کی آیات انبیاء اولیاء	۱۰۷
محمد اہل اسلام پر پڑھنا	۱۰۸
پادری اور دہائی دیوبندی کی	۱۰۹
قرآن کی آیات پر عمل پڑھنے کا	۱۱۰
واقعہ	۱۱۱
حضور علیہ السلام نے فرمایا	۱۱۲
ایسے لوگوں کے قرآن پڑھنے	۱۱۳
پڑھانے کا کوئی اعتبار نہیں	۱۱۴
یہ دایوں کی تیرھویں کتاب ہے	۱۱۵
دہائی دیوبندی قرآن مجید کے	۱۱۶

بے ادب و گستاخ ہیں چند حوالے	۱۱۷
مثلاً قرآن جلانا اس پر خواب	۱۱۸
میں پیشاب کرنا وغیرہ وغیرہ	۱۱۹
دایوں دیوبندیوں کی چودھویں	۱۲۰
نشانی "بھو ما دیگے نیست"	۱۲۱
تبلیغی جماعت کا ہائی ایس پولی	۱۲۲
کا دعویٰ کہ وہ انبیاء سے بڑھ گیا	۱۲۳
دہائی اور دیوبندی ایک فریب اور	۱۲۴
دھوکہ کا نمونہ (لطیفہ)	۱۲۵
دایوں دیوبندیوں کی	۱۲۶
پندرھویں نشانی یہ ہے کہ وہ تیر	۱۲۷
ہیں	۱۲۸
دندوں چاقوروں سے بد بھی	۱۲۹
دہائی اس لئے کہ دندے چاقور	۱۳۰
حضور کی غلامی پر فخر کرتے ہیں	۱۳۱
(حکایات)	۱۳۲
دایوں دیوبندیوں کی شرارتوں	۱۳۳
کے نمونے	۱۳۴
دایوں دیوبندیوں کی سو گھڑی	۱۳۵
نشانی یہ ہے کہ وہ بڑا دھوکہ	۱۳۶
اور قندی ہیں	۱۳۷

ہمارے مطبوعات

۱۱: کرامتِ معلوم	۱۲: شرحِ حدیثِ افک	۱۳: القول الجلی
۱۲: حاشیہ بخار کے جوابات	۱۵: ولی اللہ کی یادگار	۱۶: رفق الفساد
۱۴: حل الجنائزۃ	۱۸: مخزنِ راز و نیاز	۱۹: الفضل اح
۱۵: میلاد النبی عیدِ کموں	۱۱: آئینہ شیعہ نما	۱۱۲: النجاة فی تصور النبی فی الصلوۃ
۱۱۳: انت اور بقا	۱۱۴: شہر سے میٹھا نام محمد	۱۱۵: وطنی دیوبندی کی نشانی
۱۱۶: دیوبندی بریتوں فرق	۱۱۷: تبلیغِ توحید کا ششماہی قریب	۱۱۸: شیعہ فرقے
۱۱۹: زیارت	۱۲۰: اذانِ قریب	۱۲۱: نعم الہی شرحِ شریعتِ جدی
۱۲۲: اور دو سنّت شریعتِ غلامِ آزاد	۱۲۱: گنگوٹ کا بیڑا انجام	۱۲۳: گنگوٹ کی گنگا
۱۲۵: تحقیقِ بدعت	۱۲۲: حج کا ساتھی	۱۲۴: روئے سجادہ نماظرہ
۱۲۸: تحفہ بنی برین سفرِ اربعین کا مژدہ	۱۲۹: غیر تعلیم کی ننگے سر سنان	۱۳۰: تحفہ لاجواب
۱۳۱: حاکمِ نوری شریعتِ شریفی حضرت	۱۳۰: گنگوٹ کی ایسی صداقت دم موم	۱۳۱: انگور چھوٹے کا ثبوت
۱۳۲: تحقیقِ عجیب	۱۳۱: نیکل المرام	۱۳۲: جنتِ لکھنؤ کی توفیقِ عظیمہ
۱۳۳: اسوۃ النبیؐ فی التصویر	۱۳۲: تبیینِ حرمات کے کارنامے	۱۳۳: نقول مقبول فی نیات در صلا
۱۳۴: نقول المسیح فی تہذیب	۱۳۳: نمازِ جنفی مزمع علی بہترین تائید	۱۳۴: طریقتِ ختم شریف
۱۳۵: تحفہ لاریب فی بدعتِ الحامیہ	۱۳۴: مستغنیٰ از زنا	۱۳۵: برہنہ کا بیڑا بیڑا بیڑا بیڑا
۱۳۶: غرث العباد فی بحث المیاد	۱۳۵: غلامِ غیب کا ثبوت	۱۳۶: قرآن و تفسیر
۱۳۷: تسکینِ خواہش فی تحقیقِ الحاکم فی نظر	۱۳۶: نمازِ خانہ کے بعد دعا کا ثبوت	۱۳۷: فیح المساف فی علم الیہ
۱۳۸: رفق المساف فی کلک زلیخا یوسف	۱۳۷: انارۃ القلوب عن بعباءۃ یعقوب	۱۳۸: احسن مقال فی روایتِ اہل البیت
۱۳۹: لغزِ ریاضتِ بدعت	۱۳۸: انارۃ القلوب عن بعباءۃ یعقوب	۱۳۹: تعویذات و عملیات اویسی
۱۴۰: نمازیں تصورِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر شرک کا فتویٰ بدعت	۱۳۹: حدیثِ قرطاس	۱۴۰: شریعتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر شرک کا فتویٰ بدعت
۱۴۱: فرشتہ احمد فی خاص اللہ العزیز	۱۴۰: رجوع الشیطان فی الصلوۃ والسلام عند الاذان	۱۴۱: فرشتہ احمد فی خاص اللہ العزیز

ناشر: مکتبہ اویسیہ رضویہ ملتان و ڈوبہاول پور
(پاکستان)

ہلال پرنٹنگ ایجنسی، محکمہ امیر آباد، نزد ضلع پکیر ملتان